هوالمعز

تفسیر آیت قرآن

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ

مسمی بہ

اسرار الذبح و ترک مردار و خنزیر

علی ثبوت طب ڈاکٹری

سنہ ۱۹۰۲ء

از تصنیف جناب ڈاکٹر قادر محی الدین صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ سیگاؤن

ملک برار و باہتمام کمترین سید جلال الدین گھایل ایڈیٹر اخبار آفتاب
دکن در مطبع عطاء الرحمن مونٹ روڈ مدراس مطبوع گردید

اسرار الذبح و ترک مردار و خنزیر

تفسیر آیت قرآن

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ

ترجمہ :- سوائے اس کے حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور خون اور گوشت سوٗر کا۔

ہمارے حروف زیب عنوان اہل اسلام کے مقدس آسمانی کتاب کا ایک متبرک و پرحکمت حکم یا آیت ہے جس سے ثابت ہے کہ اہل اسلام پر حرام یا منع کر دیا گیا علاوہ لحم خنزیر کے خصوصاً خون اور مردہ اجسام اُن مختلف جانداروں کے جو عموماً کھانا اُنکا بعد ذبح حلال یا جائز ٹھہرایا گیا ہے۔ ہمارے ناظرین کو باعث تشویش یا حیرت ہوگا کہ جن جانداروں کا گوشت انکی مذبوحہ حالت میں کھانا روا رکھا گیا ہے اُنہیں کے غیر مذبوحہ اور مردہ اجسام علاوہ ازیں انہی کے خون کو غذائے خورش کے لئے منع کر دیا گیا اور خصوصاً خنزیر خوار اقوام کو اُس جانور ناپاک کے پرچرب گوشت کی مکروہ حلاوت غذائی زیادہ تر متحیر کریگی کہ کیوں انسان کو اُس پرچرب گوشت حیوان کے خورش سے روکدیا گیا۔

یہہ کتاب اُن مختلف مردار و خنزیر اور غیر مذبوح خوار معترض اصحاب کے سوالات بے پایان کا کامل و اطمینان بخش سائنٹیفک یا علمی جواب یا رد ہے جو کہتے ہیں کہ اہل اسلام اللہ جل شانہ کے جانب سے موت نازل شدہ

یا قدرتی موت سے مردہ شدہ جانداروں کے گوشت کو حرام سمجھ کر غذاءً استعمال نہیں کرتے۔ جس رواج غیر
لایق فہم و بے اصل سے مردہ جانداروں کا گوشت رائگان و برباد ہی نہیں ہوتا بلکہ اُس خالق القوی و رب العزت
کی حکمت کی صریح پس اندازی ہوتی ہے اور طرفہ یہ کہ اقسام کے مچھلیاں جو دراصل مانند حیوانات کے گرم خون والے
ہوتے ہیں اس مجموعہ میں مقررہ قید مذہب سے بری اور اُن کا مردار گوشت حلال تصور ہوکر بافراط و بفراغت تمام
غذاءً استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بالقصد اس کے اہل اسلام اپنے ہاتھوں سے بطریقہ خاص جانداروں پر موت نازل
کرکے یعنی ذبح کرکے ان ایسے قطعی خود کشتہ جانداروں کے گوشت کو حلال سمجھ کر غذاءً اُس کے خورش کو جائز رکھتے
ہیں جو ایک نہایت بعید از قیاس اور خلاف مصلحت آمیز دستور ہے۔ علاوہ ازین لحم خنزیر یسی پُرچرب و بافراط
اور عام پسند خلایق غذائے حیوانی جس کے خورش کو مفید جانکر قریباً جملہ جہان کے تین چہارم باشندگوں کی
تو اوسط تعداد سے زیادہ اپنے میں رواج دے رکھے ہیں۔ اس بناء بے بنیاد پر حرام و غیر لایق غذا ٹھہرایا گیا ہے
کہ خنزیر غلاظت خوار و نجاست پسند ہے حالانکہ بعض جاندار مثلاً گائی بھینس و مرغان خانگی وغیرہ مانند خنزیر
کے غلاظت خوار و نجاست پسند ہیں تاہم اہل اسلام کے نزدیک حلال اور اُن کا گوشت غذاءً جائز ہے۔

ہم یہ کتاب اُس معزز گروہ حضرات کی خدمات میں پیش کرتے ہیں جو خود کو موجودہ زمانہ کے پیرو
جدید تہذیب کے مقلد بننے کی کوشش کرتے ہوئے ہام اور بیکن (لحم خنزیر) اور غیر مذبوح و مردہ جانداروں
کے گوشت کے خورش کو وقعت بھری نظروں سے دیکھ رہے ہوں تاکہ اُن پر بعد ملاحظہ ان اوراق کے ثابت
ہو کہ تہذیب یافتہ اقوام یوروپ و امریکہ کے مختلف معزز حکما یا ڈاکٹروں کے متعدد و بیش قیمت تجربوں اور لایق قدر
مشاہدوں نے اس دستور خنزیر و مردار اور غیر مذبوح خواری کو کس حد تک انسان کے لئے پُر ضرر و پُر خطر اور
بیحد ناجائز قرار دئے ہیں۔

یہ امر خصوصاً ہمارے معزز اہل اسلام ناظرین کے لئے نہایت خوشنودی اور اُن کے فخر کا باعث
ہوگا جب اُن کا ایک اہم اور مفید عام مسئلہ کا ایک مدت دراز کے بعد خصوصاً طب مغربی سے (ڈاکٹری) حل ہوکر

صحت پسند عوام میں اُس کے نفع و نقصانات کی منادی کرتا ہوا نظر آوے۔ ہمارے انصاف پسند ناظرین غیر ہم قوم پر یہ امر بعد ملاحظہ ان اوراق کے ظاہر ہو کر اُن کے تعجب و تعلیہ کا کافی ہو گا۔ طبی معلومات جو بڑے دقتوں اور اصرافت سے حاصل ہوتے ہیں اُن سے غیر واقف عوام کو پورا ذہن نشین کرنا ایک امر محال ہے تاہم جہانتک ہمارا خیال ہماری رہبری کرے ہم کوئی دقیقہ عوام کے کامل اور زود سمجھی کے تحریری اسباب جتنی الامکان مہیا کرنے کی کوشش کرینگے اکثر اسی قسم کے تصنیفات میں بڑی دقت تو زبان ہی کے وجہ سے ہوتی ہے اس لئے ہم اکثر جاے انگریزی الفاظ سے بچے رہنے کی کوشش کرینگے تاہم اس میں الفاظ کی بندش اور عبارت کی چستی کے اعتبار سے جو کچھ کمی پائی جاوے اُس کے لئے مصنف کی بہی معذرت ہے پھر بھی امید کیجاتی ہے کہ شایقین اپنا مطلب نکال لینے میں قاصر نہ رہینگے اور جہہ میں مصنف کو سمجھ کر ضرور فائدہ اُٹھاوینگے اور اُس کے لئے دعاے خیر کرینگے۔

العبد

عاصی قادر محی الدین۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ ——————— ٠

سوائے اس کے حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور خون ——————— ٠

ہمارے جدید یکل حکما سکنہ زمین متحرکہ اس امر پر متفق ہیں اور ہمارے قدیم حکماؤن کے بیش قیمت ولایق قدر تصانیف گواہ ہین کہ عموماً انسان وحیوانات کے اجسام کے ہر ادنی واعلی غرض جملہ تغیرات وتبدلات منحصر ہیں اُن کے اجسام کی ایک رطوبت خاص پر کہ جسکو زبان عرب مین دم فارسی مین خون اور اردو مین لہو کہتے ہین۔

۔ انسان وحیوانات کے خون کا رنگ دل کے بائین خانہ اور کل جسمی شرائین یا ناڑیون مین تیز سرخ اور دل کے دائین خانہ اور کل جسمی آوردہ یعنے رگون مین گہرا ارغوانی یا قریب قریب سیاہ ہوتا ہے۔ اور مزہ اس کا الکلین ہے یعنے غیر تیزابی یا کھارہ اور ثقل ذاتی انسانمین ایکہزار پچپن سے یعنے پانی سے پچپن حصے سنگین ہوتا ہے اور بو اس مین اُسی حیوان کے تنفس کی بو کے مطابق ہوتی ہے جس کا کہ خون ہو۔ جسم کے اندر خون کی حرارت انسان مین فارن ہیٹ مقیاس الحرارت کے

مطابق ۹۹ سے ایک سو ایک درجہ تک ہوتی ہے خونکی مقدار انسانمین اُسکے جسم کے کل وزن کا آٹھوان حصہ ہوتی ہے اور
بموجب اس حساب کے ایک پورے قد و قامت کے انسانمین جسکا وزن ڈیڑھ سو پونڈ یا پچھتر سیر ہو۔ خونکی مقدار قریب ساڑھے نو سیر کے
ہوتی ہے اور مختلف حیوانات مین خونکی مقدار کا کوئی تسلی بخش تجربہ تا اینہان حاصل نہین ہوا تاہم خون حیوانات کے اجسام مین
نسبتًا انسان کے تخمینہ مقدار مذکور غالبًا کم ہوگا حیوانات کے اجسام کے صحتی اور امراضی غرض کل تغیرات و تبدلات قریب قریب
انسان کے جسمی صحتی اور امراضی تغیرات و تبدلات کے مطابق ہوا کرتے ہین یہہ خون گو ہمکو اصالتًا ایک شئی مفرد کے شکل پہ
نظر آتا ہے تاہم یہہ ایک ایسا مرکب ہے کہ جسکی ترکیب مین کئی مختلف اجزا پائے جاتے ہین ۔ ہم خون مین پائے جانیوالے تمام
کے امراضی مادے و مختلف اتفاقی اجزا کو خارج کر کے صرف انہین اجزا کو ذیل مین تحریر کرتے ہین جو حیوانات کے تندرست
یا صحیح خونکی بناوٹ مین شامل ہوتے ہین یعنے

پانی ——————

آکسیجن —————— ایک ہوائی جز یا ہوا کا ایک پنجم $\frac{1}{5}$ حصہ۔

کاربانک آسڈ یعنے وہ مضر ہوا جو تنفس سے خارج از جسم ہوتی ہے۔

نیٹروجن ایک ہوائی جز یا ہوا کا چہار پنجم $\frac{4}{5}$ حصہ۔

سل ممبرن —————— یعنے جسم کے خانہ دار جھلیون کی ساخت۔

ہمائین —————— ایک قسم کا جز جو خون مین پائے جاتا ہے۔

فبرین —————— ایک قسم کا جز جو خون مین پائے جاتا ہے۔

البیومن —————— یعنے پرندون کے انڈون کی سفیدی کے مانند خون کا ایک جز۔

اقسام کے نمک۔ مثلًا فاسفیٹ آف سوڈالیم یعنی چونہ۔ میگنیشہ۔ ایرن یعنے لوہا۔ سلفیٹ
آف پوٹاس یعنے مرکب گندہک او کھار۔ کلورائڈ آف سوڈیم یعنے کھانا نمک۔ پوٹاشیم یعنے کھار۔ سلیکا اور
اقسام کے دیگر نمک۔ اقسام کے روغن۔ مثلًا مارگارین۔ اولیئن۔ سیرولین۔ کولسٹرین جملہ
فاسفیوریٹڈ فیاٹز یعنے فاسفیوریٹڈ قسم کی چربی اور اقسام کے دیگر روغن ج

اقسام کے رنگین اجزا۔ خصوصاً کیریاٹین اور کیریاٹینین ہمراہ یوریا۔ یورک آسڈ۔ ہپی پیورک آسڈ۔ بلیری کلرنگ میاٹر یعنے صفراوی رنگین مادہ۔ اور دیگر قسم کے صفراوی اجزا اگر مذکورۃ الصدر خون کے جملہ اجزا کو بہ ترکیب کیمیائی جدا کیا جاوے تو ہمکو۔ آکسیجن کاربن یعنے نباتات کا جز اصل۔ ہیڈروجن یعنے ایک آبی جز یا پانی کا ایک نہم حصہ۔ نیٹروجن۔ کیالسیم یعنے چونہ۔ کلورین۔ میاگنیشیا۔ فلورین۔ فاسفرس۔ سلفر یعنے گندہک۔ پوٹاشیم یعنے کھار۔ سوڈیم یعنے نمک۔ ایرن یعنے لوہا۔ اور سلیکا حاصل ہوگا۔ اور یہہ خون باین ہمہ اجزائے مختلفہ بحیثیت ظاہری اگر اسکو خوردبین سے دیکھا جاوے تو ایک شفاف بیرنگ رطوبت جسکو زبان لیاٹن مین لیکوار سیانگوئس یا پلازمہ یعنے رطوبت خون کہتے ہین اور دوم دوہین سرخ وسفید اجسام جسکو کارپسکلز یعنے ذرے کہتے ہین مرکب نظر آتا ہے۔ انسان کے سو حصے خون مین قریب چونسٹھ حصے پلازمہ یا رطوبت خون اور چھتیس حصے خون کے ذرے یا ٹہین اجسام پائے جاتے ہین خون کے سرخ ذرہ ان ذرون کی کثرت یا لاانتہا کثرت کی وجہ۔ خون ہم سبکو سرخ نظر آتا ہے۔ اِن کی تعداد ایک مکعب انچ خون مین قریب پچاس لاکھ کے ہوتی ہے۔ اِن ذرون کی شکل وشباہت اور اُن کا طول وعرض مختلف جاندارون مین مختلف طور پر ہوتا ہے۔ اِن ذرون کا قطر انسان مین ایک انچ کے چار ہزارویں حصہ سے دوہزار آٹھ سو حصے تک ہوتا ہے۔ انسان وچرند جاندارون مین شکل اِن کی آفتابی طور پر یا مدور ڈبی یا چوانی کے چپٹے ہر دو جانب کے درمیان جوف دار اور کنارے اُٹھے ہوے ہوتے ہین۔ یہہ ذرے معہ رطوبت خون جسم حیوان مین بوقت گردش اگر خوردبین سے دیکھا جاوے تو الگ الگ نظر آتے ہین اور شرائین کے جوف سے چسپیدہ نہین ہوتے ہین۔ خلاف اِس کے جب خون کو خارج از جسم کرکے دیکھا جاوے تو یہہ ذرے اُس مجموعی صورت مین

ایک دوسرے پر چپیدہ نظر آتے ہین جو چند سکّون یا پیسون کو ایک دوسرے پر رکھنے سے ستون سے ہو جاتے ہون۔ یہہ ذرّے خلاف انسان کے اونٹ پرند اور رینگنے والے جاندار اور اقسام کے مچھلیون مین بیضوی شکل کے ہوتے ہین اور اُن کے ہر دو جانبی سطح محدب اور درمیان مین کسی قدر سخت ہوتے ہین یہہ ذرّے سوائے ہاتھی کے نسبتاً اور سب چرند جیوانات کے بڑے ہوتے ہین انہین ذرّون کی وساطت تنفس سے ہوا کا زندگی بخش جز یعنے آکسیجن بذریعہ گردش خون تمام جسم مین داخل ہوکر بشمولیت غذائی کاربن باعث حرارت غریزی وموجب حیوانی حرکات کا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ ٹو ہلتھ یعنے رہنمائی صحت کے صفحہ پندرہ مین یون تحریر کرتے ہین کہ ہر ایک ننھین سرخ ذرّہ جسم مین ایک کار منصبی ادا کیا کرتا ہے اور بعد انصرام اُس کار منصبی کے وہ فنا ہو جاتا ہے۔ ہم ایک انگشت ویا کسی عضو جسم کو متحرک نہین کر سکتے یا ہم گفت وشنید ویا سوچ وخیال ویا ہنس نہین سکتے بغیر ان ہزار ہا ننھین سرخ ذرّون کو برباد کرنے کے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ یہہ ننھین سرخ ذرّے اندرون جسم انسان فی سکنڈ یا لمحہ دو کروڑ برباد یا فنا ہوا کرتے ہین۔ لہٰذا ہر وقت ان ذرّون مین بڑا تغیر وتبدل واقع ہوتا ہے۔

خون کے سفید ذرّے یہہ نسبتاً سرخ ذرّون کے بہت ہی کم یعنے بحالت صحت بمقابلہ چہار یا پانچ سو سرخ ذرّون کے صرف ایک ہوتا ہے مگر بعض امراض کے لاحق ہونے پر خون مین یہہ سفید ذرّے بکثرت پائے جاتے ہین اور انکی تعداد مختلف اوقات مین مثلاً بحالت بھوک کم اور بعد غذا زیادہ ہو جاتی ہے اور رگون یا آوردہ کے خون مین یہہ سفید ذرّے بہ نسبت شرائین کے زیادہ اور خصوصاً جگر وطحال کے آوردہ مین بہت زیادہ پائے جاتے ہین یہہ انسان وبعض چرند جاندارون کے خون کے سرخ ذرّون سے کسیقدر بڑے مگر پرند مچھلیان اور رینگنے والے جاندارون کے سرخ ذرّون سے بہت ہی چھوٹے ہوتے ہین شکل انکی اکثر قریب قریب گول یا کسیقدر چپٹے سطح انکی ناہموار اور یہہ مطلق بیرنگ یعنے سفید ہوتے ہین اور بعد موت ان ذرّونکی ناہمواری رفع

ہوجانے پر یہہ گول نظر آتے ہین اِن ذرّون کا عرض وطول مختلف ہوتا ہے اور اکثر ایک انچ کے تین ہزارون حصے کے برابر ہوتا ہے **پلازمہ یا لیکوار سیانگوینس یعنے رطوبت خون**۔ یہہ ایک شفاف بیرنگ رطوبت ہے اس سے جسم حیوان کے اقسام کی بناوٹین مرتب ہوتی ہین اور اس مین کُل صحی یا لازمی اور امراضی جسم کے تبدیل شدہ بناوٹین بھی مدام شامل ہوتی رہتی ہین یہہ پلازمہ بعد موت جملہ ساختہائے جسم حیوان مین جذب ہوجاتا ہے۔ خون انسان وحیوانات وغیرہ جاندارون کے اجسام کے ہر مفرد۔ ادنیٰ واعلیٰ مقامات مین بہ آئین ترکیب قدرتاً پُر شدہ ہے کہ اگر برائے مشاہدہ ہم کسی ایک حیوان کے جسم کے کسی جائے پر ایک مہین ترین سوزن آہنی سے گزند پہچاوین تو ہمکو جائے گزند سے خون کا خروج ظاہر ہوکر ہمارے امر مذکور کے کامل اطمینان کا باعث ہوگا۔ قدرت نے جس طرح خون کو حیوانات کے ہر ادنیٰ واعلیٰ حصۂ جسم مین پُر کر رکھا ہے اُسیطرح اُن کے اجسام کے کُل تبدلات وتغیرات اور قریباً جملہ امراض کا وجود اسی خون پر منحصر رکھا ہے۔

خون مین جسمی تبدلات وتغیرات اور اُس کا وجود مرکز امراض ہونا دراصل اُس کے مسموم ہونے پر دلالت کرتا ہے تو ہم اس مسمومیت کو تفصیلاً بیان سے عام فہم کرنے کے لئے ایک طبعی دوم غیر طبعی جملہ دو حصوں پر منقسم کرتے ہوئے اپنے تعصبات مذہبی سے سبکدوش ہوکر ہمارے معزز اقوام غیر وانصاف وصحت پسند ناظرین پر خون کے غذا وخورش کے نقصانات اور ہمارے ہمقوم ناظرین باقسمت پر اس کے استعمال نہ کرنے کے فوائد ظاہر کرنے کے ساعی ہونگے۔

حصۂ اوّل خون کا طبعی یا قدرتی طور پر حیوانی اجسام مین مدام مسموم ہونا۔

انسان وحیوانات کے جسم کا خون اُنکی زندگی اور صحت برقرار رکھنے کے لئے مدام اُن کے

اجسام مین کثیف یا مسموم ہوتا رہتا ہے۔

صحت اصطلاح طب مین اُس زندہ حالت حیوانی کو کہتے ہین کہ حیوان مفروضہ کے تمام جسمی عضو و آلات اپنے اپنے معمولی و مقررہ اختیاری و غیر اختیاری غرض کل افعال ضروریہ کی ادائی کی اپنے مین عمدہ قابلیت رکھتے ہون۔ مثلاً آلات ہاضمہ یعنے معدہ جگر و آنتین وغیرہ غذا کی تحلیل و فضلہ کے اخراج کے متعلق افعال پر مستعد ہون دل اور اُس کے ظروف خون اچھی طرح سے خون کو تمام جسم کے جملہ عضو و آلات کے ہر ایک ادنی و اعلی ساختون مین گردش یعنے خون کو وہان پہنچاکر اور پھر اُسی خونکو بہت استعمال جسم کثیف و مسموم ہوجانے پر اپنے مین کھینچ لیکر اُسکو شُش یا پھیپھڑہ مین پہنچائے اور شُش سے اِسی خون کے پاک ہوکر واپس آنے پر اُسکو تمام جسم مین بارثانی گردش کروانے کی قدرت رکھتا ہو تاکہ جسم کی پرورش اور حیوانی حرکات یا زندہ خاصیت جسم قایم رہے۔ اور شُش حسب ضرورت ہوا کو بشکل تنفس اِس لئے اپنے مین داخل اور خارج کرنے کی قابلیت رکھتا ہو کہ دل سے آئے ہوئے غیر لایق جسم یا مضر یا سمّی مادون سے پُر شدہ خون کو جسمی صحت و زندگی برقرار رکھنے کے لئے پاک و صاف اور ساتھ ہی ہوا کے زندگی بخش جز یعنے آکسیجن کو اُس مین شامل کرکے بارثانی اُسکو لایق استعمال جسم کرے۔ دماغ اپنے متعلق افعال یعنے حافظہ۔ باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ و لامسہ اور کل معمولی افعال جسم کو باضابطہ ادا کرسکتا ہو۔ آلات بول یعنے گُردے خون سے مقررہ اقسام کی سمیات وغیرہ کو جذب کرکے پیشاب بنا سکتے ہون۔ مثانہ جو خزانہ بول ہے اچھی طرح پیشاب کو خارج کرسکے اور پوست یعنے جلد جسم مانند گُردون کے خون کے مقررہ مائی مادے و نمکیات اور سمیات وغیرہ کے جذب سے پسینہ پیدا کرتا ہو۔ اور عضو اسفل و زیرین یعنے دونون ہاتھ اور پاؤن اپنے متعلق افعال بغیر کسی دقت کے ادا کرسکتے ہون۔ یہہ وہ سب افعال حیوانی ہین کہ جن پہ حیوانی زندگی کا پورا پورا مدار ہے اور ان سب مذکور الصدر افعال کی ادائی کی قابلیت حیوان مفروضہ مین بحیثیت اُسکی غذا اور ہوا سے

خون کے مرتب ہونے اور اس مرتب شدہ خون کے مذکور مقررہ افعال جسم کے عین وقت او مستقل ہونے یا گردش کرنے پر حاصل ہوتی ہے۔ یہہ خون ہمو ہڈیان۔ مچھلیان۔ نسین۔ شرائین۔ آوردہ۔ اعصاب۔ غدود۔ غضروف۔ رباط۔ جھلیان۔ پوست۔ ناخن۔ اور بال وغیرہ جملہ حیوانی بناوٹون کا بصورت خاص و بحیثیت سیال ایک مخلوط و یا مرکب مادّہ ہے جس سے جسم حیوان یا اُس کے کل حیوانی عضو و آلات مرتب ہوئے اور ہوتے جاتے ہین۔ یہی خون ہے کہ جس پر زندہ اجسام کے تمام حیوانی حرکات کا وجود قایم ہے۔ یہی خون ہے کہ جب پیر زندہ حرکات و افعال کے لازمی روزینہ رگڑ یا گھس سے برباد شدہ استخوانی حصے و عضو و آلات وغیرہ کے بافقین اور شکستہ ہڈیون و پھٹے ٹوٹے جلد جسم اور زخمون وغیرہ کی مدام مرمت کی تکمیل ہوتی ہے اور اسی خون کی وساطت سے جسم کے لازمی روزینہ افعال کے رگڑ وغیرہ سے برباد و بیکار شدہ جسمی عضو و آلات کے حصے اُن کے مضر جسم ہونے کی جہت پر وسے بشکل خاص مبدل ہوکر بہمراہ بول و پسینہ اور براہ تنفس بیرون جسم خارج کئے جاتے ہین۔ اور اسی خون سے جملہ حیوانی جسم کے کار آمد رطوبات مثلاً تھوک۔ لعاب معدہ و آنتین۔ صفرہ۔ لعاب لبلبہ۔ آب منی۔ عورتون مین دودہ وغیرہ مرتب ہوتے ہین۔ علاوہ ازین یہی خون ہے کہ جس مین قریب قریب کل امراضی مادّے اور سمیات بذریعہ غذا اور ہوا وغیرہ داخل یا بطور خود اُس مین پیدا ہوکر موجب امراض و باعث ہلاکت ہوتے ہین۔ اسی کی وجہ ہے کہ ہم زندہ ہین اور اسی کی وجہ ہے جو ہم پر موت نازل ہوئی ہے الغرض یہہ خون زندہ اجسام کا ایک روح ظاہری ہے۔

ہم ذیل مین خون سے حیوانی زندگی یا زندہ خاصیت جسم یا کل حیوانی حرکات کی پیدایش کی کیفیت اور اس خون سے موت کے نازل ہونے کی حقیقت اولاً بیان کرکے مابعد اُس کے طبیعتاً مسموم ہونے کی ماہیت سے آگاہ کرکے ثابت کرینگے کہ یہ انسان کے لیئے

لایق ترک اور ایک مضر غذا ہے - عموماً ایام سرما کے بڑی بڑی سردیون مین کل غیر ذیروح اجسام مثلاً مٹی پتھر وغیرہ اتنے سرد ہوتے ہین کہ اُن کے مس سے ایک خاص قسم کی بےچینی پیدا ہوتی ہے تو اس وقت سب ذیروح اجسام کے مس سے ہمکو بجاے سردی کے گرمی یا حرارت محسوس ہوکر موجب ہماری سخت تشویش و تحیر کے ہوگا عموماً وہ سب اجسام جنکو غذا کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذیروح کہلاے جاتے ہین اور جنکو ضرورت نہین ہوتی وہ غیر ذیروح - اب اس سے عیان ہے کہ گرمی اُن ہی اجسام مین پائی جاتی ہے کہ جنکو غذا کی ضرورت ہوتی ہے - اگر ہم کسی ایک جسم مثلاً پانی مین حرارت پیدا کرنا چاہین توہمکو اس ماہیت کی ضرورت ہوگی جسکو عوام گرمی کہتے ہین - گرمی ایک ماہیت ہے جو صرف کاربن اور آکسیجن کے ملاپ سے ہی حاصل ہوتی ہے اور نباتات مین کاربن اور ہوا مین آکسیجن موجود ہے تو ہم نباتات یا لکڑیان گھانس پات وغیرہ کو کھلی ہوا مین بذریعہ آگ جلادین توہمکو یہی ماہیت مطلوبہ یعنے گرمی حاصل ہوگی جب گرمی کا وجود بغیر آکسیجن اور کاربن کے ممکن نہو توہمکو ہمارے اجسام مین ان دونون اجزا کا اصالتاً بصورت ہوا اور لکڑیان و گھانس پات وغیرہ کے غیر موجودگی پر ہماری رفع تشویش کے لئے کافی ثبوت کا ذریعہ نہوگا - قبل اُس بیان کے کہ جس سے اس امر مین ہمارے ناظرین کی تشفی کو تسکین حاصل ہوتی ہو - ہم یہان یہی کہتے ہین کہ حیوانی حرارت بھی زندہ اجسام مین کاربن اور آکسیجن کے ایک قدرتی ملاپ سے پیدا ہوکر باعث اُن کے لازمی قوت حرکات کے ہوتی ہے جو حرکات اُنکی زندگی کے ظہور کے علامات ہین -

ہمارے یہہ سب اجسام ایک قدرتی معدنِ آتش ہین کہ جن کے ہر رگ و ریشہ مین خفیہ طور پر ہمیشہ آگ جلتی رہتی ہے - یہہ وہ آتشکدہ ہین جو ہمارے وقت مرگ تک برابر جلتے رہینگے - یہہ وہ آتشی محرک انجن ہین کہ جن مین نہ دھوان ہوتا ہے نہ شعلہ اور نہ راکھ پائی جاتی ہے اور ان کے رفتار کی کمی و بیشی اور گھسے و پیسے یا برباد شدہ پرزون کی لازمی مرمت کے لئے نہ کسی ڈریور یا کاریگر دانا

کی ضرورت لاحق ہوتی ہے بعد اپنے ایسے ضروریات خود ہی ادا کر لینے کی اپنے بین قابلیت قدرت سے
پاتے ہوئے ہیں۔ خوش قسمتی سے انکو وہ کاربن اور آکسیجن انہیں اجزا سے حاصل ہوتا ہے جو ہمارے
مذکورۃ الصدر حرارت آب کے لئے درکار ہوتے ہیں یعنی اجزا قدرت نے روے زمین پر اُن کے
لئے لاانتہا پیدا کر رکھے ہیں ۔ ناظرین! آپ ہوا سے آکسیجن بصورت تنفس اسی کام کے لئے اندرون
جسم پہنچاتے ہو اور نباتات کے عمدہ ترین حصے یعنی جمیع غلہ پھل وغیرہ (بخلاف لکڑیوں کے
کاربن کے) کہ جن حصہ ہاے نباتات میں علاوہ بمقدار زاید کاربن ہونے کے کسیقدر گندہک
و فاسفرس اور وہ سب جز ابھی پاے جاتے ہیں جو گھسے و پسے یا برباد شدہ جسمی بناوٹوں مثلاً
گوشت پوست و ہڈیاں وغیرہ کے بغرض البدل ہوتے ہیں جسم میں داخل کرتے ہو بجاے اُن بذریعہ
ہیزم یا کوئلوں کے کاربن کے جو حرارتِ آب کے لئے درکار ہوتا ہے آپ کے روبرو و دیا سہ وقت
خوش اسلوبی سے نفیس و عمدہ ظروف میں یہی کاربن وغیرہ حاضر کئے جاتا ہے کہ جسکو آپ نان و خشکہ
وغیرہ کہتے ہو یعنی غذائی کاربن اور وہ تنفس کا ہوائی آکسیجن معہ گندہک و فاسفرس اور اُن اجزا کے جو
پسے اور گھسے یا برباد شدہ اعضا کی بناوٹ یا مرمت کے لئے درکار ہوتے ہیں وہ سب باشتراک
آب بصورت خون آپ کے تمام جسم میں بھرے رہتے ہیں گندہک و فاسفرس اندرون جسم کاربن اور
آکسیجن میں جلن پیدا کرنے کے لئے بجاے آگ یا آتش کے ہیں جو مانند دیاسلائی کے انتہا پر چسپیدہ
گندہک و فاسفرس کے جو ذری سی حرکت کی تحریک یا رگڑ سے جل اُٹھکر اسکی لکڑی کو جو دراصل کاربن
ہے جلانے کے باعث ہوتے ہیں۔

ناظرین! جب آپ اپنے جسم و یا کسی جسمی عضو کو ضرورتاً نقل و حرکت کرنے و یا کسی
سوچ و خیال گویائی و یا بینائی وغیرہ افعال کے جانب قصد کرتے ہیں تو بجہت افعال مذکور جسم میں یا مغز و غیرہ
فعل انسانی کے ادائی کے خاص آلہ میں صدمہ یا رگڑ کے عاید ہونے سے خون میں جذب رہی ہوئی گندہک

وفاسفرس کی تحریک سے وہان کے کاربن اور آکسیجن مین جلن سے حرارت پیدا ہوکر اُس وقت تک قایم
رہتی ہے کہ جبتک آپ اپنے اُس آلہ خاص کے فعل ضروری کو جاری رکھنے کی خواہش رکھتے ہو خون
یا ہمارے جسمی جلن کی ہیزم کا رنگ حالت جلن مین مانند مصنوعی ہیزمون کی جلن کے سرخ رہنا اور بعد
جلن بعد خون جلے اجزا سا سیاہ ہوجانا اور پھر یہی سیاہ خون شُشش مین مجموع ہوکر اپنا کاربانک
آسڈ گیاس مصنوعی جلن کے وقت جلن کی حالت اخراج کے انند حیوانی اجسام سے بذریعہ تنفس ہوا
مین خارج ہوتے رہنا ہمارے لئے جسمی جلنِ مذکور کی ثبوتی مین کافی دلیل ہے۔ جب اُن سبب
مذکورالصدر افعال ونتایج مین آپ کے ایک وقتہ غذا سے خون کو حاصل شدہ کاربن کے بتدریج
جلکر قریب الاختتام ہوجانے پر پھر وہی جسم کے لازمی حرکات وافعال کے لئے جسم کو کاربن کی ضرورت
ہوتی ہے تو شکم یا معدہ مین ایک تکلیف وہ و بے سروشتہ حس پیدا ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ بھوک
لگ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محنتی اشخاص مین اُنکی زیادہ کثرت حرکات کی وجہ جسم کو کافی غذا کے
کاربن کی عدم ضرورت پر شدت کی بھوک بکثرت دارد ہوتی ہے اور ایام سرما مین سردی کی وجہ سطح جسم
یا جسم کی معمولی مقررہ حرارت (جو بمطابق فارن ہیٹ صاحب کے تھرمامیٹر یعنے مقیاس الحرارت کے
۹۸،۴ درجہ تک ہوتی ہے) یا گرمی کا معمولاً گھٹنا اور اس گھٹاؤ کو جلد سے پورا کرنے کے
لئے جسم کو زیادہ مقدار کے کاربن کی ضرورت ہونا ہمارے لئے اِن ایام مین ایک غیر معمولی یا زیادہ
اشتہا کا باعث ہوتا ہے۔ جب مذکورالصدر حالت بھوک مین انسان کے اُن لازمی اور مقررہ حرکات
کے لئے غذا جس سے خون کو کاربن وغیرہ حاصل ہوتا ہے نہ ملے تو پہلے انسان کی حرارت جسمی مین
بتدریج کمی پیدا ہوکر ساتھ ہی فعل حرکت پست ہوتے ہوئے جسمی حرارت کے زائل ہوجانے پر
سب حیوانی حرکات ایک لخت بند ہوجانے سے وہ حالت پیدا ہوتی ہے جسکو ہم موت کہتے ہین ہمو ناگر سرسری
طور پر خیال کیا جاوے کہ جسم مین غذا اور ہوا سے گرمی پیدا ہوکر موجب ہمارے لازمی حرکات وافعال

کا ہونا اور غذا نہ ملنے کی وجہ حیوانی حرارت کے گھٹاؤ سے جسمی حرکات و افعال کا زائل ہو کر موت میں انصرام
پانا ہمکو دخانی انجنین مثلاً ریل گاڑی و اسٹیمر یعنے دخانی جہاز وغیرہ کے یاد کا موقع دیتا ہے کہ جن کے
چلنے اور بند ہونے کے بھی صرف یہی اسباب ہیں جیسے تو سب کوئی جانتے ہیں کہ دخانی انجنوں کے پرزے
آہنی وغیرہ اشیا سے مرتب کئے جاتے ہیں کہ جنکو ہم غیر ذیروح اجسام کے نام سے منسوب
کرتے ہیں یہی ہوا ہے کہ جس سے آکسیجن اور وہی ہمارے بے کام نباتی اجزا یعنے لکڑیوں وغیرہ کے
کاربن کو بذریعہ آگ یا آتش جلا کر اُن میں حرارت پیدا کی جاتی ہے اور بعد ازاں یہ حرارت عملی طور پر
بذریعہ پانی کے جو یہاں بجائے ذیروحی اجسام کے خون کے ہے اُن کے اُن سب خاص مقامات میں پہنچائی
جاتی ہے کہ جس سے انہیں قوت حرکت جو غیر ذیروحی علامت ہے پیدا ہو کر وہ جانداروں
کے مانند نقل و حرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اُن کی نقل و حرکت کو وقت مقررہ تک یا حسب
ضرورت قائم رکھنے کے لئے اُن کی آتش دان میں جو یہاں بجائے ذیروحی اجسام کے معدہ یا شکم
کے ہے لکڑیاں یا معدنی کوئلے جو دراصل تبدیل شدہ نباتات یا کاربن ہیں بار بار ڈالنے کی ضرورت
لاحق ہوتی ہے جب کبھی اس میں کمی یا موقوفی کر دیجائے تو وہ جانداروں کے اجسام کے مطابق
بتدریج گھٹتے ہوئے بے حرکت مردہ یا اپنے اصلی غیر ذی روحی حالت پر قائم ہو جاتے
ہیں ہمارے وہ سب جسمی عضو و آلات جو قدرت نے ہم سبکو عطا کئے ہیں ہمارے مذکورہ لازمی اختیاری
اور غیر اختیاری حرکات اور افعال کے سبب مانند دخانی انجنوں کے آہنی پرزوں کی گھسن کے ہمیشہ
گھس و پس یا بجڑ ہو کر دائمی تغیرات و تبدلات کے باعث ہوتے ہیں ایسا کہ اگر ہمارے ناظرین پانچ
یا سات سال اور زندہ رہیں تو وہ اپنے موجودہ ستار خود آگاہ اصلیت سے بسبک و شل ہو کر دوسرے
میں تبدیل پا جاوینگے وہ اُن کا گوشت و پوست و رگ و ریشہ معہ ہڈیوں وغیرہ کے جو مذکورۃ الصدر
مدت دراز یعنے پانچ یا سات سال میں بڑے کوششات سے زرخیز اراضیوں کے قیمتی محصولات

یعنی غلہ وغیرہ غذائی اجزاؤن سے جو حاصل ہوئے تھے اب اُن کے اجسام کو خیرباد کہتے ہوئے آیندہ
اُن کے یا اُن کے دوست واقارب و یا اُن کے آیندہ نسلون کے جسمی بناوٹون مین شامل ہونے کے لئے
وہی اراضیون کے ارضی اجسام مین بصورت کہاد شامل ہوکر مکرر قیمتی ارضی محصولات مین نمود ہوکر پھر جاندارون
کی لطیف غذا ہو جاتے ہین - ایک جوان آدمی کے اِن روزینہ برباد شدہ اجزاے جسمانی کے اخراج کا جو
بہمراہ بول وبراز و پسینہ اور براہ تنفس بذریعہ خون کے خارج ہوتے ہین اگر اندازہ کیا جاوے تو جملہ تین
سیر باسٹھ تولہ اور ساڑھے نو ماشے ہوتے ہین اس گنتی مین ایک سیر اور ۲/۳ ۶ ماشہ غذائی منجمد اور جسم
کے گھیسے پیسے یا برباد شدہ مفرو لایق اخراج اجزاء از تنفس و بول وبراز و پسینہ کے اقسام کے سمیات
ہوتے ہین اور باقی پانی عموماً خون کے یہی ہمارے تبدلات وتغیرات ہین کہ جنکو قدرت نے جاندارون کی
وجہ نمو اور اُن کے باعث بقا کا ذریعہ اُن کے اجسام مین مقرر کر رکھے ہین جسطرح یہہ اجزاء جسم سے
بذریعہ خون کے مدام خارج ہوتے رہتے ہین اسی طرح ہمیشہ غذا سے بذریعہ فعل ہاضمہ نئے اجزاء مرتب
ہوکر بمعرفت خون مخرجہ جسم کے بناوٹون کے خالی جگہون مین معاً قایم ہوکر حیوانی عضو وآلات مذکورہ کی
کمی کو دور کر کے اُنکو پھر کامل صحیح و باقابل اداے افعال جسم کرنے کے باعث ہوتے ہین - الغرض
پھر مرتب کرنے والے اجزا بہ نسبت لایق اخراج یا جسم کے برباد شدہ اجزاؤن کے اُس وقت تک بمقدار
زائد پیدا ہوتے ہین کہ جب تک جسم کو اپنے قدوقامت مین ترقی کرنا ضرور ہو جیسا کہ بچون مین اور
بعد ازان پھر یہ دو افعال اُس وقت مساوی ہو جاتے ہین کہ جب حیوان مفروضہ اپنا پورا قد وقامت
حاصل کر لیا ہو اور بعد ازین اِس تبدل وتغیر کی مساوی حالت ایک عرصہ دراز تک قایم رہتی ہے جس
عرصہ کو ہم شباب یا جوانی کہتے ہین بعد ازین نئی ساخت بہ نسبت کہنہ یا پرانی کے بتدریج کم پیدا ہونا شروع
ہوتی ہے اور وہ اِس قابل نہین رہتی کہ جسمی اخراج مذکورۃ الصدر کو تمام وکمال مرتب کر سکے جس کے سبب
جسم مین گھٹاو یا کمی شروع ہوتی ہے جب ایسا ہو تو ہم اُس کو ضعیفی کہتے ہین اجزا الام شدہ شدہ اِس

فعل میں اس درجہ کی کمی عاید ہوتی ہے کہ جسم اپنے نامکمل آلات سے حیوانی افعال ضروریہ کی ادائی کی ناقابلیت کی وجہ اپنے کل افعال ضروریہ کی ادائی سے معذور ہوکر اُس حالت کو قبول کرلیتا ہے کہ جسکو ہم موت کہتے ہیں یہی ہے کہ جسکو اصطلاح طب میں طبعی موت کے نام سے منسوب کرتے ہیں ۔ بعد موت حیوانی اجسام اُن عناصر وں میں رفتہ رفتہ داخل ہوجاتے ہیں کہ جن سے وہ مرکب تھے یعنے ہوا ہوا میں پانی پانی میں ارضی اجزا یعنے چونہ و نمکیات وغیرہ زمین میں یعہ اُن کا داخل ہونا ہمکو سڑن وگلن کی صورت میں نظر آتا ہے اور پھر یہی اجزا اصالتًا یا بشکل خاص دوسرے حیوانات کے جسم کی ساخت کے لئے کام آتے ہیں ۔

تمام جسم کے خون کا خزانہ ایک ناشپاتی شکل کا پھوخل یا جوفدار آلہ ہے جس کو ہم دل کہتے ہیں جس کا مقام سینہ میں بائیں جانب ترچھے طور پر نوک نیچے اور بنیاد اوپر ہوتی ہے دل میں دو چھوٹے اوپر اور دو بڑے نیچے جملہ چار خانے ہوتے ہیں یعہ دل بغیر تھکاوٹ کے اپنا فعل تابقاے انسان متواتر جاری رکھنے والا ایک عمدہ کارپرواز اور منتظم آلہ ہے جو سکڑتا ہے خارج کرنے یا پہنچانے اپنا زندگی بخش شریانی یا سرخ خون تمام جسم کو بمعرفت شریانوں کے اور مقابہم کشادہ ہوکر بذریعہ آوردہ کے اُس گزرے ہوے خون کو جو جسمی حرکات سے بیکار و برباد شدہ حیوانی بناوٹوں کے شمولیت کی وجہ کثیف و سیاہ یعنے مسموم ہوجانے پر کھینچ یا اپنے میں داخل کرلیتا ہے اُسکو پھیپڑہ میں پہنچانے کے لئے تاکہ وہ اپنی سمیت سے سبکدوش ہو اور اُس میں بارثانی زندگی بخش تاثیر ہمارے تنفس کی ہوا سے آکسیجن کے جذب کرنے پر پیدا ہو بالآخر پھر داخل کرلیتا ہے اُس زندگی بخش خون کو اپنے میں واسطے پہنچانے بارثانی تمام جسم میں پرورش وغیرہ کے لئے ۔

صحیح یا صاف وپاک خون ایک تندرست آدمی کے پھیپڑہ سے نکل کر بذریعۂ دل تمام

جسم کے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ جگہوں مین گردش کر کے بصورت غیر صحیح قریبًا ہر تیسرے منٹ دل مین داخل
ہو کر پھیپھڑہ مین صاف و پاک ہونے کے لئے آجاتا ہے پھر دل فی گھنٹہ چار ہزار انقباض کرتا یا سکڑتا
ہے اور اُس کے نیچے کے ہر ایک خانہ کے خلو مین ایک اونس یا اڑہائی تولہ خون سما سکتا ہے اس حساب سے
ایک حیرت خیز بھوئی حل ہوتی ہے کہ دل کے درمیان سے اڑہائی سو پونڈ یا سوا سو آثار خون ایک گھنٹہ
کے قلیل عرصہ مین گذر جاتا ہے اور یہی خون پھیپھڑہ مین فی گھنٹہ تین تولہ آکسیجن کی شمولیت اور تین
تولہ ساڑہے چھے ماشے کاربانک ایسڈ گیاس کے اخراج سے ہمیشہ صاف و پاک ہو رہتا ہے شرائین
جو در اصل صحیح یا پاک و صاف خون کو دل سے بجانب جسم لیجانے والے یا منقسم کرنے والے نالیان
ہین اور آوردہ اُس خون کثیف کو بجانب دل واپس لیجانے والی نالیان ہین جو شریانون سے جسم
مین منقسم ہو کر کثیف ہو جاتا ہے۔ جسم کے جملہ لاکھون شرائین کے انتہائین گرد و باد عنکبوت سے بھی
کئی درجہ مہین اور غیر ممکن البصر شاخون مین یا بطور جال سب جسم کے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ جگہون مین
اخیہ ہوتے ہین جنکو اصطلاح طب مین کپاپیلیریز کہتے ہین اور ان کپاپیلیریز کے لا انتہا تعداد کی ہونیکی
کی وجہ حیوانی اجسام لچکدار ہوتے ہین ان کپاپیلیریز مین دل بمعرفت شریانون کے اپنا زندگی بخش خون
پہنچاتا ہے اور یہہ خون وہان پر بعد رکھہ چھوڑنے چند زندگی بخش ذرون کے واسطے مرتب کرنے اُن
بافتون کو جو حیوانی حرکات کے رگڑ سے گھس و پیس یا برباد ہو کر لایق اخراج ہوئے ہون اور ساتھہ
ہی وہان کے لایق اخراج و خراب شدہ و مضر اجزا کے شامل ہونے پر پھر اُس خون کو دل بذریعہ آوردہ
اور بمعرفت کپاپیلیریز واسطے پاک و صاف یا مضر اجزا سے سبکدوش کرنے کے لئے کھینچ لیتا ہے
عمومًا خون جسم مین ایک ایسا فیاض تاجر ہے کہ جو اپنے نئے اجزا کو جسم کے خراب شدہ
مضر و بے کام اجزا سے بدلکر لیا کرتا ہے وہ پے در پے مقررہ طور پر ہمیشہ اسکو غذا اور ہوا سے
تازہ حاصل شدہ زندگی بخش ذرون کے ذخیرہ یا بوجھہ کو ہمراہ لئے ہوئے ہر ایک حصۂ جسم مین کہ

جسمین ہڈیان بھی شریک ہین دورہ یا ملاقات کرتا ہے اور جب کبھی کسی جسمی آلہ یا عضو کے کسی خاص جائے مین حیوانی اختیاری و بے اختیاری حرکات سے کسی قسم کی تبدیلی یا جائے مفروضہ کے کسی بافت کے گھس و پیس یا رگڑ سے بے کام و برباد ہو جانے پر اُس کے مرتب یا مرمت کرنے والے ذرون کو وہان چھوڑتا ہوا اور ساتھ ہی اُس کے معاوضہ مین وہان کے برباد شدہ مضر و بے کام سمی اجزاؤن کے مضر جسم ہونے کے احتمال پر اپنے مین شامل کرتا ہوا بذریعہ ورید کے انکوان سو کھ لینے والی جائیون تک پہنچا دیتا ہے کہ جنکو ہم پھیپھڑہ گردے اور پسینہ کے غدود وغیرہ کہتے ہین اور یہہ آلات سمیات مذکورہ کو بیرون جسم خارج کرتے ہین بمعرفت اپنی نالیون کے کہ جنکو قدرت نے اِس کام کے لئے اُن مین پیدا کر رکھی ہین پس یہہ کل سمیات و مضر اجزا بذریعہ پھیپھڑہ کے بصورت تنفس اور بذریعہ گردون کے بشکل بول اور بوساطت جلد جسم بمعرفت پسینہ کے غدودون کے بصورت پسینہ جسم سے مدام خارج ہوتے ہین تو ہمکو تنفس بول و پسینہ کے بیان سے اس غرض پر واقف ہونا لازم آتا ہے کہ ہم اُن کے سمیات و مضر اجزاؤن سے ماہر اور اُن سمیات و اجزاؤن کے جسم مین باقی رہنے کے نقصانات سے واقف ہو کر خون کے غذائے استعمال پر انسان مین اُس کے موجب نقصان ہونیکا پورا پورا اندازہ کر سکین۔

خون کے مضر مادون کا اخراج بذریعہ تنفس کے

تنفس وہ فعل حیوانی ہے کہ جس کے ذریعہ سے ہوا پھیپھڑہ مین داخل اور اُس سے خارج ہوتی ہے یہہ ایک اہم غیر اختیاری فعل حیوانی ہے جسکی روک و ضبط پر حیوان مفروضہ سوائے چند لمحون کے کسی طرح قادر نہین ہو سکتا اس فعل کے نہایت مفید ہونے کے اہم طبی اصول کی وقفیت کے پہلے ہی اگر ہم غور کرینگے تو ہم کو معلوم ہو گا کہ یہہ انسان کے لئے ایک نہایت اہم اور بسبتاً

کُل افعال جسم کے نہایت بکار آمد فعل ہے۔

عموماً تمام زندہ مخلوقات جہان کے لئے جن اشیا کی اہم ضرورت پائی جاتی ہے اُن سب مین ہوا ایک اہم ضروری اور مقدم شئی نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ قدرت نے حیوانات کے لئے اِس ہوا کو بیدام ودرم اور بلا مشقت جہان ہم خواہ پہاڑون کے درّون مین ہون یا تہ خانون مین غرض ہر جاے اور ہر وقت ہمارے سونگنے یا تنفس کرنے کے لئے موجود کر رکھی ہے اس امر کا بخوبی تجربہ ہوا ہے کہ ایک صحیح انسان بغیر غذا کے پینتالیس دن اور بغیر پانی کے بدرجہ غایت چھ روز زندہ رہ سکتا ہے مگر اسکو ہر منٹ مین اٹھارہ اوقات اور ہر وقت مین تیس مکعب انچ ہوا کو داخل پھیپڑہ کرنیکی ضرورت لاحق ہوتی ہے خصوصاً یہہ ہوائی تنفس بدرجہ غایت اگر چھہ یا آٹھہ منٹ کے قلیل سے عرصہ تک بند رہے تو انسان کی روح بالکل جسم سے پرواز کر جاتی ہے ہمارا دنیوی کام جو سب سے پہلے تھا البتہ بوقت پیدائش یہی سانس کے لینے کا تھا اور وقت مرگ ہم جو آخیر کام کرینگے وہ یہی سانس کے باہر چھوڑ دینے کا ہوگا انسان و حیوان کی پیدائش سے وقت مرگ تک خواہ وہ بیدار رہے یا نیند مین یہہ فعل تنفس برابر جاری رہتا ہے یہہ سب امور قوی دلالت کرتے ہین اس امر پر کہ فعل تنفس انسان و حیوانات کی زندگی کے لئے ایک نہایت اہم فعل ضروری ہے کہ جسپر اُنکی زندگی کا قریب قریب پورا مدار ہے۔

ہوا ایک جسم ہے جو علاوہ نباتی۔ حیوانی اور معدنی کثافتون کے دو اصلی اجزا یعنے آکسیجن اور نیٹروجن اور دو غیر اصلی اجزا یعنے کاربانک آسڈ گیاس اور پانی کے ابخرے یا ہیڈروجن سے مرکب ہے دونون اصلی اجزاے مذکورہ سے ہر ذی روح کی زندگی کا مدار صرف آکسیجن پر ہی ہے اور یہی آکسیجن ہے کہ جسکو ہر قسم کا آتشی شعلہ ہوا سے جذب کر کے روشن رہتا ہے اگر ہوا مین یہہ نہو تو کسی ذی روح کی زندگی ممکن نہوگی اور نہ آتش یا چراغ جل سکیگا خلاف اس کے

اگر ہوا خالص آکسیجن ہی ہی ہوتی تو بہ سبب اپنی سمیت کے قاطع روح حیوانی اور کشتہ شعلہائے آتشی ہوا ہوتا۔ بااین وجہ قدرت نے اس کے ہر حصہ کو نیٹروجن کے چار حصوں سے مانند شیر وشکر کے مخلوط کرکے اسکی سمیت کو دور کرنے کے باعث ہوئی۔ پانی کے ابخرے یعنے ہیڈروجن نہایت کم مقدار مین ہوائی حصہہائے مذکور کے ہمراہ شریک رہتے ہین۔

کاربانک آسڈ گیاس یہہ ہوا کے اڑہائی ہزار حصوں مین کل ایک حصہ شامل رہتی ہے یہہ گیاس کاربن اور آکسیجن سے مرکب ہے جو انسان وحیوانات کے نفوس سے ہوا مین شامل ہوتی ہے۔ سوائے اس کے نباتات کے جلتے وقت اُن کا کاربن جدا ہوکر ہوا کے آکسیجن سے ملکر یہہ گیاس بنتی ہے۔ کوئیلون کی آگ پر جو اکثر نیلے رنگ کا شعلہ دیکھا جاتا ہے وہ اسی گیاس کا ہے جو کوئیلون سے خارج ہوکر ہوا مین جلتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہہ گیاس نباتات کی اصلی غذا ہے جس سے نباتات فقط کاربن کو کھالیکر ہوا کو صاف اور اُس کے معاوضہ مین اپنے جسم کا آکسیجن سب ذیروح کی زندگی کے لئے ہوا مین اُگل دیتے ہین۔ جناب باری نے اپنی حکمت کاملہ سے ذیروح ونباتات کو پیدا کرکے ہر ایک کی زندگی دوسرے پر منحصر رکھا ہے یہہ گیاس اگر مقدار مذکورۃ الصدر سے کسیقدر ہوا مین زیادہ ہوجاوے تو انسان کے لئے باعث امراض ومہلک سم کا اثر کرتی ہے بعض کم ہوادار یا بند مکانون مین جب یہہ گیاس بہ وجہ انسانی نفوس وغیرہ کے وہان زیادہ ہوجاتی ہے تو ایسے مکانون مین مداخلت سے ایک مخصوص بو معلوم ہوتی ہے اور اس مین چند سے تنفس جاری رکھنے سے انسان کو پہلے دردسر شروع ہوتا ہے اگر اس مقدار سے یہہ گیاس وہان کسیقدر زیادہ ہو یا چند انسانون کے قیام پر تنفسات سے وہان زیادہ ہوجاوے تو یہہ گیاس وہان کے مقیم انسانون کے تنفسات سے بجائے آکسیجن خون مین بار بار جذب ہوہوکر بذریعہ گردش خون تمام جسم مین کسی قدر مجموع ہونے پر ایک قسم کی خفیف ہکلاہٹ گھبراہٹ وغشیان پیدا ہوتی ہے اگر اسی حالت مین وہان اور قیام ہو اور اُس کثیف ہوا مین تنفسات

انسانی وخواہ حیوانی جاری رہے تو یہ سم متواتر بجائے آکسیجن پھیپھڑوں سے خون میں جذب ہو کر
بذریعہ گردشِ خون جسم میں بتدریج مجموع ہو کر بصورتِ سم اثر کرنے پر آہستہ آہستہ کل مجلید الطاقت
یا قوتِ جسمانی زایل ہو جانے سے انسان وخواہ حیوان خود ہی وہاں سے نکل نہیں سکتا مابعد کان میں
آواز میں چہرہ متغیر و دل دھڑکتا ہے اور بعد وقت تنفس پیدا ہو کر یہ سب علامات زیادہ مقدار میں کاربانک
آسڈ گیاس پھیپھڑہ سے خون میں اور خون سے تمام جسم میں مجموع ہو کر بطور سم کے سرایت کرنے کے
جہت پر دفعتًا ایک غنودگی یا نیند میں اخیر ہوتے ہیں آخر الامر یہ نیند تنفس کی رکاوٹ سے موت میں
انصرام پاتی ہے۔

ہم یہاں کلکتہ کے گزشتہ مشہور بلاک ہول کا حادثہ نظیرًا درج کرتے ہیں :۔ کہ جس سے معلوم
ہو سکتا ہے کہ ہوا میں یہ گیاس زیادہ ہونے سے جسم میں بذریعہ خون کے جذب ہو کر کس سرعت سے
انسان کی زندگی منقطع کر سکتی ہے۔ کلکتہ میں ایک بلاک ہول نامی تاریک مکان ہے جسکو دو چھوٹے
کھڑکیاں بھی ہیں۔ اتفاقًا ایک رات اس میں ایکسو چھیالیس ۱۴۶ انسان بند کئے گئے تھے اس تعداد سے جنکو
صرف تیئیس اشخاص جان بلب نکالے گئے اور باقی سب مر چکے تھے پہلے تو اتنے اشخاص ایک ایسے بند
مکان میں مقید تھے کہ جسکی چھوٹی چھوٹی دو ہی کھڑکیاں تھیں جس راہ سے اتنے آدمیوں کی زندگی کے
لئے ہوا سے آکسیجن کا ملنا محال تھا۔ دوسرا مکان کی ہوا کا آکسیجن خرچ ہو کر وہاں کے ہوا میں یہی کاربانک
آسڈ گیاس مقید اشخاص کے تنفسات سے نکلکر وہاں جمع ہو گئی تھی اور اس ہوا میں تنفسات سے
رفتہ رفتہ یہ سم پھیپھڑہ سے بذریعہ خون اور خون سے تمام جسم میں سرایت کرنے سے ہلاکت مذکورہ
وقوع میں آئی۔ یہ ہوا جس جا سے گزرتی ہے تو معمولًا وہاں کے اجزا کے ذرّوں کو اپنے میں
شریک کر لیتی ہے اسیطرح جب یہ ہوا بجہتِ تنفس پھیپھڑہ سے ہو کر باہر نکلتی ہے تو تب اس کے ہمراہ
مضر جسم اور لایق اخراج بھی مادے خون سے جدا ہو کر بیرونِ جسم نکل جاتے ہیں۔ ہوا کے گزرگاہ کو

ہم نرخرہ کہتے ہین جوناک کے پیچھے کے انتہا سے شروع ہوتا ہے پھر گردن کے سامنے سے گذرکر پھیپھڑہ
مین تقسیم در تقسیم ہوکر کروڑن بال کے مطابق نالیون مین ختم ہوتا ہے اور ہر ایک نالی کی انتہا پر ایک نہایت
چھوٹا جوف یا خانہ ہوتا ہے جسکو ہوائی خانہ کہتے مین انسان کے پھیپھڑہ مین ان ہوائی خانون کی جملہ تعداد
ساٹھ سے ستر کروڑ تک شمار مین آئی ہے یہہ تعداد حیوانات مین حسب مقدار اُن کے پھیپھڑون کے کم
یا زیادہ ہوتی ہے ان ہوائی خانون کے اطراف بے شمار نہایت باریک شرائین لگے رہتے ہین اور
ان شریانون کے دیوارین اتنی پتلی یا مہین ہوتی ہین کہ جن کے سبب اُن کا اندرونی خون بالکل ہوا سے
لگا ہوا رہتا ہے۔ تمام جسم کا خراب و مضر مادّون سے بھرا ہوا خون جب ان شریانون مین صاف ہونے
کے لئے آتا ہے تو تب ان شریانون کے مہین مہین دیوارین اُسی خون کے مضر مادّون کو ہوا مین
خارج کرتے ہوے اسی ہوا کے آکسیجن کو جذب کرکے اُسی خون مین ملاتے ہین تو اب بجائے صحیح یا مضر
مادّون سے بھرا ہوا خون جو ارغوانی یا کالا رہتا ہے بسبب ان مضر سمی مادون کے خارج ہونے
اور ساتھ ہی آکسیجن کے شامل ہونے کے سرخ یا صاف و پاک ہی نہین ہوجاتا لیکن بار ثانی اُس مین
پرورش جسم وغیرہ کی خاصیت یا قابلیت پیدا ہوجاتی ہے اور پھر یہہ خون یہان سے بمعرفت ایک
نالی یا ورید کے دل مین واسطے تمام جسم مین گردش کرنے کے مجبور ہوا کرتا ہے۔

حیوانات کے مسموم خون سے ہوائے تنفس مین خارج ہونے والے جسمی مضر و سمی مادے
علاوہ پانی کے انجرون کے ایک کاربانک اسڈ گیاس دوم جسم کے متعدد مضر و متعفن اور لایق اخراج
مادے ہوتے ہین۔

جسم کے متعفن مادّے یہہ پانی کے انجرون کے ہمراہ بذریعہ ہوائی تنفس کے بیرون
جسم خارج ہوکر ہماری اطراف کی ہوا مین مل جاتے ہین۔ ان مادّون مین قابلیت سڑکر ہوا کو خراب
کرنیکی ہوتی ہے اگر یہہ جسم حیوان سے خارج نہون تو اقسام کے بد امراض پیدا ہوتے مین جسمو ما

صحیح وخصوصاً بیمار انسانوں کے تنفسات میں افسام کی بو اور بدبو جو مدام پائی جاتی ہے وہ انہیں مادوں کے کم و زیادہ اخراج کی وجہ ہوتی ہے۔

کاربانک آسڈ گیاس یہ جسم حیوان کا ایک نہایت مضر مادہ یا سم ہے جو انسان کے خارجی سانس کی ہوا کے ہر سو حصوں میں قریب ساڑھے چار حصوں کے پایا جاتا ہے اور اس سم کی مقدار حیوانات کے نفوس میں ان کے ڈیل و ڈول اور محنت و مشقت کی بنسبت کم یا زیادہ ہوتی ہے جس طرح کاربانک اسڈ گیاس سے کسیقدر پُر شدہ ہوا میں انسان و حیوانات کے نفوس جاری رہنے سے بذریعہ پھیپڑہ یہ سم پھر خون میں جذب ہو کر تمام جسم میں اپنا سمی اثر کرنے سے اس پر موت نازل ہوتی ہے۔ اسی طرح ڈوبے ہوئے اور گلا گھٹے ہوئے الغرض دم یا تنفس بند شدہ انسان و حیوانات میں اسی مضر گیاس سے بھرا ہوا خون پھیپڑہ کی ہوا میں اس گیاس کو خارج اور آکسیجن کو شامل کرنے کے لئے جب آتا ہے تو تنفس کے بند رہنے کی وجہ اس گیاس سے سبکدوش نہو کر ناپاک حالت میں پھر بطرف دل واپس ہو کر بجائے پاک خون کے تمام جسم میں گردش کرتا ہے جب یہ معاملہ خون کا تنفس کے بند رہنے سے چند منٹ یا بدرجہ غایت چھ یا آٹھ منٹ جاری رہے تو جسم کو آکسیجن کے نہ ملنے اور اسی مضر سمی گیاس کے اس میں مجموع ہو کر بطور سم سرایت کرنے کے تنفس بند شدہ انسان و حیوان پر موت نازل ہو جاتی ہے۔

سالوتیری ولیم ولیمس صاحب اپنی طب حیوانات طبع پنجم کے صفحہ بارہ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ جب حیوانات کے فعل تنفس میں کسی رکاوٹ کے عاید ہونے پر جسم میں کاربانک آسڈ باقی رہجاوے تو ان پر بیحواسی اور بیہوشی طاری ہو کر مرجایا کرتے ہیں۔

خون کے مضر سمی اجزا کا اخراج بذریعہ پیشاب کے خون اپنی گردش میں جب جسم کے لازمی افعال سے خراب شدہ جسمی بافتیں و دیگر مضر مادوں سے پُر ہو کر ان سے سبکدوش

ہونے کے لئے دل سے بمعرفت ایک شریان کے جب گردون مین داخل ہوتا ہے تو وہان ایک فعل کیمیائی
کے واقع ہونے سے جو مضر ادویہ یا سمیات بالاشتراک یا محلول بہ باعث اس کثیف خون سے جدا ہوکر
بذریعہ آلات بول خارج از جسم ہوتے ہین تو ہم انکو بول یا پیشاب کہتے ہین ہمارے مساکین کے بدرون
کے غلیظ پانی کے مطابق پیشاب بہی حیوانی اجسام کے متعدد سمیات وغیرہ کا ایک مرکب و نہایت غلیظ و مضر
سیال مادہ ہے جسکی نمکین و بخیر مرغوب و بدذائقہ و نفرت خیز اور بے برداشت بو ہے اس کے مضر
مرکب اجزا سے ناواقف عوام کو اس کی منفرت عیان کرنے کے لئے کافی سمجھی جاسکتی ہے۔ ہم یہان
پیشاب کے مابقی حالات سالوتری ولیم ولیمس صاحب کے طب حیوانات طبع پنجم کے صفحات ۱۲
۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - اور ۱۶ سے لیکر یہان درج کرتے ہین۔

گردے جسم حیوان سے وہ مضر سمی اجزا ادام خارج کرتے ہین جو جسمی آلات یا اعضا وغیرہ
کے یعنی بافتین جسم کے لازمی حرکات و افعال کی رگڑ وغیرہ سے گھس ویس کر خراب یا متغیر یا مبدل
بصورت سم ہوجاتے ہین اور جن کے جسم مین باقی رہنے سے عموماً سخت مضر صحت اور باعث امراض
مہلکہ ہوا کرتے ہین پیشاب کی ترکیب مین مقدار زاید پانی اور ایک جز جسکو یوریا کہتے ہین دوم ایک تیزاب
جسکو یورک آسڈ کہتے ہین۔ سوم ایک اور تیزاب جسکو ہی پیورک آسڈ کہتے ہین چہارم اکسٹراکٹیو میاٹرز
مثلاً جسکو یوروہاٹین وغیرہ کہتے ہین۔ پنجم اقسام کے نمکیات و کھار اور ارضی اجزا مثلاً سوڈا - پوٹاس
چونہ - میاگنیشہ - سلفیورک اسڈ یعنی تیزاب گندہک - فاسفارک آسڈ یعنی تیزاب فاسفرس - لوہا -
سلیکا وغیرہ ششم اقسام کے حیوانی مضر قسم و خاصیت کے اجزا اور ارضی مادے پائے جاتے
ہین - پیشاب کے کل اجزائے مذکورہ کی معمولی مقدار مین کم و زیادتی و یا انکی غیر موجودگی حالت امراض کے
تبدیلات جسم کو عیان کرنے کے باعث ہوتے ہین یہی وجہ ہی کہ اکثر تشخیص امراض خاص مین اطبا قارورہ کا
امتحان کیا کرتے ہین - بیل کا پیشاب نسبتاً پانی کے کہ جسکا وزن ہزار حصہ مقرر ہے تیس سے پچاس

حصوں تک سنگین بہ وجہ جسم کے سمی اجزا کے شمولیت کے ہوتا ہے اسی طرح بول بزا آٹھ سے نو حصہ سنگین ہوتا ہے اور انسان کا پیشاب پانی سے بیس حصہ سنگین ہوتا ہے۔ پیشاب میں پانی کی مقدار مختلف طور پر بحسب مقدار سیالی اجزا کے خورش کے اندازہ کی نسبت کرتے کم یا زیادہ ہوتی ہے اور پسینہ یا کوئی اور رطوبت مثلاً دستوں کے لگنے سے بھی مقدار متغیر ہو جاتی ہے پیشاب کے مقدار کی کمی و بیشی انسان میں بحالت صحت روزینہ بیس سے ساٹھ اونس* تک ہوتی ہے اور بحالت مرض اس سے بھی زیادہ یا بہت کم ہوتی ہے ایک تندرست گھوڑا روزانہ ۴ پینٹ° تک پیشاب کرتا ہے اور پانی کی مقدار پیشاب کے ہزار حصوں میں ۸۸۰ سے لیکر ۹۳۰ حصوں تک ہوتی ہے بیل کے پیشاب میں یہی مقدار بابت ۹۱۲ حصوں سے لیکر ۹۲۱ حصوں تک ہوتی ہے یعنے گھوڑے کے پیشاب کے ہزار حصوں میں ستر حصوں سے ایک سو بیس حصے جسم کے منفرد سمی اجزا اخراج پاتے ہیں۔ اور بیل میں یہی مقدار ۷ حصوں سے ۸ حصوں تک ہوتی ہے تجربہ سے ثابت ہے کہ انسان میں ہر روز پچیس من خون سے کم گردوں میں نہیں گزرتا جس سے بیس سے ساٹھ اونس پیشاب روزانہ خارج ہوتا ہے۔ اب ہم یہاں پیشاب کے مذکورۂ بالا مرکب اجزا کی سمی خاصیت ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ خون میں کس قسم کی خراب سمیت شامل رہتی ہے۔

اول یوریہ انسان و حیوانات کے لازمی حرکات و افعال سے برباد شدہ جسمی بناوٹیں مثلاً گوشت و رگ و ریشہ وغیرہ خون سے سہل لائق اخراج ہونے کے لئے بوجہ جسمی جلن یا بہ جہت حرارت غریزی مبدل یا سوختہ ہو جاتے ہیں تو وہ یوریہ کہلاتے ہیں اگر پیشاب سے اسکو بہ ترکیب خاص جدا کریں تو رنگ اس کا نیم شفاف قلمدار اور مزا اس کا تلخ ہوتا ہے پھر یوریہ عموماً جلندار امراض اور خصوصاً بخارات میں مریض جانداروں کے جسمی ساختوں میں غیر معمولی طور پر بہ سبب بخاری حرارت یا جلن کے تغیر و تبدل

---

* ایک اونس مطابق اڑہائی تولوں کے ہوتا ہے۔ ° پینٹ مطابق پچاس تولوں کے ہوتا ہے۔

واقع ہونیکی وجہ پیشاب مین بمقدار زاید پایا جاتا ہے - اور اس کی مقدار بخارات کے کم و زیادہ حرارت یا گرمی کے
اندازہ کے مطابق کم و زیادہ ہوتی ہے اور یہہ گوشت خوار جاندارون مین بھی نسبتاً نباتات پر بسر کرنیوالے
جاندارون کے اکثر بمقدار زاید جسم یا خون سے پیشاب مین خارج ہوتا ہے -

یوریہ کا خون سے خارج نہوکر اُس مین مجموع ہونا یا خون سے اس کے اخراج کی موقوفی
یا بند ہونا حیوانات کے لئے ایک نہایت بڑی مہلک شکایت کے وقوع اور اُن کے گردون کی ساخت
کے بڑے بڑے نقصانات کا باعث ہوتا ہے اور اُس مہلک حالت کو جو اِس سم کے خون سے نہ اخراج
پانے سے انسان مین پیدا ہوتی ہے یوریمیہ کہتے ہین یہہ ایک قریباً غیر شفا اور زود فنا شکایت ہے
جس کے مہلک علامات افیون سے مسموم شدہ انسان کے مانند ہوتی ہین یعنے اس مین اول درد سر
اور غنودگی پیدا ہوتی ہے اور مابعد انسان ایسا بیہوش ہوجاتا ہے کہ گویا وہ خوب سو رہا ہے پکارنے
سے بدقت ہوشیار ہوتا ہے اور بعض وقت تمام جسم مین تشنج و جھٹکے پیدا ہوتے ہین آخر الامر یہہ
سب علامات ایک کامل بیہوشی سے موت مین انصرام پاکر بیچارہ و لاعلاج مسموم کو رہا کرتے ہین

سالوتری ولیم ولیمس صاحب اپنے طب حیوانات کے صفحہ ۲۰۷ مین یہہ بیان سمیت یوریہ
کے حیوانات مین یون تحریر کرتے ہین کہ جب گھوڑون مین اُن کے مرض گردہ وغیرہ کے باعث
پیشاب کی رکاوٹ بدیر قایم رہے تو وہ حالت جس کو خون کی سمیت یا یوریمیہ کہتے ہین پیدا
ہوجاتی ہے -

یوریمیہ گھوڑون مین بطور شراب کے بدرجہ اوسط سی نشہ کے ظاہر ہوتی ہے - جس
مین کسی قدر بدحواسی پیدا ہوکر پسینہ اور تنفس مین پیشاب کی سی بو نمودہ ہوتی ہے مابعد پیچھے کے
عضو یا پاؤن مین فالج پیدا ہوتا ہے اور اکثر جاندار اس سے فنا ہوجایا کرتے ہین -

دوم - یورک آسڈ یعنے پیشاب کا تیزاب - یہہ نسبتاً نباتات خوار جاندارون کے

گوشت خوار جانداروں مین بکثرت پیدا ہوتا ہے اس کو بہ ترکیب خاص پیشاب سے جدا کرین تو یہہ ایک
سفید قلمدار مادہ سا نکل آتا ہے۔ اس کی پیدائش خون مین بعض برباد شدہ جسمی بناوٹون وغیرہ کے جلنے
سے لایق اخراج جسم ہونے کے لئے بہ ترکیب یوریہ ہوتی ہے۔ یہہ تیزاب نمکین وکھار وار اجزائے
پیشاب کے ہمراہ یوریٹ آف سوڈا یعنے پیشاب کا نمک۔ یوریٹ آف پوٹاس یعنے پیشاب کا کھار
اور یوریٹ آف امونیہ وغیرہ مین مبدل ہوجاتا ہے یہہ سم علاوہ حیوانات کے پرند و حشرات الارض
مین بھی پایا جاتا ہے اور اس سم کے جسم سے اخراج نہ پانے سے انسان مین مرض نقرس جو
ایک دیر درست اور منحوس مرض ہے اور مرض وجع مفاصل سا خراب مرض پیدا ہوتا ہے۔
اس سم کو گندہک کے تیزاب کے ہمراہ خشک طور پر کشید کرین تو ایک سم تیار ہوتا ہے
جسکو زبان لیاٹن مین ہیڈروسیانک اسڈ کہتے ہین روے زمین پر انسان کے تا این زمان معلوم
شدہ جملہ سمیات مین یہہ ایک ایسا واحد سم ہلاہل ہے جو اپنا نظیر نہین رکھتا جسکی بو ہی صرف انسان و
حیوانات کے لئے نہایت زود موثر و معًا باعث موت ہوتی ہے۔
سوم۔ ہیپوپیورک اسڈ۔ اس کو پیشاب سے جدا کئے پر ایک خوشنما قلم بننے کے لایق
جز نکل آتا ہے یہہ عمومًا سب قسم کے جانداروں اور خصوصًا بکثرت نباتات خوار جانداروں کے پیشاب
مین پایا جاتا ہے یہہ جز پیشاب مین یوریہ کی کمی پر زیادہ اور اس کے زیادتی پر کم پایا جاتا ہے یہہ
مرض وجع مفاصل مرض رڈواٹر یعنے مرض سرخ پیشاب جو اصل مین بول الدم نہین سوائے اس کے
آلات تنفس کے امراض کے منود پر جانداروں کے پیشاب مین بکثرت پایا جاتا ہے اور یہہ ان سب حالات
مین کہ جن مین خون تنفس کے بند ہونیکی وجہ غیر مکمل طور پر ہوائی آکسیجن سے پر ہوا ہو یا پسینہ کے
ادرار کے اچانک بند ہونے پر و یا خود خون کے ناقص ہونے پر پیشاب مین بمقدار زاید پایا جاتا ہے
چہارم۔ یوروہماٹین یا ایکسٹر اکیٹو میاٹرز۔ مثلًا کریاٹین۔ کریاٹینین۔ لیاکٹک

آسڈ وغیرہ - یہہ سب مضر اجزا اکثر اوقات جسم سے خون مین مخلوط ہی ہو کر آسڈ کے متبدل ہوجاتے ہین اُن کے جسم مین مجموع ہونے سے اکثر خراب امراض پیدا ہوتے ہین -

پنجم نمکین اجزا - اقسام کے جزئیات غذا جسمی جھلیون کی تبدیل ہونے پر بصورت کلوریڈز - فاسفیٹس - سلفیٹس اور کاربونیٹس کے حالت صحت کے پیشاب مین پاے جاتے ہین - اور کبھی کبھی دوسرے قسم کے نمکیات یعنے ایکزلیٹس بوجہ نقص پرورش جسمی جھلیون کے یا بسبب کمی رطوبت آلات وعضو جسم کے پیشاب مین پائے جاتے ہین گھوڑے کے پیشاب مین سب نمکین وکھار دار اجزا سے کاربونیٹ آف لیم یعنے چونا ایک ایسا جزء ہے جو چند گھنٹون مین بغیر کسی خاص ترکیب کے ظرف مستعملہ کے تہ پر مجموع ہونے پر ہمکو وہ نظر آکر ہمارے لئے خون کے مضر اجزاے مذکورہ کے اخراج پر گواہی دیتا ہے -

خون کے مضر مادّون کا اخراج بذریعہ پسینہ کے - اقسام کے مضر صحت خون کے سمی اجزا بشکل پسینہ روزینہ جسم حیوانات سے خارج ہوتے ہین یہہ پسینہ خون سے بمعرفت پسینہ کے غدودون کے جو کہ جلد جسم مین پاے جاتے ہین مرتب ہوتا ہے یہہ غدودین نالیدار ہوتے ہین اور ایک واحد غدود کی وسعت بمعہ نالی پاؤ انچ ہوتی ہے اور انسان کے جلد جسم کی ایک مربع انچہ مین یہہ غدودین قریب ساڑھے تین ہزار پاے جاتے ہین ایک معمولی قدوقامت کے انسان مین اُس کے جلد جسم کے پوست کی وسعت اڑہائی ہزار مربع انچہ کے قریب ہوتی ہے اس حساب سے قریب اٹھے استی لاکھہ پسینہ کے غدودین جسم انسان مین ہوتی ہین جن کے کم وسعت نالیون کی مجموعہ وسعت قریب پینتیس میل کے ہوتی ہے اور اِن سب نالیون سے روزانہ قریب ایک سیر پسینہ خارج ہوتا ہے اور محنت ومشقت کرنے سے روزانہ تین پونڈ یا ڈیڑھ سیر تک خارج ہوتا ہے غالبًا حیوانات مین پسینہ کے غدودون کی تعداد اور مقدار پسینہ نسبتًا انسان کے کم یا زیادہ

بحسب مقدار اُن کے جثون کے ہوتی ہے پسینہ کے ایک ہزار حصوں مین پانچ سے بارہ حصوں تک جسم یا خون کے مفر سمی اجزا ہوتے ہین اور باقی پانی اُس مین نمک خوردنی اور دیگر اقسام کے نمک مثلاً لکٹیٹ۔ فاسفیٹ اور سلفیٹ وغیرہ اور ایک تیزاب جسکو سوڈورک اسڈ یعنے پسینہ کا تیزاب کہتے ہین اور نہایت کم مقدار مین یوریہ بھی پایا جاتا ہے سوا ان سب اجزا کے اجسام کے روغنی تیزاب وغیرہ بھی پائے جاتے ہین۔ عموماً مذکورۃ الصدر لازمی اخراج پانے والے پسینہ کے اجزا کا خون سے خارج ہوکر اس مین باقی رہجانے پر اکثر امراض پیدا ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے اور خصوصاً پسینہ کی موقوفی اُس کی حالت اخراج مین کوئی بیرونی سبب مثلاً سردی کے جسم پر لگنے سے پیدا ہو تو انسان و حیوانات کے اندرونی آلات مثلاً جگر شش و دماغ وغیرہ مین اجتماع خون پیدا ہوکر سخت مہلک شکایتوں کی صورتوں مین نمود ہوتا ہے۔

انسان کے معمولی حالات مین پسینہ کی ادرار کی موقوفی سے ایک خاص قسم کی بےچینی مزاج مین بوجھ و بھاری پن۔ ملال۔ ہاتھ اور پاؤن مین سوزش و سخت درد اور بدرجہ غایت سستی و کاہلی پیدا ہونا اور اُسوقت ہی پسینہ کے جاری ہونے پر علامتہائے مذکورۃ الصدر کے زائل ہو جانیکا ہمارا ذاتی تجربہ پسینہ کے باعث اخراج مضر مادون کے مضرت کو عیان کرنے کے لئے کافی سمجھے جاسکتا ہے اسی ہمارے خورشی حیوانات کے تنفس بول و پسینہ کے سخت مفر سمیات مذکورہ مدام طبیعتاً خون مین پیدا یا اُس مین شامل رہنے کی وجہ ہی ہے جو اُس کے غذاءً جائز رکھنے کو باعث نقصان یا مضر صحت ہونے کے تیقن پر مذہب اسلام مین ناجائز یا حرام ٹھہرایا گیا ہے جسکی تقلید صحت بخش ہر صحت پسند انسان پر فرضیات سے انصافاً ظاہر سکتی ہے اور اس لازمی مسموم خون سے ہمارے غذائی جانداروں کے اجسام کو ہمارے لئے بخیر مضرت بخش اور لایق غذا کرنیکے غرض پر بہترین و لایق قدر طریقہ اسلام یعنے ذبح مقرر ہے جسکا خاص مطلب صرف حیوان مذبوحہ کے جسم کو اُس کے

جسمی مسموم خون سے معزول کرتا ہے بالفرض جانداروں کو انسانی خوراک کے لئے سوائے ذبح یا بغیر
تمام جسم کے خون کے حالتِ زندگی میں خارج از جسم کرنے کے اسلامی ترکیب یا عمل کے بالضد کوئی
دوسری ترکیب خصوصاً گلا گھونٹ کر حیوان مفروضہ کو مردہ کیا جاوے تو عموماً ان ایسے کشندہ حیوانات کا
زمانہ مرگ جوں جوں قریب پہنچتا جاتا ہے تو اسی سرعت سے ان کے جسم کا شریانی خون انکی
زندگی کو قایم اور انکو موت سے محفوظ رکھنے کے لئے بسرعت تمام گردش کرتا ہوا جسم کے لازمی سمیات
سے حسب عادت مسموم ہوتا ہوا معمولاً آوردہ میں واسطے پاک اور پھر لایق استعمال جسم ہونے کے
جہت پر منتقل ہوتا جاتا ہے تو اب یہہ خون بذریعہ آوردہ دل سے ششش میں معزول بہ سمیت ہونے
کے لئے داخل ہوکر تنفس کے بند رہنے کی جہت پر معزول بہ سمیت نہوکر اپنے مسموم حالت میں
ہی پھیپڑہ سے بجائے پاک خون کے خارج اور بذریعہ دل کے پھر شریانوں میں منتقل ہوکر تمام جسم
میں گردش کرتا ہوا نسبتاً بارِ اول کے زیادہ تر مسموم ہوکر پھر اس سمیت سے سبکدوش ہونے
کے لئے جسم کے آوردہ میں منتقل ہو جاتا ہے اور پھر یہی خون بذریعہ آوردہ دل کے پھیپڑہ میں
جب جاتا ہے تو اس کا کچھہ حصہ بارِ ثانی زیادہ تر مسموم حالت میں پھیپڑہ سے خارج ہوکر بذریعہ دل
شریانوں میں پھر منتقل ہوتا ہے اور مابعد یہہ خون اپنی گردش میں پھر وریدوں میں پاک ہونے کے
لئے منتقل ہو جاتا ہے۔ الغرض اس مسموم خون کی گردش اسوقت تک جاری رہتی ہے کہ جب
تک اس خونی سمیت اور آکسیجن کے نہ ملنے سے حیوان مفروضہ پر موت نازل نہ ہو جاوے اور یہہ
موت اس وقت پر نازل ہوتی ہے کہ جب تمام جسم کا خون بدرجہ غایت جسم کے لایق اخراج سمیات
سے پر ہوکر شریانوں سے اوردہ میں بالکل منتقل نہو جاوے جب کل مسموم خون شریانوں سے
اوردہ میں منتقل ہو جاتا ہے تو دل اور شریانوں کی جہندگی یا حرکت موقوف ہو جاتی ہے جسکو عوام نبض
یا ناڑی کا بند ہو جانا کہتے ہیں جو ایک مخصوص علامت موت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ٹیانر صاحب اپنی کتاب

علم الامراض کے جلد اول صفحہ چہارم مین جسم کے شریانی خون کا فائدہ اور وریدی خون کا نقصان یا
ان دونون مین اتنا فرق بتلاتے ہین جتنا کہ زندگی اور موت مین ہوتا ہے اور آوردہ مین منتقل شدہ
مسموم خون در عوض دل یا ششش یا جسم کی ایک جاے خاص مین مجموع ہونے کے تدریج عموماً
تمام جسم حیوان کے ہر ہر مفرداوتی داعلی جاے مین اور خصوصاً نرم بافت یا گوشت وغیرہ مین
مجموع ہوکر اُن کے تمام مہین ونازک ساختون مین اسیطرح جذب یا جم جاتا ہے کہ جسطرح زندہ
حیوانات کے جسم کا کل خون اُن کے بیرون جسم خارج ہونے پر جم جایا کرتا ہے اسی خون کے
جذب جسم ہونے کی یہی وجہ ہے کہ تنفس بند کرکے مردہ کئے ہوئے جاندارون مین اُن کے
بعد موت اُنکو قطع وبرید کرین تو ایک قطرہ خون کا برآمد نہین ہوتا اور بعد اس مفسد ومضر خون سے
گوشت وغیرہ مین منجمد ہوجانے پر کسی صورت سے اسکو گوشت سے خارج نہین کرسکتے بطریقہ ذبح
یا سواے جسم سے خون بہا کر موت نازل کرنے کے جملہ امراض و حوادث سے لاحق ہونے
والے اموات یا طبعی موت اُس وقت تک نازل نہین ہوتی کہ جب تک حیوان مفروضہ کے جسم کا کل
شریانی خون آوردہ مین کثیف یا مسموم ہوکر منتقل نہو جاوے شریانی گردش خون کے غیر واقف زمانہ
مین بعد موت جسم کے کل شرائین بحیثیت طبعی فعل مذکور خالی رہنے کی وجہ اُنکو ہوائی نالیان سمجھتے تھے
معاً بعد موت آوردہ مین منتقل شدہ خون کی مائیت یعنے پلازمہ (جس مین علاوہ خون کے منجمد
کرنے والے اشیا کے جسم کے مضر و لائق اخراج سمیات بھی شامل رہتے ہین) باین سرعت
خصوصاً جسم کے نرم بافتون یعنے گوشت وغیرہ مین تدریج جذب ہوکر منجمد ہونا جاری ہوتا ہے
کہ بعد ایک و دس منٹ کے قلیل عرصہ مین اگر مردہ حیوان کے جسم سے خون اُس کے بیرون
جسم نکالا جاوے تو منجمد ہونے والے مادون کے جسم مین جذب ہوکر آوردہ مین باقی نرہنے
کی وجہ اُس کا انجماد ہو نہین سکتا یا وہ جم نہین سکتا ہے کثیف و مسموم یا باعث امراض خون کے

لازمی طور پر جذب جسم ہونیکی ہی وجہ ہے کہ کھانا مردہ یا مردار جانوروں کا مذہب اسلام مین ناجائز یا حرام ٹھیرایا گیا ہے۔ خون کے انہی سب امور مسبوق الذکر کے لحاظ کرتے ہوئے اندنون اکثر معزز عیسائی حکما خون کے مضر سمیات سے جاندارون کے اجسام کو پاک اور لائق غذا ابنا انسان مین ان کے اجسام کی خورشنی اشیا کو غیر مضر کرنے کے جہت پر ان کے قبل از مرگ ان کے اجسام کے لازمی مسموم خون کو خارج کر دینا پسند کرتے ہین چنانچہ ڈاکٹر ڈھبی صاحب انڈین میڈیکل ریکارڈ جلد ہفتم پرچۂ دوم بتاریخ ۱۶ر جولائی ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۵ مین ان کی تحریر کا یہہ خلاصہ ہے کہ یہودیون کا طریقۂ ذبح (جس کا خاص مطلب اہل اسلام کے مانند گلے کے رگون کو کاٹ کر خون کو جسم حیوان سے خارج کرنا ہے) از روے علم کیمیا اور علم فزی آلوجی یعنے علم بناوٹ جسم حیوان کے نہایت معقول ہے نسبتاً جاندارون کو ان کے سر پر چوٹ لگا کر مردہ کرنے یا بعد چوٹ یا زد (حالت بیہوشی مین) گلے کی رگون کو کاٹنے وغیرہ کے ہمارے بالا مذکور شدہ بول و پسینہ اور تنفس کے متعدد سمیات ہمراہ خون بغیر مذبوحہ حیوانات کے جسم یا گوشت مین ان کے بعد موت جذب ہوجانے اور ایسے مسموم گوشت کے اکل پر انسان مین جو نقصانات کہ لاحق ہونیکا تیقن ہے وہ ہم آج ہمارے موجودہ تجربون اور حیوانی طبی معلومات کے بغیر مکمل حالت کے نسبت کرتے ہوئے کسی شکل خاص و یا کسی کامل نقص کی حیثیت پر گو آج تحریر نہین کر سکتے تاہم ان مضر اجزا کا خون مین مجموع ہو کر خود حیوانات کے لئے باعث امراض اور موت نازل ہونے کے متعدد تجربے ان کے بعد خورش انسان مین موجب نقصان ہونے مین ہمکو ایک بڑی بھاری اور کافی دلیل ہے گو سمیات مذکورہ معمولاً ہمراہ گوشت ان کے سمی یا کافی مقدار مین کھائے نہ جانے کی جہت پر کبھی مبادا موجب نقصان نہ ہون ولیکن ان جملہ مذکور الصدر مضر مادون کا باعث امراض و یا سخت باعث مرض صحت ہونیکی معقولیت یا اقرار مین کسی انسان کو انکار نہوگا۔ ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۳۰۶ مین بہ بیان خون تنفس بول و پسینہ

کی سمیات مذکورہ کے خارج از جسم نہونے کی خرابیون کو انسان کی حالت زندگی مین یون فرماتے
ہین کہ "خون جسم انسان کے مضر و بیکام اجزا سے کثیف یا ناپاک ہوجاوے تو تمام جسمی آلات مین
منقسم ہونے کے لیئے دل مین پاک شریانی خون نہین رہتا تو ایسی حالت مین تمام عضو و آلات
جسم خون کے پرورش دار خاصیت سے ہی محروم نہین ہوجاتے ہین بلکہ یہہ زہری مادے انسان
کے کل قدرتی انتظام جسم یا کل کارئی جسم کے سد راہ یا مزاحم ہوجاتے ہین جب ان زہری
مادون سے جگر مسدود ہوجاوے تو وہ اپنا فعل برابر ادا نہین کرسکتا ہے جس کے سبب
اُس مین یا تو ہرج پیدا ہوتا ہے یا جلن یا ان مادون سے جگر مین سلی امراض پیدا ہوتے ہین۔
اور جب ان مادون کا شش پر حملہ ہوتا ہے تو اس زندگی بخش آلہ کے اقسام کے امراض کے
باعث ہوتے ہین اور یہہ معدہ کے اندرونی غلاف مین ہرج جلن اور فتور ہاضمہ پیدا کرکے آخرش
اُس آلۃ الجسم کے ضعف اور کہنہ فتور ہاضمہ کے باعث ہوتے ہین۔ حاصل کلام جب یہہ خون کے
مضر مادے جسم مین موجود رہتے ہین تو ایک قلیل مدت مین ہر ایک ادنی جاے اور ہر ہر مضر آلہ
جسم ان سے محفوظ یا سلامت نہین رہ سکتا اور اس خون کی نجاستین یا مضر مادے معمولاً
اندرونی عضویات جسم کو نسبتاً بیرونی کے اکثر زیادہ متاثر کرتے ہین"

ہم طریقۂ ذبح و اس کے ماباقی فوائد وغیرہ تفصیلاً حصۂ دوم یعنے خون کے غیر طبعی طور
پر مسموم ہونے کے بیان کے اخیر مین تحریر کرینگے۔

حصۂ دوم خون کا حیوانی اجسام مین غیر طبعی طور پر مسموم ہونا

حیوانات کے جسم کا خون علاوہ ہمارے مذکورۃ الصدر طبعی طور پر مسموم ہونے کے غیر طبعی طور
پر اکثر اقسام کے لازمی وغیرہ اسباب کے جہت پر مسموم ہوتا ہے جن سب کو تفصیلاً بیان کرینگے

غرض پر ہم ذیل کے چار اسباب مین منقسم کرتے ہین:-

سببِ اول خون کی ترکیب مین بگاڑ پیدا ہونے پر اُس کا مسموم ہونا۔

سببِ دوم خون مین سمیات امراض مختلفہ کے دخول پر اُس کا مسموم ہونا۔

سببِ سوم جاندارون کے خون مین اصناف اقسام کے کیڑے اور اُنکے تخمون کی مدام موجودگی کے احتمال پر اُس کا غیر لائق غذا ہونا۔

سببِ چہارم جاندارون کے بعض مخصوص سمی اشیا کے خوراک کی عادت پر خون کا مسموم ہونا۔

سببِ اوّل خون کی ترکیب مین بگاڑ پیدا ہونے پر اُس کا مسموم ہونا۔

اس کی دو صورتین ہین ایک فعل ہاضمہ سے مرتب ہو کر خون مین داخل شدہ غذائی جز اصل اجزا کا صرفہ ہو کر خون مین بکثرت موجود رہنے کے بگاڑ پر اُس کا غیر قابل غذا برائے انسان ہونا۔ دوم جسم کے بکار آمد لعابات کا بمقدار معین خون سے جدا ہونے کے جہت پر اس مین سمیت پیدا ہو کر انسان کے لئے مضر یا غیر لائق غذا ہونا۔

سببِ اوّل صورتِ اوّل فعلِ ہاضمہ سے مرتب ہو کر خون مین داخل

شدہ غذائی اجزا اصلی یا بکار آمد جسم اجزا کا صرفہ نہو کر خون میں بکثرت موجود رہنے کے بگاڑ پر اُس کا غیر قابل غذا ہونا۔

عموماً جانداروں کی کثرت خورش کی وجہ وہ اجزا جو اُنکی غذا سے بذریعہ فعل ہاضمہ مرتب ہوکر مستعمل جسم ہونے کے لئے بمعرفت انتوں اور دل کے خون میں شامل ہوتے ہیں تو یہہ اجزا اکثر اوقات بوجہ کمی ریاضت حیوانات جسم کے تصرف میں نہ آکر خون میں باقی یا مجموع ہو کر اُس میں اقسام کے تبدلات و تغیرات پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہیں اب ہم ذیل میں اُن تکالیف حیوانی کو طب سالوتری ولیم ولیمس صاحب سے لیکر یہاں درج کرتے ہیں جو اجزاے مذکورہ کے جسمی خون میں بکثرت مجموع ہونے کے بگاڑ پر حیوانات میں نمایاں ہوتے ہیں۔ ہم یہاں اقسام کی شکایتوں کو طوالت کی وجہ واگذاشت کرتے ہوئے صرف دو شکایتیں جو نہایت عام مشہور ہیں بیان کرتے ہیں **اول** مرض ازوچوریہ دوم مرض اکیزلوریہ۔

بیان مرض آزوچوریہ۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب فرماتے ہیں کہ میری رائے میں یہہ مرض کثرت غذا سے گوشت بننے کے لایق اجزا کا عدم ریاضت کی وجہ مستعمل جسم نہ ہوکر بمقدار زاید عمدہ یا خون میں مجموع ہونے کے جہت پر پیدا ہوتا ہے اس مرض میں پیشاب اور یوریہ بمقدار زاید بکیفیت تغیرات موجودہ اجزاے بیکار اندرون خون کے اخراج پاتے ہیں اس میں پیشاب کا رنگ خمیساندہ قہوہ یا کافی کے طور پر بوجہ موجودگی یوریا در پیشاب کے رنگین اجزا کے ہوتا ہے۔ خون میں بیکار اجزاے مذکور کی موجودگی کے مرض خاص کے بدنتایج چند غیر نمایاں رہکر مابعد ایک غیر معمولی یا سخت بیقراری کثرت پسینہ۔ بدرجہ غایت سستی وغیرہ سے شروع ہوکر

غیر موقوف جھٹکے یا تشنج کے پیدا ہونے سے جاندار زمین پر گر جاتا ہے اور وہ بار بار استادہ ہونے کی
ناکامیاب کوشش کرتا ہے اور اکثر اُس کے پیچھے کے عضو یا پاؤن کی حرکت اور بعض وقت سامنے کے
پاؤن کی حرکت زایل ہو جاتی ہے اور مابعد مرض کذا سے تشنجی جھٹکے پیدا ہو کر بالآخر جسم کے سب مچھلیدار
طاقت کے زایل ہو جانے پر بڑے دردناک اور لایق رحم حالت میں چند روز رہکر ہلاک ہو جاتا ہے۔

بیان مرض ایکزولوریہ - یہہ مرض گوشت بننے کے لایق اجزا کے ناکامل جسمی تصرف یا ان اجزا
کے غیر مکمل جسمانی جلن کی وجہ خون میں ایک سم جسکو اکزالک آسڈ کہتے ہیں پیدا ہو کر اُس میں مجموع
ہونے پر پیدا ہوتا ہے یہہ اکزالک آسڈ ہوا سے تنفس کے کاربانک آسڈ سے نہایت تہوڑا فرق
رکھتا ہے یہہ سم نہایت کم مقدار میں انسان کے لئے ایک سم ہلاہل ہے جس سے انسان خواہ
حیوان زود فنا ہو جاتے ہیں اس مرض میں جاندار دھیما یا سست ہو جاتا ہے اُسکو بار بار غذا کی
خواہش ہوتی ہے۔ لاغری۔ ناتوانی۔ کمر میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ پوست جسم خشک و بیحرکت
اور اُسپر بھوسی پیدا ہوتی ہے پیشاب کی کثرت اور پیشاب ہونے کے بعد بے چینی و بے آرامی
پیدا ہو کر جانور بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے اور پاؤن پیٹ پر مارتا ہے۔ منھ میں ترش بو ہوتی ہے
بالآخر مریض جانور مفروضہ ناتوانی و پستی سے مرجاتا ہے اور اکزالک آسڈ براہ پیشاب بصورت
اکزلیٹ کے خارج ہوا کرتا ہے۔ ان ہر دو امراض مذکور کے علاج میں بذریعہ ریاضت تمام جسم کے
عضلات میں حرکت اور گردش خون اور حرکات تنفس میں سرعت اس غرض پر پیدا کرنے کے ساعی
ہونا لازم آتا ہے کہ جسم میں جلن پیدا ہو کر جو گوشت بننے کے لایق اجزا جسم کے جھلیوں کے
مرتب کرنے میں بکار آمد نہو کر خون میں بمقدار زاید مجموع ہوئے ہوں وہ جسم کے حرکات کے
لازمی جلن کی وجہ لایق اخراج ہونے کے لئے جلکر بصورت یوریا اور ہپیورک آسڈ وغیرہ کے
تبدیل پاکر خون سے بسرعت گردون کے خارج ہو کر جسم کو ان مضر مادّوں سے سبکدوش

کر کے باعث صحت یا دافع مرض ہو۔

غالب ہے کہ یہ سمیات اصالتاً بہمراہ خون مردہ یا کشتہ و یا غیر مذبوح جانداروں کے بعد موت
اُن کے اجسام میں خون کی لازمی جذبیت پر بہمراہ گوشت یا امراض مذکور الصدر کے اوائل نزول علامات
خاص اگر اُن کا گوشت انسان کے کھانے میں آوے تو سخت موجب نقصان و باعث امراض مہلکہ ہو

سبب اوّل صورت دوم۔ حیوانات کے جسم کے بکار آمد لعابات کا بمقدار معین جسم
سے جدا نہ ہونیکی جہت پر اس میں سمیت پیدا ہو کر مضر و یا غیر لائق غذا برائے انسان ہونا عموماً
جسم کے بکار آمد لعابات مثلاً تھوک۔ لعاب معدہ۔ لعاب لبلبہ۔ صفرہ وغیرہ اپنے ضروری مقدار
میں روزانہ کسی جہت خاص کی وجہ خون سے پیدا ہوں یا ان سب سے کسی ایک کا ادرار
خون سے موقوف ہوجاوے تو خون میں خرابی یا سمیت پیدا ہوجاتی ہے جسکی وجہ حیوان مفروضہ
کے جسم کے نہایت بکار آمد آلات یا عضو کے افعال میں مسدودی پیدا ہو کر باعث امراض و ہلاکت
ہوتی ہے جب کبھی صفراوی اجزا خون سے جدا اور جگر میں بصورت صفرہ مرتب ہو کر کسی جہت
خاص کی وجہ پھر خون میں ہی صفرا جذب ہو کر جسم کے مختلف مقامات کی رنگ میں تبدیلی بر روی
کرتا ہے تو ہم اس حالت کو مرض یرقان کہتے ہیں جو ایک خراب مرض ہے اور جب خلاف اس کے
صفرائی اجزا خون سے جدا نہ ہو کر اس میں باقی رہجانے پر یا بمقدار زاید اس میں مجموع ہونے پر
جو مہلک شکایت پیدا ہوتی ہے اسکو زبان لیاٹن میں اکولیہ کہتے ہیں جس میں سستی و بیقراری
تشنجی جھٹکے اور بیہوشی پیدا ہو کر ایک مدت قلیل میں موت نازل ہوجاتی ہے بعض اوقات اکولیہ
میں دفعتاً سخت سستی اور بیہوشی بجہت خون مسموم ہونے کے پیدا ہو کر یہ سب علامات معاً موت
میں انصرام پاتے ہیں۔ ان ہر دو مرض سے ظاہر ہے کہ مذکورۃ الصدر علامات کے پورے طور پر حیوانات
میں نمایاں ہونے کے قبل غالب ہے کہ جانداروں کا یہ مسموم خون اصالتاً یا ان کے مردہ یا غیر

غیر مذبوح ہونے کی جہت پر اُن کے اجسام میں اس خون کے بعد موت لازمی جذبیت کی وجہ اُن کے اجسام کے انسانی خوردنی حصوں سے کسی ایک کے اکل پر سخت باعث مضرت و امراض ہو۔

سبب دوم خون میں سمیات امراض کے دخول پر اُس کا مسموم ہونا۔ اسکی

دو صورتیں ہیں۔ اول خاص متعدی اور وبائی امراض کے سمیات کے داخل خون ہونے کے احتمال پر اس کا غیر قابل اکل انسان ہونا۔ دوم ثانیاً و غیر نمایاں عام امراض کے سمیات کے خون میں پیدا ہونے کے احتمال پر اس کا غیر قابل غذا بر اے انسان ہونا۔

صورت دوم صورت اول یعنی خاص متعدی اور وبائی امراض کے سمیات داخل خون ہونے کے احتمال پر اس کا غیر قابل اکل انسان ہونا۔

(الف) موروثی امراض۔ بعض امراض مثلاً آتشک۔ گنڈمال۔ وجع مفاصل۔ مرض نقرس۔ سرطان۔ سل وغیرہ ایسے ہیں جو اکثر نسلاً بعد نسلاً موروثی طور پر انسان و جاندار وں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ان امراض کے نمود کے موروثی طور پر حاصل شدہ سمی مادے حیوانات کے جسم کے کسی حصہ میں اپنے وقت نمود تک پوشیدہ رہتے ہوں تجربہ سے یہ امر ثابت کیا گیا ہے کہ اکثر موروثی طور پر نمود ہونے والے امراض کا سم یا مادہ اُن کے جسم کے خون میں اپنے وقت نمود تک مخفی طور پر باقی بامقدار و تعداد میں ترقی کرتا ہوا باقی رہتا ہے تو غالب ہے کہ ان امراض کے سمی مادے ہمارے غذائی جانداروں کے گوشت کے ہمراہ اُن کے غیر مذبوح حالت میں بعد موت اُن کے اجسام میں خون کے لازمی جذبیت کی جہت پر ہماری خوراک سے ہمارے خون جسم میں داخل ہو کر باعث پیدا کرنے امراض مذکورالصدر وغیرہ کے ہوں۔ آتشک۔ گنڈمال۔ سل۔ و سرطان وغیرہ موروثی امراض جو اپنی خاصیت میں اکثر مہلک اور نہایت تکلیف دہ اور تا وفات حیات جسم میں باقی رہنے والے ہوتے ہیں اور بعض ان امراض سے اکثر ایسے بھی ہیں جو ایک وقت نمود ہو کر درست

ہوجانے پر بھی یا تو بشکل مرض دیگر ویا اپنی ہی خاص شکل میں پھر نمود ہو کر بیچارہ نیم مردہ صحت یاب مریض مفروضہ
کے جام اجل کو لبریز کر دیتے ہیں اور یہی ہمارے جدید امراضی فہرست کے وہ مخصوص مہلک امراض ہیں
کہ جن کے نمود و تشخیص پر ہی معالج کے دل و دماغ پر یاس و نا امیدی چھا جایا کرتی ہے۔

(ب) بعض امراض کی خصوصیت بعض امراض خصوصاً مرض وجع مفاصل آتشک گنٹھال۔ و سرطان وغیرہ
کے سم سے جب ایک وقت خون مسموم ہو جاوے تو پھر سمیت خون میں بعد شفا ایک مدت دراز
تک باقی رہکر یا تو شاذ و نادر حالت میں معدوم از خون بھی ہو جاتی ہے اور اکثر یا تو اعادتاً دیا دوسرے
امراض کی شکل پہ پھر نمود ہوتی ہے غالب ہے کہ جانداروں کے امراض مذکورہ کے قبل از نمود
یا ان امراض کے مع ابعد شفا ان کے مسموم خون سے خورش پر انسان بہ امراض مذکورہ کے
نمود کا احتمال ممکن ہے گویا جانداروں کے گوشت کے اوائل خورش انہیں میں جذب ہوئی ہوئی سمیت
کو دور کرنے کے لیئے کتنی ہی گرمی دیں یا پکا دیں کہ جس گوشت میں ہر قسم کا مسموم خون بعد مرگ
جانور بغیر ذبح بوجہ بین معمولی طور پر جذب ہوا ہو۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ گرمی ایک ایسی باعث ہے کہ ہر
شئی کے اصالتاً بجنسہ موجودگی پہ اسکو نیست و نابود اور بیکام کر دینے کی قابلیت رکھتی ہے اس بنا
پر گوشت میں جذب شدہ سرطانی آتشکی او گنٹھالی وغیرہ مادوں کی خاصیت اس وقت زائل ہو سکنے
کا کامل اطمینان ہو سکتا ہے کہ جب انکی جائے قیام یعنی جو گوشت ہی نیست و نابود ہو جاوے سوائے گوشت کے نیست
و نابود ہونیکے ان سمی مادوں کی نیست و نابودی ممکن نظر نہیں آتی علاوہ ازیں ان مادوں نے بعض یعنے آتشک
اور وجع مفاصل وغیرہ کے اصلیت میں کوئی زندہ خوردبین سے نظر آنیوالے اجسام مانند کیڑا کے ایک یعنے جاریا ریونکا مرض وبائی
اور انتہا رکھکن باعث مرض سمی نہیں زندہ اجسام کے کوئی تا ایں زمان ثابت ہوئے جنکا وجود کم و زیادہ
گرمی سے بغیر ان کے جائے پناہ یعنے گوشت میں کوئی تغیر واقع ہونے کے متغیر ہو سکتا یا ان کا
مر جانا ثابت یا ممکن نظر آتا ہو اور نہ ان سمی مادوں میں انسانی ہاضمہ کے تغیرات سے کوئی تبدیل

واقع ہو سکنا ممکن نظر آتا ہے اگر بالفرض گرمی سے حیوانی غذا کے جملہ سمی یا باعث امراض مادّون کا تغیرات
گوشت کے متغیر ہونے کے نیست و نابود یا اپنے سمی حیثیت سے معزول ہونا ممکن ہو تو جائے سوال ہے
کہ ایک زرکثیر کے صرفہ سے مہذب ممالک یورپ امریکہ وانگلستان وغیرہ مین انسان کے غذائی جاندارون
کے قبل کشتن جو طبی معائنہ اُن کے مریض وغیر تندرست ہونے پر اُنکو اُن کے قطع و برید سے روکنے
کے لئے جوازاً مقرر رکھا گیا ہے وہ بالکل غیر ضرور یا ناروا ٹہر سکتا ہے کیونکہ کوئی انسان گوشت کو بغیر
پخت کئے یا معمولاً خوب طور پر گرم کرنے کے کھا نہین سکتا اور نہ یہہ حیوانی غذا بعد خورش فعل ہاضمہ کے
تبدیلات سے بچ سکتی ہے کہ جس سے ہر قسم کے مسموم و یا مریض جاندارون کے گوشت سے انسان
مین کسی مضرت کا احتمال باقی رہ سکتا ہے۔

(پ) بعض متعدی باعث امراض مادّون کا داخل جسم ہو کر ایک وقت معینہ تک اُس مین مخفی رہنا
ہمارے جدید حیوانی امراض کی فہرست مین متعدد و شدید و سخت و مہلک و متعدی امراض مثلاً کیاٹل پلیگ
انتھریکس وغیرہ حسب تحقیقات حال ایسے پائے گئے ہین کہ ہر ایک مفرد متعدی مرض خاص کا باعث
خود ایک سم مخصوص کے بوجہ حیوان مفروضہ کے خون مین ایک مخصوص مہین خوردبین سے نظر
آنے والے زندہ اجسام کے پیدا ہونے پر نمود ہوتے ہین ان اجسام کے تخم یا جسکو زبان
انگریزی مین جرم کہتے ہین بجہت غذا و ہوا وغیرہ کے بذریعہ معدہ و انتین و یا سانس وغیرہ کے داخل
خون جسم حیوان مفروضہ ہو کر ایک زندہ مہین جسم کی شکل مین تبدیل پا کر ایک مخفی وقت مقررہ
کے درمیان جسکو زبان انگریزی مین پیریڈ آف انکیوبیشن یعنی انڈے بچے کرنے کا زمانہ
کہتے ہین ایک دوسرے سے لاکھوں کروڑون زندہ اجسام پیدا ہو کر تمام جسم خون کو پر کرنے
کے باعث ہوتے ہین اور اُن کا یہہ مخفی وقت مقررہ کے طے ہوجانے پر خون مین اُن کی نسل کے
لاانتہا تعداد کی پیدائش کی موجودگی کے لازمی گزند یا مسمومیت یا غلاظت کے وجہ شدید علامات

مثلاً سخت بخار شروع ہوکر ان مہین زندہ اجسام کے مرض خاص کے مخصوص علامات کے نمود ہوجانے پر
یا تو مریض حیوان مفروضہ پر موت نازل ہوتی ہے و یا شاذ و نادر اوقات بڑے درد و تکلیفات کے طی
اور ان زندہ مہین اجسام کے خارج از خون ہوجانے پر وہ پنجۂ اجل سے چھوٹ بھی جاتا ہے یہہ مہین زندہ
اجسام ہر ایک مختلف مہلک مرض کے الگ الگ قسم و تعریف کے پائے جاتے ہین جن کے خون مین پیدا
ہونے پر بطور خود ایک خاص شدید مرض مہلک کے پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہین اور یہہ اولاً بطور
ایک مادہ سم یا تخم کے داخل خون جسم حیوان مفروضہ ہوکر اپنی شکل خاص مین مبدل ہوکر وہان پر
خون کے خوراک سے اپنا معمولی ڈیل و ڈول حاصل کرکے اپنی نسل مین ترقی کرتے جاتے ہین بعض
کی کثرت یا لاانتہا ترقی نسل نہایت قلیل عرصہ مین ہوتی ہے اور بعض کی مدت دراز مین اور حسب تحریر
ڈاکٹر ہنری گرین صاحب کی کتاب پتھالوجی یعنے علم جسمی حالات تغیر و تبدلات در امراض طبع ہفتم کے
صفحہ ۳۵ سے ظاہر ہے کہ ان مہین زندہ اجسام کی پیدائش خون مین ایک واحد زندہ مہین
جسم سے ایک یومیہ یا چوبیس گھنٹون کے قلیل عرصہ مین قریب ایک کروڑ اور چھ لاکھ ہوتی ہے -
حسب تحریر ڈاکٹر ولیم ولیمس صاحب کے بعض وقت اقسام کے زندہ مہین اجسام جو اپنی خاصیت
مین غیر باعث امراض ہوتے ہین جانداروں کے خون کے بعض مخصوص نجاستون کے خوراک سے
تبدیل شکل یا حالت کرکے باعث امراض ہوجاتے ہین یہہ مہین زندہ اجسام خون مین اپنے وقت دخول
سے جب تک کہ ایک کثیر یا معین مقدار یا حسب ضرورت تعداد تک ترقی نہین پاتے تب تک حیوان
مفروضہ مین کوئی شکایت یا مخصوص علامت مرض کے وقوع کے باعث نہین ہوتے جس کے لئے کم
و زیادہ عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی عرصہ کو ہم پیریڈ آف انکیوبیشن یا مرض کے مخفی رہنے
کا زمانہ کہتے ہین تو غالب ہے کہ یہہ امراض مہلکہ کے جسم مین پیدا کرنے والے مہین زندہ اجسام
مذکور مخفی رہنے کے زمانہ مین ہمارے غذائی جانورون کے گوشت کے ہمراہ اُن کے غیر مذبوح ہونے

پیدا ہو کر اُن کے اجسام میں خون کے لازمی جذبیت پر اس گوشت کی خورش سے یا اصالتاً خون کے غذا کے
کے رواج پر ہمارے خون میں داخل ہو کر باعث امراض مہلکہ ہوں تجربہ سے ثابت ہے کہ بعض زندہ مہین
اجسام خصوصاً مرض انتھراکس کے زندہ مہین اجسام وغیرہ ایسے ہیں جو بوقت پکوانے گوشت کے ایک
بڑی گرمی کے متحمل ہو کر اپنی موت سے محفوظ رہتے ہیں الحاصل اکثر یہ زندہ مہین اجسام ہمراہ گوشت
اُن کے پکوائے جانے پر بھی انسان کے کھانے میں آویں تاہم اُنکی مضرت خاص کا احتمال باقی رہتا ہے۔ ہم
اب ذیل میں بعض نہایت عام مشہور امراض حیوانات جو مہین خوردبین سے نظر آنے والے زندہ
اجسام کے خون میں پیدائش پر نمودار ہوتے ہیں معہ اُن کے نمود مرض کے مذکورہ مخفی عرصہ مقررہ کے اس
غرض پر درج کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اُن سے واقف اور اُن کے اکل کے نقصانات سے بخوبی
ماہر ہو کر غور کریں کہ خون کے غذا و اکل (اصالتاً یا بہمراہ گوشت) سے کتنی بڑی بڑی مصیبتوں
کا سامنا ممکن ہے۔

بیان مرض انتھراکس۔ اس کو بلاک کوارٹر۔ کوارٹر ایل۔ آسپلینگ۔ اپاپلکسی اور ہندی
میں گولی۔ گلا پھولا۔ اردو و وغیرہ کہتے ہیں۔ اس مرض کی ابتدا خصوصاً خون جسم حیوان کے
اعمالاً بگاڑ پر منحصر ہے جب مہین زندہ قسم کے خوردبین سے نظر آنے والے مخصوص اجسام جنکو
زبان لیاٹن میں بیسی لس انتھراکس کہتے ہیں پیدا ہو کر اپنی نسل میں بڑی سرعت کے ساتھ ایک
عرصہ معینہ میں ترقی کرتے ہیں انکی تعداد کثیر کی لازمی سمیت کی وجہ اس مرض کی بنا ہوتی ہے۔ یہ مرض
خصوصاً چرندہ پرندہ جانداروں میں اکثر نمودار ہوتا ہے۔ یہ ایک حیوانات کا عام متعدی اور سخت مہلک
ورود وبا مرض ہے جو ہر موسم اور ہر عمر میں سوائے اس کے موٹے تازے دُبلے پتلے تیز رو
سست جانداروں میں بھی یکساں نمود ہوتا ہے شہر نیپلس واقع اٹالی کے قرب و جوار میں سنہ ۱۶۱۷ع
میں یہ مرض اس شدت سے مہلک طور پر پھیلا تھا کہ اس مرض سے مردہ جانداروں کے گوشت

کی خورش پر ساٹھ ہزار انسان سے زیادہ فوت ہوئے اس مرض کے وقوع کے اسباب خصوصاً
بدہوا خراب غذا وغیرہ یا اُن چراگاہوں مین جاندارون کو چروانے سے جو خراب یا غلیظ ہون یا جہاں
کے گھانس پات وغیرہ مین مضر سمی حیوانی وغیرہ مادّے یا مردہ جاندارون کے باقی رہے ہوئے
اجسام یا اُن کا کوئی حصہ جو خصوصاً خون کے مسموم ہونے پر مہلک امراض کے نازل ہونے سے مردہ
ہوئے ہون اور غلیظ مکان یا جگہون کے مقیم جاندار اور وہ جاندار جنکو جاے قیام یا اصطبل کے نہونے
سے دن کی گرمی اور راتون کی سردی مین رہنا ہوتا ہو اکثر اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین سالوتری
ولیم ولیمس صاحب کی حسب تحریر کہ حیوانی نظام جسم پر مذکورۃ الصدر بیان شدہ اسباب وقوع
مرض انتھراکس کے اثر سے اولاً خون مین بعض خفیف تبدلات اور بالآخر اسکی ساخت یا اجزاے
مرکب مین خراب قسم کے تغیرات پیدا ہوکر باعث اُسکی مردنی اور سٹرن کے ہوتے ہین - اس مرض کا سم
مریض جاندارون سے بذریعہ ہوا کے دوسرے صحیح جاندارون مین موثر نہین ہوسکتا لیکن اگر ایک
نہایت کم مقدار مین مسموم خون پانی یا غذا کے ہمراہ جاندرون کے کھانے مین آوے تو اُن مین موجب
وقوع اس مرض مہلک کے ہوتا ہے - یہہ امر بڑے بڑے محققون کے متواتر تجربہ سے بارہا ثابت کیا گیا
ہے کہ اگر اس مرض سے مریض جاندارون کا تھوڑا تازہ خون لیکر دوسرے صحیح جاندار کے جسم یا
خون مین بمعرفت جلد مانند سیتلا کے ٹیکے کے داخل کرین تو یہہ جاندار اس مرض مخصوص مین مبتلا ہوکر
بیس سے تیس گھنٹون کے قلیل عرصہ مین مرجاتا ہے **اللھم احفظنا** - ہم یہان بڑے
افسوس سے ظاہر کرتے ہین کہ اس مرض منحوس کے متعدی ہونیکی تحقیقات نکے تجربات مین کئی بیش
قیمت جانین معتبر ومعزز حکما کے بوجہ اس مرض کے مریض جاندارون کے سم کے بذریعہ جلد
اور براہ تنفس داخل خون جسم ہونے سے یہہ مرض خاص اُن مین نمود ہوکر فوت ہوئے -
اس سم کا خون مین مخفی رہنے کا زمانہ دو گھنٹون سے کبھی زیادہ نہین ہوتا اس مرض کے

کئی اقسام ہین جنکو طوالت بیان کی وجہ ہم یہان تحریر نہین کرسکتے شاید ان کل امراض کے سم کے خون مین مخفی
رہنے کا زمانہ اس مرض خاص کے زمانہ سے مختلف یا طویل ہو جس کا کوئی قابل تسکین تجربہ آجتک نہین ہوا۔
اس مرض مہلک کا نمود یا حملہ اچانک ہوتا ہے جو جانور کہ تہوڑے عرصہ کے پیشتر اچھا و تندرست نظر آتا تھا وہ
اب یعنے بعد ایک یا دو گھنٹون کے سست اور اکثرا ہوا نظر آتا ہے حرکت سے تکلیف عیان ہوتی ہے بعد
چند منٹ کے وقفہ کے جسم کے اکثر جگہون کے پوست مین ایک سوجن پیدا ہوتی ہے اور یہہ سوجن خصوصًا
کمر اور پچھلے و اگلے پاؤن مین سوائے اسکے حلق زبان اور بعض وقت سینہ یا شکم اور دماغ مین بھی نمود ہوتی
ہے اور بوقت امتحان یہہ سوجھی ہوئی جلد بخارات سے پر شدہ معلوم ہوتی ہے اور ایک دفی صدمہ یا انگلی
کی معمولی دباؤ سے شق ہو جایا کرتی ہے اور یہہ سوجن مریض جاندار کے خون کے سڑ جانے سے بخارات پیدا ہوکر
زیر جلد مجموع ہونے پر نمود ہوتی ہے جب اگر خصوصًا حلق اور شش متاثر ہوتے ہین تو سخت دقت تنفس اور
دماغ متاثر ہو تو بیہوشی اور اگر طحال یا شکم کے کوئی دوسرے آلات متاثر ہوئے تو علامات بیہوشی شکم مثلًا درد وغیرہ پیدا
ہوتے ہین جب کبھی پاؤن متاثر ہوں تو حیوانات بہت جلد حرکت سے معزول ہو جاتے ہین اور بغیر کسی قسم کی حرکت
کرنے بالکل ایک ہی جاے استادہ رہا کرتے ہین مابعد عمومًا تنفس مین عوقت اور بیرونی سطح جسم
کی سوجن بسرعت ترقی کرنے پر مریض جاندار اکثر دو سے نو گھنٹون مین فوت ہو جاتے ہین اس مرض کے
کل مختلف اقسام سے مرے ہوئے جاندارون کو چیر کر دیکھا جاوے تو عمومًا اکثر جاے اور آلات جسم
خون اور آب یا رطوبت خون سے پر اور خصوصًا متاثر جاے یا آلات جسم
مین بڑے بڑے سیاہ رنگ کے خونی لختے پائے جاتے
ہین اور اس مرض سے مردہ جاندارون کے اجسام مین مابعد موت نہایت سخت و بے برداشت بو بوجہ
خون جسم کے سڑ جانے کے پیدا ہو جاتی ہے اور سینگ دار جاندارون مین یہہ مرض بغیر کسی بیرونی
علامت کے صرف بصورت بخار شروع ہوکر ان کے اندرونی آلات مین خصوصًا ان کے طحال مین بکثرت

تمام اجتماع خون اور سٹرن پیدا ہو کر بزودی تمام انپر موت نازل ہو جاتی ہے ۔ مینڈھیون کے اس مرض کو براکزی اور مرغانِ خانگی مین فول کالیرا یعنے مرغانِ خانگی کا ہیضہ وبائیہ کہتے ہین جو خاص علامات مین نمود ہوتا ہے ان جاندارون مین اس سم کا جسم مین مخفی رہنے کا زمانہ تاحال معلوم نہین ہوا ۔

مرض انتھراکس انسان مین بھی ایک خاص حیوانی مرض ہے جو بوجہ جذب ہونے سم مرض انتھراکس کے بمعرفت پوست یا جلد جسم کے خصوصاً اُن سب انسانون مین نمود ہوتا ہے جو اس مرض سے مریض جاندارون کی خدمت و یا اُن کے مردہ اجسام سے ملحق امورات یا خدمات کو ادا کرتے ہون مثلاً قصاب اور وہ اشخاص جو مردہ جاندارون کے بال و پوست کو نکالتے ہون یا دباغت دیتے ہون بھی سم ان اشخاص کے ہاتھ ساعد اور بازو کے پوست یا اُن سب جگھون کے پوست جسم کے وزریعہ سے جنکو لباس وغیرہ سے محفوظ یا پوشیدہ نہ رکھتے ہون داخل خون جسم ہو کر موجب نمود اس مرض مہلک کا ہوتا ہے بحسب تحریر ڈاکٹر بڈ صاحب کے کہ اس مرض کا سم مریض مردہ جاندارون کے پوست و خون وغیرہ حیوانی اشیا کے خشک حالت مین بھی ایک مدت مدید تک بغیر معزول ہو سمیت ہونے کے قایم رہ سکتا ہے بھی انتھراکس انسان مین بطور اندرونی اور بیرونی حملہ دو طور پیر ہوتا ہے ۔

بیرونی انتھراکس انسان مین اسکو ملگنینٹ پسچول یعنے مہلک بثور یا آبلہ کہتے ہین بھی بذریعہ جلد جسم یعنے اگر ایک ادنی خراش ہاتھ و پاون وغیرہ پر ہو یا اس مرض سے مردہ جاندارون کے خشک چمڑے سے رگڑ کے عاید ہونے سے و یا کسی اور سبب سے جسم کے کسی جگھہ مین خراش یا رگڑ سے پوست بیرونی کے ورشدہ حالت مین اس مرض کا سم یا اُس سے مردہ جاندارون کے جسمی رینشات خصوصاً خون کے ایسی رگڑ یا خراش مین جذب ہو جانے پر یا کسی اور نامعلوم صورت سے بالکل بمقدار قلیل بھی سم مہلک جذب جسم ہو جاوے تو جاے متاثرہ مین ایک پسو کی گزندگی سی سرخی

نمود ہو کر بالعد ایک پھوڑ پر از ریم پیدا ہوتا ہے اور معاً اس میں جلن اور سڑن پیدا ہو کر اپنی جائے نمود سے ہمسایہ یا اطراف کی بافتوں میں بسرعت تمام پھیلتا ہے اور یہہ متاثر جائے سیاہ اور سخت ہو جاتی ہے اس میں سڑن پیدا ہوتی ہے اور تمام جسم کے مختلف حصے کے غدودین خصوصاً متاثر جگہہ کے اطراف کی غدودوں میں سوج اور پھولجاتے ہیں انسان کے خون میں ان غلیظ ذرات کی کثرت کی وجہ اُس کے تنفس میں سخت بدبو پیدا ہوتی ہے آخر الامر شدید بخار کے ساتھ خون کے مسموم مہلک مرض کے مانند علامات پیدا ہو کر بیچارے مریض پر اسکی غیر متحمل تکلیفات کے دور کرنے کے لئے موت نازل ہوتی ہے اس مرض کے مریض انسان کے خون سے کسی جانور کو سیلا کے مطابق ٹیکا لگایا جاوے تو اُس میں اس مرض کا نمود اور ہلاکت ہوتی ہے۔

ایک راوی ٹروسیو نامی اس مرض مہلک سے انسانوں کے تلف ہونے کے اندازہ کرنے کے لئے ذیل کی نظیر پیش کرتا ہے کہ دو گھوڑوں کے بال تجارت کے لئے تیار کرنے کے دو چھوٹے کارخانوں میں کہ جن میں صرف چھ یا آٹھ مزدور کام کرتے تھے اور جہاں پر دس سال کے عرصہ میں بنتیس مزدور اس مرض خاص یعنے مہلک پھوڑے کے نمود کے باعث مریض ہو کر فوت ہوئے۔

اندرونی انتھراکس انسان میں یہہ مرض انسان کے اندرونی آلات میں اُس وقت نمود ہوتا ہے کہ جب مرض انتھراکس سے مردہ جانداروں کے خون وگوشت وغیرہ کے خشک ہونے پر اُن کے مہین ذرے بذریعہ ہوا شُشش میں داخل ہوں یا اُس مرض سے مریض جاندار کا گوشت یا خون وغیرہ کے اکل سے یہہ سم معدہ اور انتڑیوں میں داخل ہو کر انکو متاثر کرتا ہے۔ اس مرض سے شُشش متاثر ہونے پر جو مرض کہ پیدا ہوتا ہے گو دراصل وہ مرض انتھراکس ہی ہے لیکن اسکو واجاسارٹر نڈز یعنے بال تیار کرنے والوں کا مرض کہتے ہیں اس میں شُشش اور اس کے ہمسایہ بافتوں میں سخت سوجن اور کثرت جریان خون پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی اکثر دماغ

و شکم کے آلات جیسے معدہ و انتین وغیرہ متاثر ہونے کا سبیل پیدا ہوتا ہے اور بڑے بڑے درد و تکلیفات
مین مریض مبتلا ہو کر دو سے چھہ دن کے عرصہ مین اُس کے غیر متحمل تکلیفات سے اسکو سبکدوش کرنے کے لئے
موت بترحم نازل ہو کر بیچارے مریض کو رہا کرتی ہے ۔
جب یہہ سم معدہ و انتون کو متاثر کرکے ان آلات مین اور ان کے ہمسایہ دوسرے آلات
اور بافتون مین سخت سوجن اور جریان خون پیدا کرکے بزودی تمام موت نازل ہو کر مریض کو اس کے
غیر شفا و لا متحمل تکلیفات سے آزاد کرتی ہے ۔
دوم مرض گلانڈرز اور فارسی یہہ جانداروں کا ایک زبردست شدید و مہلک مرض متعدی
اور وبائی ہے یہہ مرض خون یا حیوانی نظام جسم مین ایک مخصوص سم کے داخل یا اس مین پیدا ہونے
کے باعث نمود ہوتا ہے اس سم سے اولاً جانداروں کے تمام جسم کے خون مین ایک زندہ جہین
خوردبین سے نظر آنے والے اجسام جنکو زبان لیاٹن مین بیاسیلس میالیس کہتے ہین بکثرت تمام پائے
جاتے ہین ۔ یہہ مرض اکثر بدغذا ۔ معمر حالت حیوان ۔ کثرت محنت ۔ بدتر کیبی و یابیے واشتی وغیرہ کے
باعث حیوان مفروضہ کے خون مین سمی مادون کے پیدا ہونے کی جہت سے نمود ہوتا ہے ۔ یہہ مرض خصوصاً
گھوڑون و گدھون اور عموماً اکثر جاندارون مین پیدا ہوتا ہے ۔ اگر ایک گلانڈرز سے مریض گھوڑے
کی ناک کی ریزش لیکر دوسرے گھوڑون کے جسم مین داخل کرین تو کسی مین یہی مرض گلانڈرز
اور کسی مین مرض فارسی پیدا ہوتا ہے باین لحاظ گو یہہ دونون مرض مختلف ہین مگر ان دونون کا باعث
مرض سمی مادہ واحد یا ایک ہی ہے اس مرض سے مریض جاندارون کا بلغم و ریم وغیرہ ریزشات جن مین
اس مرض کا سم ہوتا ہے اگر دوسرے صحیح جاندار کے جسم مین براہ معدہ خالص یا بہمراہ غذا یا اس کو بطور
ٹیکا بذریعہ پوست کے داخل جسم کرین تو یہہ سم تمام جسم کے خون مین پھیل کر باعث مرض ہوتا ہے
پروفیسر کول میان صاحب بیان کرتے ہین کہ مین ایک تندرست گدھے کا شریانی خون یہان تک نکالا کہ وہ

نہایت سست وناتوان یا بیدم ہوگیا اور بعدازان مرض گلانڈرز سے ایک مریض گھوڑے کی گردن
کے شریان کا خون۔ گدھے کے گلے کے وریدمین داخل کیا تو اس ٹیکا سے گدھے مین بڑی سرعت
اور نہایت شدت سے مرض گلانڈرز نمودار ہوا اور اسی مریض گدھے کے ریزشات سے دوسرے
جاندارون مین ٹیکا لگانے سے کسی مین یہ مرض فارسی اور کسی مین مرض گلانڈرز پیدا ہوا اس سے
صاف ظاہر ہے کہ یہ مرض صرف خون کے منتقل کرنے سے دوسرے جاندارون مین پیدا ہوجاتا ہے
اور مرض گلانڈرز سے ایک مریض انسان (جو اس مرض سے ایک مردہ گھوڑے کے چیرنے سے
اس مین اس مرض کا سم سرایت کرنے پر مبتلا ہوا تھا) کے بدن کی رطوبت یا خون سے دو گدھون
مین ٹیکا لگائے جانے پر وہ اس مرض مین مبتلا ہوکر فوت ہوگئے۔ ہمارے بیان کردہ کل امورات مذکورہ
حسب امتحان ڈاکٹر کیرارڈ ڈاکٹر ہیرنگ اور ڈاکٹر لبلانگ کے پایۂ ثبوت کو پہنچے۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب
کی طب حیوانات کے صفحہ ۱۷۲ مین اس مرض کے سم کا خون مین مخفی رہنے کے زمانہ کی کیفیت یون تحریر
ہے "اقسام کے باعث امراض مہلک حیوانات کے مانند مرض گلانڈرز کے سم کو بھی جسم یعنے خون مین
ایک مخفی رہنے کا زمانہ یا عرصہ ہے (کہ جس عرصہ مین یہ سم خون مین ترقی کرتا ہے) جو عموماً بہت کم
یا تھوڑا ہوتا ہے۔ یہ زمانہ گدھے مین بعد اس کو ٹیکا لگائے جانے کے روز دوم یا سوم اس کے جبڑے
کے نیچے کے غدودمین سوجن وسرخی پیدا ہوتی ہے اور روز سوم سے ششم تک اس کی ناک سے
ریزش جاری ہوتی ہے اور بعض اوقات گھوڑے مین مرض کا مخفی زمانہ بعد اس سم کے خون مین داخل ہونے
پر ایک سے تین بلکہ چھ ہفتون یعنے پینتالیس دن تک ہوتا ہے سوائے اس کے ایک جانور مین اس کے
ٹیکا لگائے جانے پر بعد پورے ہوئے تین مہینون کے عرصے کے یہ مرض نمودار ہوا۔

شدید مرض گلانڈرز سخت لرزہ اور بخار سے شروع ہوتا ہے ناک سے ریزش بہتی ہے
ناک کے لعاب دار جھلی یا اس کے اندرونی پوست یا استر مین بڑے بڑے پھوڑے پیدا ہوتے ہین جن سے

بکثرت ریزش بہتی ہے جبڑے کے نیچے کی غدودین سوجھکر اُن مین سڑن پیدا ہوکر پھوڑے پیدا ہوتے ہین ناک کے نتھنون مین سخت سوجن پیدا ہوتے ہین ناک کا سوراخ بند یا چھوٹا ہوکر سخت وقت تنفس پیدا ہوتا ہے اور جبڑے کے نیچے غدودین سوجھکر اُنمین سڑن پیدا ہوتی ہے جسکے سبب وہان بڑے بڑے غار پیدا ہوکر ایک قلیل عرصہ مین روح حیوان اپنے قالب خاکی سے کنارہ کش ہوجاتی ہے۔

مرض فارسی شدید حالات مین یہہ بھی مانند گلانڈرز کے لرزہ اور بخار سے شروع ہوتا ہے مابعد جاندارون کے پاؤن پر سخت سوجن پیدا ہوتی ہے جسسے جانور لنگ کرتا ہے اس کے چہرہ سے سخت تکلیف عیان ہوتی ہے رفتہ رفتہ یہہ سوجن کم ہوکر وہان کے غدودین اور دوسرے بافتون مین سڑن پیدا ہوکر بڑے بڑے پھوڑے پیدا ہوتے ہین جن سے بکثرت تمام ریزش بہتی رہتی ہے اور جانور مرجاتا ہے بعض وقت مرض فارسی مرض وجع مفاصل کے طور پر پیدا ہوتا ہے اور بعض وقت سوجن گردن پر نمود ہوکر معًا موقوف ہوجاتی ہے اور پھر جسم کے دوسری جگہون مثلًا سینہ شکم وغیرہ مین نمود ہوتی ہے اور یہی حالت بعض اوقات بغیر تبدیل ہونے کے مہینون جاری رہکر بالآخر اس مرض کے مذکور خاص علامات نمایان ہوتے ہین۔

انسان مین گلانڈرز اور فارسی یہہ مرض خصوصًا حیوانات کا ہے جو انسان مین اقسام کے وجوہات پر منتقل ہوجاتا ہے مرض گلانڈرز مین سخت بخار پیدا ہوتا ہے اور جسم کے اکثر مقامات خصوصًا چہرہ اور مفصلون کے اطراف کی غدودین سوجھتی ہین ناک کے اندرونی پوست یا لعاب دار جھلی مین جلن پیدا ہوکر سڑن پیدا ہوتی ہے خون آمیز ریزش کثرت سے بہتی ہے جبڑے کے زیریں اور گردن کے غدود سوجھہ جاکر اُن مین خراب قسم کی سڑن پیدا ہوتی ہے مرض فارسی مین انسان کے تمام جسم کے عروق جاذبہ اور غدودین سوجھکر اُن مین سخت درد پیدا ہوتا ہے اور اس مرض مین اندرونی جسم کے آلات بھی متاثر ہوتے ہین اور شدید بخار پیدا ہوتا ہے بشدید حالات مین مرض گلانڈرز اور فارسی

دونون امراض ہمیشہ مہلک اور زود فنا ہوتے ہین اور کہنہ حالات مین کسی قدر امید مریض کے بچنے کی ہوتی ہے۔

سوم مرض سپٹی سیمیہ یعنے جسم حیوان کے خون کی عام سمومیت جو خصوصاً گھوڑے اور سینگ دار جاندارون مین اور عموماً سب قسم کے جاندارون مین پیدا ہوتا ہے یہہ ایک سخت مہلک متعدی اور زود فنا مرض ہے اس مرض سے متاثرہ حیوانات کے خون مین زندہ مہین اجسام بکثرت پیدا ہوتے ہین اس سم کے مخفی رہنے کا زمانہ نہایت قلیل ہوتا ہے اکثر مادہ جاندارون مین بعد وضع حمل ایک مخصوص مہلک سم کے داخل جسم ہونے پر یہہ مرض پیدا ہوتا ہے اس مرض کا سم کسی سبب سے جسم انسان مین داخل ہونے پر بجنسہ یہی مرض کے نمود کا باعث ہوتا ہے۔

چہارم ایکٹری مہ کنٹی جی اوزا یعنے کھر اور منہ کا مرض۔ یہہ مرض عموماً کھر دار جاندارون مین اور مرغان خانگی مین پیدا ہوتا ہے یہہ ایک سخت متعدی وبائی بخار دار مہلک اور نہایت عام وقوع مرض ہے مریض جاندارون کے خون مین سم موجود رہتا ہے خون مین اس کے مخفی رہنے کا زمانہ ایک سے تین بلکہ چار دن تک اور اکثر چھتیس گھنٹے ہوتا ہے مریض جاندارون کے دودھ پینے سے ہمیشہ منہ حلق معدہ و رودون مین چھالے پیدا ہوتے ہین اس مرض کا سم بہراہ خون یا گوشت داخل جسم ہوکر منہ معدہ و انتون مین چھالے وغیرہ پیدا کرتا ہے۔

پنجم مرض ملک بکنس یہہ عموماً سب جاندارون مین اور خصوصاً پرندہ جاندارون مین پیدا ہوتا ہے یہہ مرض خون مین کثرت سے مہین اجسام زندہ کے پیدا ہونے پر نمود ہوتا ہے۔ مریض جاندارون کے خون مین مہین زندہ اجسام بکثرت پائے جاتے ہین اس مرض کے سم کا خون مین مخفی رہنے کا زمانہ غالباً دو تین دن سے کم نہین ہوتا دودھ یا گوشت کے کھانے سے انسان مین یہہ مہلک مرض پیدا ہوتا ہے۔ یہہ ایک سخت متعدی مرض ہے۔

ششم کیاٹل پلیگ اسکو رنڈر پسٹ بھی کہتے ہیں یہہ مرض خصوصًا گائی بیل اور بچھڑون مین اور عمومًا سب چرند جانداروں مین پیدا ہوتا ہے - یہہ بدرجہ غایت متعدی ہے - اور مہلک وبائی زود فنا- عام وقوع - اور بخاردار مرض ہے - اس مرض مین مہین زندہ خوردبین سے نظر آنے والے اجسام بکثرت تمام خون مین پاسے جاتے ہین اور اس مرض کے سم کا خون مین مخفی رہنے کا زمانہ عمومًا دو سے تین دن اور بعض اوقات اکیس دن تک ہوتا ہے اس مرض کا سم انسان مین منتقل ہونے پر ایک مرض خاص مین نمود ہوتا ہے -

ہفتم پلور و نیومونیہ - یہہ مرض اکثر سینگ دار جانورون مین پاسے جاتا ہے یہہ ایک عام مرض وبائی اور دیر درست شکایت ہے جس مین شش متاثر ہوتا ہے اس مرض کا سم خون مین مخفی رہنے کا زمانہ دس دن سے تین یا اس سے زیادہ یا کئے مہینے ہوتا ہے اور یہہ ایک انسان مین منتقل ہونے والا مرض ہے ممکن ہے کہ جانداروں کے خون مین ہمارے مذکورۃ الصدر بیان شدہ مہلک سمیات امراض کے مخفی رہنے کے زمانے مین ان کا گلا گھونٹ کر یا طریقہ اسٹننگ وغیرہ انسانی خوراک کے لئے اُن کے مردہ کرنے سے معمولًا رواج پر اُن کے جسم کا مسموم خون انکو ذبح یا جسم کے سب اعضائی خون کے خارج از جسم نہ کرنے کے وجہ خارج از جسم حیوانات نہو کر اِن کے گوشت مین اس مسموم خون کے بعد موت کے معمولی جذبیت کی وجہ اُس کے خورش پر انسان مین غالب ہے کہ مذکورۃ الصدر جاندارون کے امراض مہلکہ کا وقوع اور باعث ہلاکت ہو -

سبب دہم صورت دہم عام امراض کے سمیات کا خون مین پیدا ہونے کی وجہ اُس کا غیر قابل غذا برائے انسان ہونا

حیوانات کے مرض کی حالت کی نا سمجھی اور حیوانی غذا کی تجارت پیشہ شخصوں کی خود غرضی خصوصاً غیر مذبوح
خوار انسانوں میں ہر قسم امراض کے لئے ایک بڑی بھاری تاثیر ہے جس سے ہزاروں قیمتی جانیں تلف ہو
اور آئندہ ہونیکا احتمال ہوتا ہے ۔ سارے کل مذکور بیان کنندہ امراض کے علاوہ عموماً جسم حیوانات کے
سمیّت ہوجانے اور طبعی عام امراض مثلاً بعض بخارات اور امراض آلات اور خصوصاً ان کی ذات خون اور
ظروف خون کے متعدد امراض مثلاً کلیہ یعنی خون میں مرض پیدا ہونا مرض ردو وانشملی پیپیہ و سوزش
آورد وادر شریان وغیرہ جن کے تفصیلاً بیان کو طوالت کے خوف سے ہم یہاں تحریر نہیں کرسکتے ایسے
ہیں کہ جن سے مریض ہونے پر جانداروں کے خون میں اقسام کی باعث اخراج و سخت بعض مادے مدام پائے
جاتے ہیں اگر جانداروں کو ان امراض سے مبتلا حالت میں بھی بطریقہ اسلام ذبح کردیا جاوے تو خون
جسم کے خارج ہوجانے سے اُن کے کل ناموافق غذائی عنصری آلات سے خصوصاً گوشت کا لا مضر ہوجانا
ممکن ہے عموماً کیا انگریزی کیا یونانی غرض جملہ اطبا انسان و حیوانات کے قریب قریب کل امراض کا
وجود خون کے مسموم ہوجانے پر ہی اطلاق کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مرحوم ملت کے اطبا نے
اکثر امراض کے علاج میں فصد یعنی مسموم مریض کے موجودہ مسموم خون کو کسی قدر یا بعض اوقات زیادہ
یا ان باعث اخراج امراض مادوں کو بذریعہ خون خارج از جسم کردینے کو اکثر امراض کے شفا کے
لئے تجویز مفید بکثرت تجویز کررکھے ہیں ۔

سبب سوم جانداروں کے خون میں اصالتاً اقسام کے کیڑے اور ان کے تخموں کی مدام موجودگی کے احتمال پر اس کا غیر لائق غذا ہونا ۔

سالوتری ولیم ولیمس کی طب حیوانات کے صفحہ ۲۷۷ سے صاف خیال ہے کہ انساد کے کیڑے جو حیوانات
کے معدہ و انتوں سے گردش خون یا خون میں داخل ہوتے ہیں اور بعض کیڑے انتڑیوں کو چھید کر جسم
کے خون میں داخل ہوتے ہیں اور بعض جسم کے خون میں اپنا پورہ ڈیل ڈول حاصل کرکے آخر کار
میں بود و باش اختیار کرتے ہیں۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ جگہ دو جانور
کے دل اور شریانوں میں کیڑوں کی موجودگی بذات خود دیکھنے کا موقع حاصل ہوا۔ ہم یہاں سالوتری
ولیم ولیمس صاحب کے طب حیوانات کے باب ۳۷ سے بعض کیڑوں کا بیان جو انسان کی خوراک حیوانات
کے خون وغیرہ میں پائے جاتے ہیں ہمارے ناظرین کے واقفیت کے لئے اس غرض سے ذیل میں
تحریر کرتے ہیں کہ خون کے استعمال کرنے یا غیر مذبوح جانداروں کے گوشت کے کھانے کے رواج سے
انسان میں تکلیفات و امراض کے واقع ہونے کا اندازہ بخوبی کر سکیں۔

اول اسٹرانگیلس فلاریہ قسم کے کیڑے یہ کیڑے یا ان کے تخم ہمراہ غذا جانداروں کے معدہ
میں داخل ہوتے ہیں اور معدے میں ہاضمہ کے تغیرات سے غیر متاثر ہونے کی وجہ وہ محفوظ رہکر وہاں سے
انتوں میں داخل ہوتے ہیں اور انتوں سے کیل یا کیموس یعنی غذائی اصلی ماہیت کے ہمراہ وہاں کی
عروق جاذبہ کی معرفت خون میں داخل ہوتے ہیں اور اب خون میں اپنا پورا ڈیل وڈول حاصل کرکے
یا تو اس میں ہی قیام کرتے ہیں و یا بعض اوقات بذریعہ خون کے گردش کے پھیپھڑوں میں داخل ہوتے ہیں
یہ کیڑے خصوصاً بھیڑ و بکریوں میں پائے جاتے ہیں۔ جب ان کیڑوں کا دخول معدے میں ہو کر
بدہضمی اور خونی لوتھڑے آمیز دست جاری ہوتے ہیں اور جب شش کی بافت یا اس کے ہوائی
نلیوں میں داخل ہوتے ہیں تو سخت تکلیفات میں مبتلا ہو کر حیوانات فوت ہو جایا کرتے ہیں ان کیڑوں
کے اس مرض کو اصطلاح طب حیوانات میں ہُوز یعنی کیڑوں کا مرض شش کہتے ہیں۔

دوم کنڈو دائے کہ جب ان کیڑوں کے انڈے متاثر حیوانات کے انتوں سے گردش خون میں

قیام کرتے ہیں جن کے قیام سے جگر کی ایک مہلک شکایت پیدا ہوتی ہے۔

پنجم اسٹرانگیلس گگلیں قسم کے کیڑے یہ کیڑے چارپائے گھوڑون وغیرہ میں اُن کے گردے۔ مثانہ اور آنتون کی ملفوفہ جھلی کے اندر بذریعہ خون کے داخل ہو کر اقسام کے تکلیفات کے باعث ہوتے ہین۔

ششم فلاریہ پاپی لوزہ قسم کے کیڑے بیل و گھوڑون وغیرہ کی آنکھ کے اندرونی حصہ مین آنتون اور شش کی ملفوفہ جھلیون مین اور شکم کی جھلیون اور دماغ کی جھلیون مین بذریعہ خون وہان داخل ہونے سے پائے جاتے ہین اِن کیڑون کے آلات مذکورہ کے جھلیون مین بموجب اقسام کی تکلیفات پیدا ہوتی ہین۔

ہفتم اسٹرانگیلس آرمیٹس قسم کے کیڑے خصوصاً گھوڑون مین اُنکی آنتون بلبہ اور فوطون مین بذریعہ خون یا گردش خون کے وہان داخل ہونے پر پائے جاتے ہین اور اکثر اِن کیڑون کے تخم بمعرفت پانی کے معدے و آنتون مین اور یہان سے خون یا ظروف خون مین ہوتے ہین اور یہ اکثر شریانون مین خلوپیدا کر کے وہان پر جفت کرنے کے لایق آغا ہو کر آنتون مین پھر واپس جاتے ہین اِن کیڑون سے بھی اکثر درد و تکلیفات پیدا ہوتے ہین۔

ہشتم اسٹرانگیلس سنگامس قسم کے کیڑے یہ مرغان خانگی کے پھیپھڑہ کے ہوائی نالیون مین اور سرخرہ مین بمعرفت غذا خون مین اور خون سے اِن آلون مین داخل ہوتے ہین۔ اِن سے بھی کم و زیادہ تکلیف ہو کر جاندار اکثر مرجاتے ہین۔

نہم ڈسٹومہ لیانسی اولیٹم قسم کے کیڑے یہ مینڈھیون بکریون وغیرہ چارپایون مین اُن کے پیتے یا پتے کے نالیون مین پائے جاتے ہین۔ اس قسم کے کیڑون کے بعض اقسام جاندارون کے دل اور ظروف خون یا خون مین قیام کرتے ہین۔

دہم سسٹی سیرس بوس قسم کے کیڑے ۔ سینگ دار چارپایون کے گوشت مین بذریعہ
معدہ آنتین اور خون کے داخل ہوتے ہین ۔
یازدہم سیفورس سری بریلیس قسم کے کیڑے ۔ چرند جانورون کے وات دماغ مین
بذریعہ معدہ وآنتین اور خون کے وہان داخل ہوکر مقیم ہوجاتے ہین ۔
دوازدہم عیکینوکاکس ویٹیرمورم قسم کے کیڑے جاندارون کے
جگرودل ششش اور ہڈیون مین بذریعہ معدہ آنتین و خون کے داخل ہوتے ہین ۔
سیزدہم سسٹی سرکس ٹینیوکالس قسم کے کیڑے مینڈہیون کے
جگر اور اُن کے صفراوی نالیون کے دیوارون مین ششش دل اور آنتون کی ملفوفہ جھلیون مین
سینہ اور شکم کے درمیانی پردون مین بذریعہ معدہ آنتین وخون کے داخل ہوتے ہین ۔
چہاردہم ٹینیہ انفنڈی بولی فارمس ۔ پانزدہم ٹینیہ پراگلوٹینیہ ۔
شانزدہم ٹینیہ کراسولا ۔ ہفدہم ٹینیہ مالیس ۔ ہشدہم ٹینیہ لیالنسی
اولیٹہ ۔ نوزدہم ٹینیہ سفنگرا ۔ بستم ٹینیہ سیونوزہ ۔ بست ویکم ٹینیہ
فیاسی ایبٹیٹہ ۔ یہ سب قسم کے کیڑے عام مرغان خانگی عام مرغان آبی کبوتر اور دوسرے
خانگی پرندون کے خون وغیرہ مین پائے جاتے ہین ۔ ان سب کیڑون کے نمود پر سبوق الذکر
جاندارون مین اکثر ہلکے یا سخت و مہلک امراض نمود ہوتے ہین ۔ اب ہمارے مذکورالصدر کیڑون
کے بیان سے ہم پر صاف منکشف ہوتا ہے کہ خون کے اصالتاً یا غیر مذبوح جاندار کے گوشت مین
خون کی بعد موت کی معمولی جذبیت پر اس کے غذاء خورش کے رواج پر انسان مین مذکورۃ الصدر بیان
کنندہ کیڑون کے تخم معدہ وآنتون سے خون مین داخل ہوکر وہان کے قیام سے اپنے ڈیل
ڈول مین ترقی پاکر اقسام کے تکلیفات و امراض کے باعث ہوسکتے ہین یا یہ کیڑے دیا اُن

کے انڈے آنتون سے داخل خون جسم انسان ہوکر وہان اپنی اصلی ہیئت یا بالکل دیگر آغاز پاکر فضائ
کے تکلیفات کے باعث بھی ہو سکتے ہین یا داخل خون جسم ہوکر کسی مخصوص مرض کی صورت مین
نمود ہوتے ہون۔ ان کیڑون کا بوقت پکوائے جانے گوشت کے گرمی سے مرکر لامعدوم ہونے
مین بڑا احتمال یا اکثر غیر ممکن ہے۔ اس امر مین دیکھو ڈاکٹر فٹ صاحب کی ذاتی رائے لحم خنزیر کے
نقص چہارم بیان کرم خنزیر کے اخیر حصّہ مین۔

سبب چہارم جاندارون کے بعض مخصوص سمی اشیاء کے خوراک کی عادت پر خون کا مسموم ہوکر غیر قابل غذا برائے انسان ہونا۔

ڈاکٹر لائین صاحب اپنی کتاب مڈیکل جورس پروڈنس مطبوعہ ۱۸۹۰ء عیسوی کے صفحہ ۷۲ مین
یون تحریر کرتے ہین کہ چند حیوانات سمیات کے اثر سے محفوظ رہتے ہین جو سمیات کہ انسان مین
بشدت تمام یا نہایت بد اثر پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہین۔ کبوتر اکثر افیون کی سمیت سے مسموم
نہین ہوتے اسیطرح ملک کنیڈا کے تیترون مین بر بیری کے خورش پر جو ایک قسم کا سم داخل
ہے کوئی نقصان نہین پایا جاتا۔ خرگوش بلاڈونا اور راڈون ڈران کرانی سیاسی حم سمی
حامل نباتات کے خورش پر انکی سمیت سے موثر نہین ہوتے اور ٹوکن پرند پر کچلہ سا سخت ہلاکت
زہر کی سمیت بالکل موثر نہین ہوتی اسیطرح بکریون مین عموماً اقسام کے سمی یا مضر نباتات مثلاً
مدار۔ دھتورہ۔ افیون۔ سینڈ۔ سورنجان۔ تنباکو وغیرہ وغیرہ کی خورش پر کوئی سمی
علامات پائے نہین جاتے اس قسم کے زہری نباتات کو کھائے ہوئے جاندارون کا مسموم خون

یا ضمانتاً ویا مردہ یا اُن کے غیر مذبوح حالت مین ہمراہ گوشت انسان کے کھانے مین آوے تو وہ اِن سمیات کی پوشیدہ سمیت کی وجہ مسموم ہوکر بڑے بڑے تکلیفات اُٹھاتا ہے و بعض اوقات ہلاک بھی ہوجاتا ہے بعض سمی حشرات الارض جنکی پیدایش خصوصاً گھانس و پات وغیرہ نباتات مین ہوتی ہے اور اکثر بھی ہمراہ گھانس و پات چرند جانداروںکے کھانے مین آتے رہتے ہین کی عادت ہوجانے پر اکثر اُن مین کوئی مضرت عیاں نہین ہوتی و لیکن ایسی سمیت جانداروں کے خون مین چندے یا بدیر باقی رہتی ہے اِن حالات مین جانداروں کا خون اصالتاً یا اُن کے بعد موت ویا اُن کے غیر مذبوح حالت مین اس خون کے گوشت مین جذب ہوجانے پر اسکی خورش سے اقسام کی تکلیفات کا سخت احتمال رہتا ہے اسیطرح اکثر پرند اور مرغان خانگی سانپ . بچھو . مکڑی . مکھیان و زنبور وغیرہ قسم کے زہریلے کیڑے او اقسام کے زہری پتنگے بغیر کسی نقصان کے مضم کرجاتے ہین جن کے دودہ یا غیر مذبوح گوشت انسان کے خورش پر مضر کر تکلیفات ہوسکتے ہین - اکثر حشرات الارض سے خصوصاً دیمک مین سمیت کا احتمال رہتا ہے کیونکہ یہ ایک ایسا بلانوش کیڑا ہے جو سب زہری نباتات سوائے اس کے مردہ حیوانات اور انسان کے مردہ اجسام کو بعد دفن اُن کی حالت سڑن مین جبکہ اُن مین اقسام کے مضر سمیات پیدا ہوتے ہین کھاکر باقی رہتا ہے اور غالباً اُن سب پرندوں مین بھی سمیت کا احتمال ہوسکتا ہے جو دیمک کو کھایا کرتے ہین - عموماً پرندوں کے خون مین چونہ اُن کے کنکر و پتھر کی خورش کی عادت کی وجہ مدام بکثرت پایا جاتا ہے جو چونہ اُن کے انڈوں کے اندرونی اصلیت کو بیرونی سردی اور ہوا نیز گرمی او بیرونی صدمات سے محفوظ رکھنے کے لئے بطور ایک پوست یا پوشش بیرونی جیسے چھلکوں کے مرتب کرنے مین کام آتا ہے تو یہہ چونہ پرندوں کے معمولاً ذبح کرنے کے رواج سے ہمراہ خون خارج از جسم ہوکر اُن کے گوشت کو اپنے لازمی کثافت سے پاک کرتا ہے سرخی (سوائے بعض زندہ کیڑوں اور اُن کے تخموں او بعض زندہ ہین خوردبین سے نظر آنے والے

اجسام کے جو خون میں بلا ہضم کے تغیرات سے محفوظ رہکر اصالتاً داخل ہوتے ہیں) جسکو کہ خواہ انسان
وحیوان داخل معدہ کرتے ہیں تو اسکی اصلی ماہیت بذریعہ فعل ہاضمہ مرتب ہوکر بمعرفت آنتوں کے خون
میں بتدریج داخل ہوتی جاتی ہے اور جب یہہ ماہیت لایق جسم ہو تو تب جسمی عضو وآلات کی بنا و توڑن
کے مرتب کرے میں حسب ضرورت مستعمل ہوتی جاتی ہے اور جب کبھی یہہ لایق جسم نہو تو خون اس ماہیت
کی سمیت سے سبکدوش ہونے کے لئے ششش گردے و پوست جسم وغیرہ میں جس طرح یہہ سمیت
اُس میں آنتوں سے بہ مرور داخل ہوتی جاتی ہے اُسی طرح بتدریج یا بار بار اس سمیت کے وغیرہ
کو پہنچا دیا کرتا ہے تو آلات مذکورہ اس سمیت خون کو براہ تنفس وپیشاب پسینہ کے رفتہ رفتہ خارج از
جسم کرتے ہوئے جسم کو اُن سمیات کے لازمی صدمے سے محفوظ یا اسکو صحیح وسالم رکھنے
کے ساعی ہوتے ہیں۔ یہہ سمیت خون سے خارج ہونے کے لئے حسب مقدار سم کے کم یا زیادہ
عرصہ کی ضرورت یا اکثر کم از کم کئی گھنٹوں کی ضرورت لاحق ہوتی ہے بعض قسم کے سمیات داخل
خون ہوکر بخلاف خارج از خون ہونے کے اکثر اُس میں مجموع ہوتے ہیں اور بعض آہستہ آہستہ
کئی ایام میں خون یا جسم سے خارج ہوتے ہیں۔

غالب ہے کہ اُن سب حالات میں ایسے مسموم خون کے اصالتاً خورش یا مردہ یا غیر
مذبوح جانداروں کے گوشت کے اکل پر انسان میں باعث تکلیفات وہلاکت ہو تو ایسے خون
کے لازمی احتمالات کے دفع کی غرض پر جانداروں کے گوشت کو معرض بے سمیت کرنے کے
لئے بخلاف اُنکو رواجاً گلا گھونٹ کر یا سر پر صدمہ پہنچا کر مردہ کرتے اور اُن کے اجسام کا لازمی
مسموم خون کے جذب جسم کرنے کے ساعی ہونے کے گر انکو حسب رواج اہل اسلام ذبح اس غرض
پر کر دیا جاوے کہ اُن کا مدام لایق احتمال مسموم خون اُن کے جسم سے خارج ہوکر اُن کے اجسام
خصوصاً گوشت کو اس احتمالی سمیت سے سبکدوش کر کے انسان کے لئے غیر مضر غذا بنا دے تو

کیا یہہ عمل ہمارے معز زصحت پسند غیر مذبوح خوار اقوام کی صحت قایم و برقرار رکھنے کے لئے واجب القدر اور لایق رواج ہوگا فاعتبروا یا اولی الابصار بعض جانداروں کا خون خصوصًا مشکی ہرن اور خرگوش - کبوتر - مرغان خانگی - تیتر - لوہے اور بٹیر وغیرہ اگر اصالتًا یا بعد موت خون کے لازمی جذبیت پر ہمراہ گوشت انسان کے کھانے میں آویو بدرجۂ غایت حرارت پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات سخت باعث مضرت بھی ہوتا ہے عمومًا مشک کی بدرجۂ غایت حار خاصیت سے تو ہر کوئی واقف ہیں جو کہ نر آہو مشکی کے جسمی خون سے مانند دوسرے جسمی رطوبات کے بمعرفت اُس کے ناف اور فوطوں کے درمیان کے غددوون سے بصورتِ سیال ایک کیسہ میں مجموع رہتا ہے جسکو خشک کرنے پر مشک کہلاے جاتا ہے خرگوش کے خون کا نسبتًا اور حیوانات کے خون سے زیادہ تر حار ہونیکی وجہ یہی ہے کہ وہ دواءً خصوصًا امراضِ اطفال میں استعمال کیا جاتا ہے۔

عمومًا کل جانداروں کا خون نسبتًا اُن کے گوشت کے اپنی طبیعت میں زیادہ تر حار ہوتا ہے ور چلہ درندے اپنے شکار کردہ جانداروں کے خون کو بمقابلہ اُن کے گوشت وغیرہ کے اکثر بڑی رغبت سے کھایا کرتے ہیں جسکی مدام خورش کی عادت پر اُن میں یہی اس کی حار خاصیت کی وجہ خصوصًا بدرجہ غایت تیزی خود غرضی - لاتحلی - جنگی جوئی - شرارت وغیرہ بدرویی وغیرہ سے بدافعال پیدا ہوتے ہیں تو کیا اس خون کی غذاءً استعمال پر انسان میں نہایت نازیبا و بداخلاق افعال مذکورہ پیدا ہونے کا کامل اطمینان نہیں ہوسکتا - ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کی کتاب گیڈ تو ہلتہ کے صفحہ ۱۳۰ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپ میں خون کے غذاءً استعمال کا رواج عام طور پر جاری ہے - ایک مرکب غذا جس میں خنزیر اور بز کا خون بمعہ چربی جسکو زبان انگریزی میں بلاک پوڈنگ کہتے ہیں اکثر کھایا جاتا ہے اس موقع پر ڈاکٹر جارج بلاک صاحب فرماتے ہیں کہ ہمراہ خون ایک زاید مقدار میں نشاستہ دار و روغنی یا چربی دار اجزا اس میں پوری یا ضروری

غذائیت کے پیدا کرنے کے لئے شامل کرنا لازم آتا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خون کے اصلاً غذائی استعمال کے رواج پر اس کے پورہ پرورش دار ہونے کی خاصیت خاص کی وجہ انسان مین نقص پرورش کے جہت پر اقسام کے درد و تکلیفات پیدا ہون عموماً خون مین اقسام کے جسمی بناوٹون اور لعابات و ریشیات کے مرتب کرنے والے مختلف ذائقہ کے اجزا کے شامل رہنے سے اگر اسکو غذاءً استعمال کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہہ ایک بدمزہ و بغیر مرغوب و مکروہ الطبع شئی ہے سوا اس کے بو خون کی نسبتاً کوئی اور جسمی بناوٹون کے بدرجہ غایت بساندی جس کے سونگھنے سے طبیعت مین سخت غثیان پیدا ہوتا ہے اور یہہ بو اس کے پکولیے جانے پر بھی کم نہین ہوتی اور نہ ذائقہ اس کا درست ہو سکتا ہے۔ اگر بالفرض اس کو پکوا کر کھایا جاوے تو یہہ دیر ہضم ہونے کی جہت پر اکثر درد قولنج نفخ شکم وغیرہ پیدا کرتا ہے اور بعض وقت ہلکے دست جاری ہوتے ہین اور سخت حالات مین شکم مین بوجھ طبیعت مین پستی قی و دست درد سر تشنگی سینہ مین سوزش غثیان وغیرہ غرض جملہ قصور ہاضمہ کے علامات پیدا ہو جاتے ہین انسان مین قصور ہاضمہ سے بدنتائج کا واقع ہونا لحم خنزیر کے نقص پنجم مین مرقوم ہے۔

انڈین میڈیکل رکارڈ مورخہ ماہ می (پہلی) ۱۸۹۶ء کے صفحہ ۳۰۹ مین بعنوان جانداروں کا خون بطور غذا استعمال شدہ اسسٹنٹ سرجن جے کرشن داس صاحب یون تحریر کرتے ہین کہ چند ایام کے قبل ایک دیسی شخص بنام بھگنو جس کی عمر قریب پچاس سال کے ہوگی میرے دواخانہ مین آیا اس کے شکم مین درد اور شکم بدرجہ غایت پھولا ہوا تھا مین نے اس شخص سے اتنا سخت درد شکم ہونے کی وجہ دریافت کیا تو اس نے کہا کہ یہہ یک بیک پیدا ہوا آخرش اس کا سبب مجھکو معلوم ہوا کہ خون بز کو حسب ذیل پکوا کر اس شخص نے پچھلی رات کو کھایا تھا یعنے خون بز کو ایک پیالہ مین وقت

ذبح مجموع کیا اور بعد جم جانے کے اُسکو توے پر معہ روغن نمک و مصالح بہونکر ایک بڑی مقدار مین کھایا - ہمارے معزز انصاف و صحت پسند ناظرین کہا یہہ سب ہمارے بیش قیمت و لایق قدر مسبوق الذکر امورات خون سکے غذائے استعمال کو اُسکے مضر صحت ہونیکے تیقن پر حضرات انسان کو متروکی کے جانب رجوع یا اُسکو مجبور کرنے کیلئے کافی تصور نہین ہو سکتے - یہی وجہ ہے کہ اصول اسلام مین خون کو اُسکے جملہ بیان کنندہ مذکورۃ الصدر لازمی و احتمالی مسمومیت ہمارے لئے موجب تکلیفات و امراض و ہلاکت ہونیکے تیقن پر غذائے حرام ٹہرایا گیا اور اس لازمی اور احتمالی مسموم و فاسد خون سے حیوانات کے اجسام کو معزول بہ سمیت و ہمارے لئے غذائے لایق استعمال کرنیکی جہت پر اُنکو ذبح یعنے گلے کے دونوان جانب شریین اور آوردہ کو (جو دل یعنے خزانہ خون کے نہایت قریب ترین اور جن سے جسم کا قریب قریب کل خون بزودی تمام خارج از جسم ہو جاسکتا ہے) کاٹنا اس غرض پر مقرر کیا گیا ہے کہ اُنکے تمام جسم کا لازمی اور احتمالی مسموم و فاسد خون اخراج پا جاوے - مخفی مباد مچھلیون کے تمام جسم کا خون اُنکے وقت نزع یا چند لمحے قبل از مرگ (خلاف انسان و حیوانات کے کل خون کے جسم مین جذب ہو جانے کے) اُن کے شُشش یا گلپھڑون مین مجموع یا جذب ہو جاتا ہے جو غیر لایق غذا ہے اور جسکو نکالکر پھینکدینے سے کسی قسم کا احتمال یا خونی سمیت مچھلیون مین باقی نہین رہتی ہے غالباً یہی سبب ہے کہ مچھلیون کو ذبح کرنا چاہئے نہین قرار دیا گیا -

ہمارا اسلامی طریقہ ذبح نسبتاً گلا گھٹنے - سر یا گردن پر زخم لگانے - گردن کے منکے توڑنے - قتل کرنے براہ آنکھ و دماغ کو صدمہ پہنچانے - گرم یا سرد پانی مین ڈبونے - دست و پا باندھکر آگ مین ڈالنے زندہ قطع و برید کرنے وغیرہ جو جانداروں کو مردہ کرنے کے جدید طریقہا ے مہذب اقوام غیر کے ایک ایسا ہے کہ جس مین علاوہ جانداروں کے اجسام کو معزول بہ سمیت کرنے اور بہترین طبعی فوائد کے پورہ حصول کے ہمارے لایق ترس و رحم جانداروں کو غیر جائز و ناروا اور فضول و گران مذکور بے رحمانہ طریقوں کے وقت عمل کے غیر متحمل تکلیفات موت سے معزول کرنا بھی مد نظر رکھا گیا ہے جو ہر ذی رحم انسان کا شیوہ یا اُسپر یہہ امر واجبات سے متصور ہو سکتا

ہے۔ جاندارون کو بالا مذکورشدہ غیر واجب طریقون سے موت نازل کرنے اور ان طریقون سے جاندارون مین ایذا و تکلیف کا اندازہ ہم پر انسان وخواہ حیوانات پر موت نازل ہونے کے طبعی طریقون کی وقفیت سے حاصل ہو سکتا ہے۔

ہمارے جدید حکمت مغربی کے معتبر طبون مین جسم انسان وہا حیوان پر کل امراض اور جملہ صدمات سے موت نازل ہونے کے صرف تین طبعی طریقہ لکھے ہین۔ اول طریقہ موت بمعرفت شش بوجہ تنفس کے بند ہونے کے۔ دوم طریقہ موت بمعرفت دماغ بوجہ بیہوشی طاری ہونے کے۔ سوم طریقہ موت بمعرفت دل بوجہ گردش خون کے موقوف ہونے کے۔

طریقہ اول موت بمعرفت شش بوجہ تنفس کے بند ہونیکے

اس قسم کی موت مین وہ سب اسباب شامل ہین جن سے ہوا شش مین داخل ہونے سے مانع ہو۔ مثلاً گلا گھونٹنا پانی مین ڈبونا وغیرہ عموماً اقسام کے پرند وغیرہ جاندارون پر یہی تنفس بند کرکے ان پر موت نازل کرنیکا طریقہ اکثر ممالک ایشیا یورپ اور امریکہ وغیرہ کے غیر مذبوح خوار انسانون مین رائج ہے۔

اس قسم کی موت مین جسم انسان وحیوانات کے وہ سمی مادے (دیکھو بیان خون کے مضر مادون کا اخراج بذریعہ تنفس کے) جو خارجی فعل تنفس سے انسان مین اس کے پھیپھڑہ کے قریباً ستر ہ کروڑ اور پچاس لاکھ خانون (جو حیوانات وپرندون مین ان کے حسب مقدار جثہ کم یا زیادہ ہوتے ہین) سے ہر منٹ مین اٹھارہ اوقات (یا حیوانات مین اس سے کم یا زیادہ اوقات) اقسام کے مضر سمیات جن سب سے صرف مہلک سم کاربانک اسڈ کی مقدار انسان مین فی گھنٹہ قریباً تین تولہ ساڑھے چھہ ماشہ ہوتی ہے خارج از خون ہوکر جسم کو ان مضر مادون کی لازمی سمیت

سے سبکدوش کرتے ہین جب کبھی تنفس بند یا جاری نہ رہے تو یہہ سمّی مادّے بہمراہ خون
خارج از جسم ہوکر خصوصًا اپنی سمیت سے بمعرفت گردش یا دوران خون ودماغ کو جو مدبر بدن
اور حاکم جسم ہے مسموم یا اُسکو مفلوج باین غرض کرتے ہین کہ اُسکی مفلوجی یا مردنی سے
خون کی گردش جو دماغ کے بالکل زیر حکومت ہے بند ہوجانے پر جسم انسان وحیوان
پر نقص پرورش وغیرہ کی وجہ موت نازل ہوجاوے اگر کوئی ایک جاندار کو مردہ کرنے کے لئے
اُس کا تنفس بند کردیا جاوے تو اُس کے سینہ وشکم کے عضلاتون مین سُکراہٹ پیدا ہوکر
وہ سخت ہوجاتے ہین اگر یہ پرند جاندار ہو تو بشدت پھڑپھڑاتا ہوا یا چرند جاندار ہو تو بشدت تڑپتا
ہوا اپنی ناک کو لاہنی اور نتھنون کو پھیلاکر اور زبان منہہ سے نکالکر بڑی یاس وامید سے اپنی
زیست برقرار رکھنے کے لئے متواتر دم لینے کی نہایت سخت کوشش کرتا ہے آنکھین خون کے
رس جانے سے سرخ اور بسبب سخت وحشت کے کشادہ وبے حرکت یا گھورتے ہوئے نظر
آتی ہین یہہ سب سخت وحشت انگیز حالات چندے یا حسب مقدار وطریقہ رکاوٹ تنفس کم وزیادہ
(نرگاؤ مین کم از کم بارہ سے ۵ منٹ) جاری رہکر دوران سر تشنج یعنے اعضا مین سخت جھٹکے
پیدا ہوکر بدحواسی اور بیہوشی مین اخیر ہوتے ہین مابعد بول وبراز اکثر قطع ہوکر کل زندگی کے
ظاہری آثار موقوف ہوجاتے ہین اور اب دل ونبض یا گردش خون چندے جاری رہکر موقوف ہوجانے
پر جاندار مردہ ہوجاتا ہے اور ایک نرگاؤ پر یہہ مردنی بیس ۲۰ سے تیس ۳۰ منٹ مین طاری ہوتی ہے
اس طور پر مردہ کئے ہوئے چرند جاندارون کی قابل رحم روح نالہ بیداد کرتی ہوئی بڑے بڑے
وحشت انگیز درد وصعوبات مین گرفتار (بزو بھیڑ چودہ اور نرگاؤ تیس منٹ یا کبھی اس سے زیادہ وقت
مین) بحالت غیر جائز مجبوری اپنی عزیز جائے قیام یعنے جسم سے کنارہ کشی اس لئے ہوتی ہے کہ وہ
ذی ہمارہ و اور ذی عقل وذی نطق حیوانات خود پسند کی غذا ہو اور بے زبان مظلوم ومعصوم کا ظالم

خود غرض اور نفس پرست پر احسانِ شرمناک باقی رہے۔

جانداروں کو اس طور پر مردہ کرکے حاصل کیا ہوا گوشت بدذائقہ بدرنگ یعنے گہرہ سیاہی مائل سرخ و سخت نفرت خیز یا بساندی بو اور کسیقدر لجلجہ ہوتا ہے اور یہہ تبدلات گوشت مین خون کے جذب رہنے کی وجہ پیدا ہوتے ہین۔ عموماً اس طور پر مردہ شدہ جانداروں کے گوشت مین بہت جلد سڑن و عفونت پیدا ہو کر وہ غیر قابل غذا ہو جاتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ گرم ممالک کے موسم گرما مین اس طور پر مردہ شدہ جانداروں کا گوشت چودہ سے چوبیس گھنٹون مین عفونت پیدا کر کے غیر قابل غذا ہو جاتا ہے۔

طریقۂ دوم موت بمعرفت دماغ بوجہ بیہوشی طاری ہونیکے

اس قسم مین عموماً وہ سب اسباب شامل ہین کہ جن کے ذریعہ سے دماغ کو صدمہ پہنچا کر اُس کے مفلوجی کے باعث ہو کر حیوان مفروضہ پر موت نازل کرین۔ مثلاً سر پہ پتھر یا لکڑی وغیرہ سنگین شئی مارنا یا تیز نوکدار شئی آہنی سے دماغ پر صدمہ یا زخم پہنچانا۔ دماغ کو کوئی نوکدار آہنی شی سے بمعرفت آنکھ کے زخم یا صدمہ پہنچانا۔ گدی مین تیز نوکدار آلہ کے زخم سے دماغ پر صدمہ پہنچانا۔ منجملہ ان سب طریقوں کے ہمارے مہذب و ذی رحم و ذی ہمدرد اقوام یورپ و امریکہ وغیرہ دماغ کو براہ چشم یا گدی سر و یا کھوپری پر زخم پہنچا کر جانداروں کو مردہ کرنیکے طریقہ کو بہترین سمجھہ کر فی الحال اپنے مین رواج دے رکھے ہین دماغ کو ضرب سے صدمہ پہنچا کر جانداروں کو مردہ کرنے کے لئے اکثر ممالک یورپ امریکہ وغیرہ مین ایک نیزہ سا لوہے کا ہتھیار استعمال کرتے ہین جسکی لامبائی قریب چھہ فیٹ یعنے چار ہاتھ لی اور گنڈگی یا قطر ایک یا دو انچہ کا اور اس آلہ کی ایک انتہا مانند نیزہ کے نوکدار ہوتی ہے اس ہتھیار سے جانداروں کے سروں پر زخم لگاتے ہین جو اکثر چوک کر جسم کے دوسرے جائیوں پر مثلاً گردن وغیرہ پر لگنے سے جانور مضروبہ پر سخت درد و تکلیفات سے ایک مدت دراز مین موت نازل ہوتی ہے اس طریقہ کو زبان انگریزی مین

اسٹننگ کہتے ہین اور اس طریقہ اسٹننگ سے ایک مدت قلیل مین جانورون کو مردہ کرنے کے لئے
آلۂ مذکور سے متواتر جب تک کہ وہ مردہ نہو جاوے ضرب کرنا لازم آتا ہے جو نہایت تکلیف دہ اور بے
رحمانہ طریقہ متصور ہو سکتا ہے اس طریقہ مین موت حسب مقدار صدمہ دماغ پر جلد یا آہستہ پیدا ہوتی ہے
اور ملک انگلستان وغیرہ مین آلہ مذکور کے زد سے اگر جانور مضروبہ جلد نہ مرجاوے تو ایک ٹہین لکڑی
یا بید آلہ مذکور سے سر پر ہوئے ہوے زخم کے درمیان داخل کرکے دماغ کو سامنے پیچھے تک
بمعہ حرام مغز کے چھیدتے یا پھاڑتے ہین تاکہ اُن حاکم و منتظم جسم آلون کے پھٹ جانے پر جانور
مضروبہ کے تمام جسم پر مفلوجی اور گردش خون مین رکاوٹ پیدا ہوکر جلد مرجاوے اور یہان
جانورون کے مردہ کرنے کے اس طریقہ کو کپتان رسٹیا پول اپنی کتاب گیڈ ٹو میٹ انسپکشن
یعنے کتاب راہ نمائے معائنہ لحم کے صفحہ چہارم مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۹۴ء مین یون تحریر کرتے ہین اگر
آلہ مذکور کی زد سے مضروبہ جانور مر نہ جاوے تو اُس کے سر کے زخم سے دماغ اور حرام مغز مین
ایک ٹہین بید اسی لئے داخل کرتے ہین کہ جانور مضروبہ کے جسم پر فوراً مفلوجی عاید ہوکر مردہ ہوجاوے
مابعد دو یا تین منٹ کے اُس کے گلے کو کاٹ دیا کرتے ہین تاکہ خون جسم سے نکل جاوے
پہلے تو اس طریقہ اسٹننگ مین سر سنگین و نوکدار آلہ آہنی سے کھوپڑی کو توڑ کر دماغ پر زخم کئے
جاتا ہے اور اگر اس طریقہ کے ایک ضرب مین کھوپڑی ٹوٹ کر زخم نہ پیدا ہو یا ٹھیک چوک کر جسم کے دوسرے مقامات پر لگجاوے تو اس آلہ خوفناک سے
متواتر ضرب کیجاتی ہے حتی کہ جانور مضروبہ پر متعدد زخمون کی وجہ بے ترحم موت نازل ہوجاوے
یا بعد زخم دماغ پر گردش خون مفقود ہو اور جسم زود مفلوج ہوکر موت جلد نازل ہونے کے لئے جانور
مجروح کے دماغ کو بمعہ حرام مغز بذریعہ بید کے پھاڑ دیا جاتا ہے اتنے بڑے بڑے بے
رحمانہ امورات کے قطع نظر بعض ہمارے مشہور مہذب [illegible] خوار انسان جانور مجروح کو
اُس کے گھائل ہونے کے دو یا تین منٹ کے گذر جانے پر اُس کے بعد موت اُس کے

جسم کے خون کے خارج کرنے کے بے سود غرض پر اُس کے گلے کو کاٹ کر انسانی خود غرضیوں اور اُس کے آزار دہی اور بے رحمانہ حرکات کا خاتمہ کر دکھلاتے ہیں اول تو ان طریقوں سے جاندار انتہا درجہ کی تکلیف میں ایک عرصہ دراز تک مبتلا رہتے ہیں اور ثانیاً اُن کے اجسام سے پورہ پورہ خون نسبتاً اہل اسلام کے طریقۂ ذبح کے خارج نہیں ہوتا۔ چنانچہ طریقۂ ذبح میں ۹۰ فی صدی خون خارج ہو کر جانور مذبوحہ (بھیڑ و بز و آہو) بدرجہ غایت تین منٹ اور دس سکنڈ میں بالکل مردہ ہو جاتا ہے (دیکھو طریقۂ سوم) اب ہم یہاں اپنے ذاتی تجربہ کو درکنار کرتے ہوئے ذیل میں طریقہائے مذکورہ سے موت نازل ہونے کا زمانہ اور خونی اخراج کی مقدار کو ایک عیسائی ڈاکٹر ڈمبو صاحب کا تجربہ مندرجہ انڈین میڈیکل ریکارڈ مطبوعہ یکم جون ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۱۷۱ سے تحریر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ڈمبو صاحب فرماتے ہیں کہ جب جانداروں پر موت بہ حسب طریقۂ اسٹننگ نازل کیا جاوے تو حالت نزع پندرہ سے بیس منٹ تک جاری رہتی ہے اور جملہ جسم کے خون سے اٹھانیس فی صدی خون خارج ہوتا ہے اور سرد ممالک میں (جہاں برفباری ہمیشہ ہوتی ہے) ایسے مردہ کئے ہوئے جانداروں کا گوشت تیرہ دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا ہے اور اگر بعد دماغ پر ضرب یا صدمہ پہنچانے کے جانور مضروبہ کے گلے کے ظروف خون کو کاٹ دیا جاوے تو ایسا جاندار ایک عرصۂ دراز تک تکلیف پاتا ہے اور اُس کے جسم سے چونین فی صدی خون خارج ہوتا ہے اور ایسا گوشت صرف پندرہ دن تک اچھا رہتا ہے۔ گو ہم قبول کرتے ہیں کہ بطریقہ اسٹننگ مردہ شدہ جانداروں کا گوشت نسبتاً تنفس بند کر کے مارے ہوئے جانداروں کے گوشت سے البتہ کسیقدر ٹھیک ہوتا ہے تاہم بدذائقہ۔ بدرنگ بدبو یا نفرت خیز و کریہی بو اور کم و زیادہ لجلجہ ہوتا ہے جو ہندوستان سے گرم ممالک میں جلد غیر لائق غذا ہو جاتا ہے۔

سوم طریقہ موت بمعرفت دل بوجہ گردش خون کے موقوف ہونے کے۔

ہم پر اگلے ہر دو بیان کنندہ طبعی طریقہاے موت سے ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ کو صدمہ پہنچانے اور تنفس بند کرنے سے مراد صرف گردش خون کو بند کرنے کے سا عی ہونا ہے کہ جس واحد طریقہ سے ہی جسم پر موت نازل ہوتی ہے یہاں اس امر کی ثبوتی کے لئے ہم سالوتری ولیم ولیمس صاحب کی طب حیوانات کے صفحہ ایک سوگیارہ کی تحریر زیرین پیش کرتے ہیں۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب فرماتے ہیں کہ حیوانی زندگی کی مداومت ناممکن التفریق طور پر ملحق ہے۔ جسم میں خون کے متواتر گردش کرنے پر جب تک کہ خون کی گردش جسم میں جاری رہتی ہے تب تک حیوانی زندگی قایم و برقرار رہتی ہے اور جب یہ خونی گردش موقوف ہو جاوے تو حیوانی زندگی کنارہ کش ہو جاتی ہے۔ ہمارے جانداروں پر مختلف طریقہاے نزول موت کے تحقیقات دراصل ہمکو متوجہ کرتے ہیں ان مختلف رستوں کے دریافت کی جانب کہ جن کے ذریعہ سے خون کی گردش کی کامل موقوفی سرزد ہوتی ہو۔ اب یہ امر مسلم الثبوت ہو چکا کہ جسم حیوان کے خون کی گردش کی موقوفی سے ہی اُس پر موت نازل ہوتی ہے تو اب ہم دریافت کرتے ہیں اُن سب غیر مذبوح خوار ہی نوع انسان سے جو درعوض براہ راست خون کو خارج از جسم کرکے اُس کی گردش کے زود مانع یا موقوف ہونے کے باعث ہو کر جانداروں پر سہل موت نازل کرنے کے اسلامی طریقہ لایق قدر کے عملدرآمد کے درعوض اُن کے سر و بینہ زخم پہنچا کر ہو یا تنفس کو بند کرکے اُن کے گردش خون کو ایک زمانہ دراز میں اِن صورتوں سے موقوف کرنے کے ساعی ہو کر اُن پر ایک نہایت خوفناک و لایق ترس و رحم موت ایک زمانہ دراز میں واقع کرنا کیا انسانی ہمدردی کے مزیل اور اُس کے بجز لازمی خود غرضیوں اور اُس کے ایذادہی کا غایت درجہ متصور نہیں ہو سکتا فرض کریں کہ کوئی ایک شریان خصوصاً بڑی مثلاً سیدھے بازو کی کٹ جاوے تو اُسکی کٹی ہوئی انتہا سے خون بہنا شروع ہوتا ہے اور یہ خون جس سرعت سے خارج از جسم ہوتا جاتا ہے تو ساتھ اُسی سرعت کے دل جسم کے

دوسرے اعضا مین منقسم ہونے والے خون کو بطرف عضو جسکی شریان کٹ گئی ہو بار بار روانہ اس
غرض پر کرتے جاتا ہے کہ خون کے پرورش دار خاصیت سے بازو۔ ساعد و ہاتھ محروم نہ رہکر مردہ
یا لایق عمل و گلش نہ ہوجاوے اگر کٹی ہوی شریان کی انتہا سے سیلان خون موقوف نہ ہوکر جاری رہے
تو دل جسم کے دوسرے اعضا مین منقسم ہونے والے خون کو یہانتک بطرف عضو جسکی شریان کٹی ہو روانہ
کرتے جاتا ہے۔ حتی کہ قریب قریب تمام جسم یا جملہ جسمی خون کا ایک بڑا حصہ خارج از جسم ہوکر جانور مفروضہ
پر موت نازل ہوجاوے اگر نسبتاً بازو کے شریان کے کوئی ایک شریان جو بڑی بھی ہو اور دل یعنے
خزانہ خون کے قریب تر بھی ہو تو ایسے شریان کے کٹ جانے سے خون جسم سے بزودی تمام اور
بمقدار زاید خارج ہونیکی وجہ جانداروں پر جلد موت نازل ہوتی ہے اگر کوئی ایک شریان جو علاوہ
بڑی اور دل کے قریب ہونے کے اپنے محاذی عضو کے ہم پلہ شریان سے اتنی قربت رکھتی ہو کہ ضرورتاً ایک
وقت واحد یا ایک وستے مین دونون کٹ سکین تو ان کے کٹ جانے پر خون بہ عجلت تمام ایک نہایت قلیل عرصہ
مین جسم سے خارج ہوکر بہ سرعت تمام حیوان مفروضہ پر موت نازل ہوجاتی ہے ہمارے جاندارون پر
ان کے جسمی خون کو کامل طور پر خارج کرکے انپر ودو سہل موت نازل کرنے کے لئے مذکور تعریفات سے
ملحق شریانین کے لئے ان کے اجسام مین تجسس کیا جاوے تو ہمکو صرف گلے کے شریانون کے دوسرے
کوئی اور نہین پائے جاوینگے جانداروں کا گلا ان کے جسمی خون کو خارج کرکے انپر سہل اور بہ عجلت تمام موت
نازل کرنے کے لئے ان کے اجسام مین ایک واحد جا ہے جس کے کاٹنے سے علاوہ ہر دو
جانبی بڑے اور دل کے قریب ترین شریانون کے دو بڑے وریدین معہ نرخرہ جو ہوائی نالی ہے کٹ
جاتے ہین۔ گلے کو کاٹنے کے واحد عمل سے گردش خون اور تنفس کی موقوفی اور بوجہ نہ گردش
کرنے خون دماغ مین مفلوجی غرض ہر سہ طریقہاے طبعی موت مذکورہ ایک وقت واحد مین حاصل ہوکر بہت
قلیل عرصہ مین حیوان مفروضہ پر موت نازل کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

عموماً اکثر درندے اور شکار کرنے والے پرندے اپنے مضبوط تیز ولابنے خداداد دانت و منقاروں
سے اپنے شکاری جانداروں کو بہ سہولت اور زود مردہ کرنے کے غرض پر نسبتاً تمام جسمی جگہوں کے یہی
گلے کو پھاڑکر خون کو بہا دینے کی قدرتاً تعلیم پائے ہوئے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام اپنے خورشی
جانداروں کے اجسام کو خون کے کل لازمی اور احتمالی سمیت سے پاک اور انہیں زود و سہل موت نازل کرنے
کے لئے یہی گلے کو کاٹنا جسکو اصطلاحاً ذبح کہتے ہین تجویز کر رکھے ہین اگر اہل اسلام کے حسب طریقہ
ذبح ایک تیز و حسب ضرورت لانبی ہتھیار سے گلے کے درمیانی حصے مین آڑے طور پر ایک ایسی جنبش قوت
سے کاٹین کہ گلے کے دونون جانبی شرائین اوڑ آوردہ بمعہ ہوائی نالی اور مری یعنے غذائی نالی کے قطع ہو
جاوین اور گلے کے پیچھے کے استخوان جن کو گردن کے منکے کہتے ہین جن منکون کے درمیانی استخوانی
نالی ہین حرام مغز یا صلب رہتا ہے کٹ نہ جاوے تو اس عمل سے حیوان مذبوحہ کے جسم کا قریب قریب
سب خون یعنے ۹۰ فی صدی ایک ادنیٰ عرصہ نصف منٹ سے ڈیڑھ منٹ مین خارج ہو جانے سے
جانور مذبوحہ (بھیڑ۔ بز۔ آہو) بدرجہ غایت تین منٹ اور دس سکنڈ (منٹ کا ساٹھوان حصہ)
مین بالکل مردہ ہو جاتا ہے اور بیہوشی جانور مذبوحہ پر ۳ سے ۴ سکنڈ مین طاری ہوتی ہے
اور ایسے مذبوحہ جاندار کا گوشت ہندوستان سے گرم ممالک کے موسم گرما مین کہ جب حرارت آفتاب
ایکسو چھ سے بارہ بلکہ بیس تک مطابق فارن ہیٹ صاحب کے مقیاس الحرارت کے ہوتی ہے تو
کامل ڈیڑھ سے دو دن یا چھتیس سے اڑتالیس گھنٹے تک اچھا اور بحفاظت رکھا جاوے تو تین یا چہار
دن تک غیر لائق غذا نہین ہوتا اور موسم سرما مین کہ جب گرمی آفتاب ستر یا اٹھیانو درجہ تک ہو تو اگر
بحفاظت رکھا جاوے تو چار دن تک اچھا اور چھ دن تک غیر لائق غذا نہین ہوتا ہے۔ حسب تجربہ ڈاکٹر
ڈبسو صاحب (انڈین میڈیکل ریکارڈ مطبوعہ یکم ماہ جون ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۱۷۴) اگر بطریقہ اسٹیننگ و معہ
گلا کاٹنے کے حیوان کشتہ کے جسم سے چونسٹھ فی صدی خون خارج ہو کر اس کا گوشت سرد ممالک مین

پندرہ دن تازہ رہ سکتا ہے تو اس حساب سے ہمارے طریقۂ اسلام سے ۹۰ فی صدی خون خارج شدہ جاندار کا گوشت سرد ممالک میں تیس دن رہ سکتا ہے اور طریقۂ یہودیہ (جس میں صرف گلے کے ظروف خون کو کاٹ کر خون بہا کر جاندار کو مردہ کئے جاتا ہے) سے حیوان کشتہ شدہ کے جسم سے بہتر فی صدی خون خارج ہو کر اسکا گوشت سرد ممالک میں اٹھارہ دن تازہ رہ سکتا ہے تو اس حساب سے ہمارے طریقۂ اسلام سے ۹۰ فی صدی خون خارج شدہ جاندار کا گوشت سرد ممالک میں ساڑھے بائیس دن رہ سکتا ہے۔ اگر جانداروں کو قتل کر دیا جاوے تو اس عمل میں صلب کے کٹ جانے پر جسم سے متعلق تعلقات دماغ کے دور ہو جانے کی وجہ تمام جسم میں مفلوجی اور گردش خون میں رکاوٹ پیدا ہو کر حالت ذبح کے خونی اخراج کے مانند خون خارج از جسم نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ اسلام میں بوقت ذبح صلب کا کاٹنا منع کر دیا گیا ہے۔ اور نرخرہ یا ہوائی نالی کے کاٹنے سے عمل ذبح میں غرض یہ ہے کہ حیوان مذبوحہ کے فعل تنفس میں کمی خصوصاً خون جسم کے خارج ہوتے رہنے کے زمانہ میں پیدا ہو کر مذبوحہ جانور پر بزودی موت نازل کرنے میں مدد کرے

ولحم الخنزیر -

اور (حرام کیا) گوشت سور کا

یہہ امر شان و عظمت اسلام کے خلاف ہوتا بلکہ اسپر ایک تاریک دھبہ تھا جو کبھی اس ناپاک جانور کا گوشت غذاءً اس میں جائز قرار دیا جاتا -

لحم خنزیر کے غذاءً استعمال کی برائیوں کو ہم ذیل کے ہفت نقصوں پر منقسم کر کے ثابت کرینگے کہ یہہ انسان کے لئے ایک ناجائز و نہایت مضر اور لایق ترک غذا ہے -

نقص اول - خنزیر اپنی غلاظت خواری و نجاست پسندی سے دایم المرض ہونا

نقص دوم - لحم خنزیر میں حسب ضرورت عام مفید جسم انسان اجزا کا نہونا -

نقص سوم - لحم خنزیر میں گندمالی سمیت کا موجود رہنا -

نقص چہارم - لحم خنزیر میں متعدد کیڑوں کا وجود پایا جانا -

نقص پنجم - لحم خنزیر کا جملہ انسانی غذائی اشیاء سے دیر ہضم ہونا -

نقص ششم - لحم خنزیر میں بکثرت چربی پائی جانا -

نقص ہفتم - لحم خنزیر کی خورش بعض مخصوص امراض اور ایک سم کا خون میں مقدار زاید پیدا ہونا جس سم کو کاربانک آسڈ کہتے ہیں -

بیان نقص اوّل

خنزیر کا اپنی غلاظت خواری و نجاست پسندی سے دایم المریض ہونا - انسان کے جملہ خورشی یا غذائی حیوانات بلکہ عالم مخلوقات کے کل جانداروں کی ہیئت مجموعی اور اُنکی عادات کا تصور نسبتًا خنزیر کی شبیہ و عادات سے کیا جاوے تو یہہ علاوہ ایک بد وضع بدشکل سست و کاہل ہونے کے - سردار گروہ حیوانات ناپاک بھی متصور ہوگا - یہہ اپنے وقت ولادت سے ہی ایک شدت کا غلاظت خوار ہی نہیں بلکہ روے زمین کے زمرۂ حیوانات ناپاک میں یہہ ایک بڑا ضرب المثل زبردست بسیار خوار و بلانوش جاندار ہے جو اپنی ازلی خواہش اشتہا کو فرو کرنے کے لئے کھیتوں اور جھریوں وغیرہ خصوصًا غلیظ جگہوں سے خواہ اُن میں کیسی ہی غلاظت یا نجاست کیوں نہو اپنے اسی لایق شکم میں بھر لیا کرتا ہے یہہ اقسام کی غلاظت اور نجاستیں کھا جاتا ہے اور اِن ہی کھاے ہوئے نجاستوں سے پیدا شدہ غلاظتیں یعنے خود کے بول و براز میں جو بدرجہ غایت نجس و ناپاک ہوتے ہیں لت پت یا اُن میں ہمیشہ ڈوبا ہوا رہتا ہے - الغرض یہہ ایک زندہ مجسم تودۂ غلاظت جاندار ہے - پس جب یہہ خیال کیا جاوے کہ ہمارے اجسام کے ہر ہر مفرد عضو و آلات ماحصل اُنہیں اجزا کے ہیں کہ جنکو ہم اپنی خوراک کئے ہوں یا یہہ ہماری غذا کے خاص ترکیبی یا تبدیلی وجود ہوں تو کیا یہہ خنزیر خوار کے تصور کو کافی نہیں کہ اُس کے جسم کے متعدد اعضا و آلات سے (جنکو کہ وہ نہایت پاک و صاف سمجھتا ہے) کوئی ایک اس زندہ مجسم تودہ غلاظت جاندار کے نجس و ناپاک گوشت سے مرتب شدہ ہو جو ایک انسان بے کم و کاست خصوصًا نجت شدہ اشیا وغیرہ یا اندے

کا ایک مجموعہ یا ڈھیر ہے یا وہ اپنے مستعد و خوردہ طعام کا ایک جز اصل یا اختصار ہے ۔

انجیل جدید کتاب متی کے باب ہشتم کے بتیسوین آیت سے عیان ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جو تحقیقاً ایک جلیل القدر پیغمبر ہو گزرے ہین ان ناپاک جانورون کو فقط دیوؤن اور شیاطین کے غرق آب کرنے کے لئے ہی کام مین لائے ہتے پس یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ انکو اس سے کسی زیادہ مفید کام کے لئے استعمال کرسکین یہہ عموماً مانا گیا ہے کہ جو شئی جس لائق ہوتی ہے وہ اسی طور پر مستعمل ہوتی ہے ۔ سوائے اس کے دیکھو انجیل عتیق کتاب لویٹیکس کے باب یازدہم کی ہفتم آیت کو جس کا ترجمہ یون ہے "اور خنزیر جس کا کھر چرا ہوا ہے لیکن وہ جگالی نہین کرتا اس لئے وہ تمہارے لئے ناپاک یا منع ہے" ہم قبول کرتے ہین کہ کیا انسان و کیا حیوان بلکہ روئے زمین کے کل موجودات ایک خاص کام کے لئے مبعوث ہوئے ہین ولیکن ہم بعض وجوہات کے نظر کرتے ہوئے یہہ بھی کہینگے کہ زندہ مجسم تودہ غلاظت جاندار یعنے خنزیر ہرگز کھانے کے لئے نہین پیدا کیا گیا جس طرح قدرت نے سطح زمین کے پانی کو انسانی وغیرہ تصرفات سے قابل کثیف و ناپاک ہونے کے احتمال پر اقسام کے آبی حشرات الارض کو اس مین مبعوث کر کے اسکی مدام صفائی و پاکی کے باعث ہوئی اسیطرح ہماری زمین مسکونہ کے انسانی وغیرہ لازمی روزمرہ کی غلاظتون کو دور کرنے کے لئے چند جاندارون کو پیدا کر رکھے ہین ۔ منجملہ ان سے اقسام کے پرند مثلاً ۔ ابابیل ۔ چغد ۔ الو ۔ مینا ۔ اور اقسام کے چڑیان ۔ گدین ۔ اور چیلین وغیرہ کے ذمہ داریون سے مقرر ہے کہ وہ اقسام کے مردہ اور قریب المرگ حشرات الارض اور مردہ جاندارون کو اپنی غذا بنا کر زمین اور ہوا کو جو بوجوہات معقول خصوصاً انسان کے لئے ہی پیدا شدہ نظر آتی ہے پاک و صاف رکھین تاکہ انسان کے لئے انکی بوسیدگی باعث مضر صحت نہو اسی طرح بھیڑئے اور شغال وغیرہ اقسام کے درندون پر حکم ہے کہ وہ عموماً مردہ حیوانی اجسام کو بوسیدگی و گلنے کے قبل اور خصوصاً مریض و ناتوان اور ضعیف یا قریب المرگ جاندارون کو ان کے قبل از مرگ شکار کرکے

اکل کیا کرین تا کہ اُن کے بعد مرگ اُن کے اجسام کی بوسیدگی کی مضرت سے انسان محفوظ رہے الباقی
خاص انسان کے روزینہ لازمی غایت درجہ کی نجس مضر غلاظت یعنے براز جو رکھے رہنے سے خصوصاً اُس
کے لئے بدرجہ غایت مضرت بخش ہے گو کچھ عملہ بڑی وسعت رکھتا تھا تاہم قدرت نے اس زبردست اور
وسیع عملہ کو جہانتک ہماری موجودہ سمجھہ ہماری رہبری کرتی ہے ہمکو نظر آتا ہے کہ ایک ہی قسم کے حیوان
یعنے خنزیر کو مبعوث کر کے اُسی کے سپرد کیا اور طرفہ یہہ کہ ایک واحد جاندار کو قوت اشتہا اتنی عطا
کیا کہ وہ روزینہ کئے انسانون کے براز کے ہضم کر جانے پر بھی اپنی خداداد خواہش خورش کو پوری
نہ کر سکے انسان وغیرہ مین بسیار خواری کے غایت درجہ کو ظاہر کرنے کے لئے خنزیر کی خورش تمثیلاً
زبان زد خلایق ہے ۔ حکمات قدرت کے زمرۂ حیوانات مین ایک یہی واحد جاندار ہے جو صرف
انسانی براز پر ہی اپنی زندگی قایم و برقرار رکھ سکتا ہے ہندوستان مین بعض بیدار مغز و کفایت
شعار اہل دہ جاروب کشون کی غیر میسری اور قلت کی وجہ انسانی مضر غلاظت یعنے براز سے اپنا قریہ
صاف و پاک رکھنے کے لئے تا حال قدرت کی تقلید پر چند خنزیر پال رکھا کرتے ہین ۔

براز ایک ہمایت متعفن غلاظت ہے یا یہہ اُن بے بو یا خوش بو ہمارے غذائی اُشیا کا ایک
حصہ ہے جو انسان کے عموماً کھانے مین آئے ہون ۔ اب جاے غور ہے کہ اُس مین وہ بدبو یا
تعفن جو دوسرے حیوانی مادّون کی سڑاندسی ہوتی ہے کہان سے اور کیسے پیدا ہوتی ہو جس طرح
وخانی انجنون کی ساخت کے اہنی پرزے جو بوجہ کثرت حرکت کے گھس جایا کرتے ہین اسیطرح انسان کے
غیر موقوف جسمی افعال و حرکات سے جو جسمی ساخت یا آلات کے حصے یا اجزا گھس کر بے کام ہو جاتے ہین
وہ حیوانی خاکستین مثلاً بول و براز وغیرہ کے ہمراہ اخراج پاتے ہین جن کی شراکت بول و براز مین تعفن
یا بدبو کے باعث ہوتی ہے خصوصاً براز مین علاوہ غذائی اشیا کے آبی و چکٹ قسم کا تھوک لعاب
معدہ صفرہ لعاب لبلبہ لعاب امعاے خورد ۔ لعاب امعاے کلان جن سب رطوبات کی ترکیب مین

اقسام کے اجزا شریک رہتے ہیں۔ سوائے اس کے ان تمام آلات مذکور اور زبان منہ اور حلق کے لعاب دار
جھلیوں کے وقت ہضم غذا کے رگڑ وغیرہ سے برباد شدہ حصہ اور وہ مضر مرکبات جو لعابات مذکور اور ان کے
اجزا اور غذائی اجزا کے لازمی ملاپ سے کیمیائی تبدیلات کے واقع ہونیکی وجہ پیدا ہوتی ہوں پائے
جاتے ہیں۔ بایں وجہ یہہ اقسام کے مضر جزیات جسم وغیرہ کا ایک مرکب مادہ ہے جس کے غیر مفید اور مضر
جسم ہونیکی وجہ طبیعت جو ایک بڑی صلاح کار و مدبر بدن ہے اسکو جسم سے ایک وقت مقررہ پر خارج
کر دینے کے لئے انسان کو نہایت مجبور کر دیتی ہے جب کبھی یہہ مادہ اپنے وقت مقررہ کے اندر کسی طبعی یا
خارجی سبب کے وجہ خارج از جسم نہ ہو تو اس کے یعنے براز کے باعث اخراج یا مضر مادے جسم میں جذب
ہو جاتے ہیں تو تب اس حالت کو ہم قبض کے نام سے موسوم کرتے ہیں جس شکایت میں براز کے باعث اخراج
و مضر مادے جسم میں جذب ہو جانے سے وہ خشک ہو کر غیر مقررہ اور دراز اوقات پر بڑی تکلیف و ایذا
سے بہ حیثیت سدہ ذن کے خارج از جسم ہوتا ہے اور ان مضر مادوں کا جسم انسان میں جذب ہونا یعنے
بوجہ قبض ذیل کی تکلیفات پیدا ہوتی ہیں جنکو ہم بڑے نامی گرامی طبیب ڈاکٹر ٹیانہ صاحب کی طب (جو حکمت
انگریزی کی ایک نہایت معتبر طب ہے) کے جلد دوم صفحہ ایکسو چوالیس سے یہاں درج کرتے ہیں " بوجہ قبض
اقسام کی تکلیف دہ جسمانی و دماغی شکایتیں پیدا ہوتی ہیں۔ انسان کی ذہنی قوت پست ہو جاتی ہے اور یہ
شکایت کسیقدر کہنہ ہو جاوے تو مریض کی قوت حرکت یا قدرت ریاضت پوری زائل ہو جاتی ہے یعنے
وہ نہایت سست و مجہول ہو جاتا ہے اور اکثر نہایت تکلیف دہ درد سر پیدا ہوتا ہے اور کم و زیادہ جسم کے
مختلف جگہوں میں بے برداشت عصبی درد پیدا ہوتا ہے اور غیر قایم تخیلات و بیہودہ خیالات پیدا ہوتے
ہیں۔ اور یہہ تخیلات اکثر اس میں مستقل طور پر بھی قایم ہو جاتے ہیں۔ اب مقام غور ہے کہ یہہ براز خنزیر کا خوراک
ہو کر اس میں کس قسم کی مضرت اور امراض پیدا کرنیکا باعث ہو سکتا ہے علی الخصوص خنزیر کا ایک ضرب المثل
سست و کاہل ہونا بھی براز ہی خوراک کے ہی وجہ بیان مذکور سے ثابت ہوتا ہے۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ

انسانی بدن میں جو زہر ہے البتہ نہایت کم مقدار میں غذائیت ہوتی ہے ولیکن اس کے مضر مرکب مادے کسی طور
پر کسی حیوان کے لئے مفید ہو نہیں سکتے ملک امریکہ کے ایک مشہور حکیم ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب بلتن
ہوم ٹاک کے صفحہ چھپن و ستاون میں خنزیر کو ایک غیر تندرست جانور ٹھہرائے ہیں اور اسی کتاب کے
صفحہ ۵۵ ۲ میں درج ہے کہ ناپاکی یا غلاظت پسندی ایک سبب الامراض وبائیہ وغیرہ ہے اور خلاف
اس کے پاکی و صفائی ایک وجہ مانع امراض ہے اس سے عیاں ہے کہ غیر تندرستی انسان و حیوان میں خصوصاً
بوجہ انکی ناپاکی و ناصفائی اور غلاظت پسندی کے پیدا ہوتی ہے اور یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ غیر تندرست انسان
و حیوان بوجہ متواتر مختلف حملہ امراض کے زود فنا ہو کر کم عمر ہوتا ہے اور دعویٰ کہ خنزیر سے ہمکو علم حیوانات
امر مذکورہ کی پوری تصدیق ہوتی ہے علاوہ ازیں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ ناپاک جانور بوجہ غلاظت
پسندی کے اپنے سے کم قد و قامت یا کم جثہ کے حیوانات سے نسبتاً کم عمر ہوتا ہے اس امر کی
تصدیق کے لئے ہم ذیل میں بمقابلہ خنزیر کے عمر کے چند جانداروں کی عمر درج کرتے ہیں جو نسبتاً خنزیر کے کم جثہ
ہوں اور پاکی و صفائی پسند بھی ہوں۔ چنانچہ خنزیر کی عمر سات سے آٹھ سال تک ہوتی ہے خلاف اس کے
خرگوش کی عمر سات سے آٹھ سال تک پروردہ بلی کی عمر دس سال تک پروردہ کتے کی عمر سو سال تک خنزیر صحرائی
کی بیس سال تک سگ آبی کی پچاس سال تک اور جنگلی بلی کی عمر بیس سال تک ہوتی ہے سوائے اس کے حشرات
الارض میں مگس خانگی جو مانند خنزیر کے شدید غلاظت خوار و نجاست پسند ہوتی ہے اسکی عمر پندرہ یا بیس
دن سے زیادہ نہیں ہوتی۔ خلاف اس کے چیونٹیاں گو بحیثیت جسمانی مگس خانگی سے نہایت چھوٹی ہوتی ہیں
ولیکن وہ نسبتاً مگس خانگی سے پاکی پسند ہونیکی وجہ کم از کم ایک سال تک زندہ رہتی ہیں علاوہ ڈاکٹر فٹ صاحب
کے قول مذکورہ کے اس ناپاک جانور کا کم عمر ہونا ایک ایسا امر ہے کہ اس کے غیر تندرست اور دایم المرض ہونے
پر صریح دلالت کرتا ہے۔

ہم اب صفائی و پاکی کے فوائد اور غلاظت و نجاست کے نقصانات ظاہر کرتے ہیں صفائی و پاکی

سے مراد وہ پاکی اور صفائی ہے جو جسم انسان و حیوان اور اُن کے متعلق افعال و امور سے الحاق رکھتی ہو
فرض کرین کہ کوئی ایک شئی یا جاے پاک و صاف ہو اور کوئی ایک شئی یا جاے جو ناپاک و صاف ہو جب
کبھی ہمکو دیکھنے کا موقع ملے تو شئی یا جاے پاک و صاف سے طبیعت مین ایک خاص قسم کی تازگی اور
لطف و مسرت حاصل ہوگی اور برخلاف اس کے شئی یا جاے ناپاک و غلیظ سے طبیعت مین ایک
خاص قسم کی بے لطفی یا بدمزگی و کشیدگی یا بے چینی اور نفرت پیدا ہوگی گو ان دونون حالتون مین
شئی یا جاے مفروضہ اور ہمارے اجسام سے کوئی لگاؤ یا تعلق بھی کیون نہو۔ اگر ہم پاک یا ناپاک شئی
یا جاے مفروضہ سے طبیعت مین انقلاب مذکور کی وجہ کے جانب رجوع ہو کر بغور دیکھینگے تو ہمپر صاف منکشف
ہوگا کہ وہ قوت جسکو قدرت نے انسان و جاندارون کے اجسام مین بطور ایک صلاح کار یا مدبر مقرر کر رکھی ہے
کوئی مفید یا جہت خاص سے پاک یا ناپاک شئی یا جاے مفروضہ سے انکی طبیعتون مین حالات مذکور الصدر پیدا
کرکے اُن کے لئے کسیکو موزون اور کسیکو غیر موزون ہونیکی راہ نمائی کرتی ہے عموماً انسان و خواہ حیوانات
کے وہ طبعیات جو پاکی و صفائی پسند ہوتے ہین ہمیشہ چست و چالاک مستعد اور خوش وضع و خوشنما عام مرغوب
تندرست اور باعمر ہوتے ہین خلاف اس کے ناپاکی و ناصفائی پسند طبعیات عموماً غبی۔ کاہل سست۔ لاپروا
بد وضع۔ بدہئیت۔ غیر مرغوب۔ ناتندرست۔ دایم المرض اور کم عمر ہوتے ہین۔

ناپاکی و ناصافی خصوصاً انسان کے لئے ایک بلاے عظیم ہے جس کے سبب اس کے متعدد اخلاقی حالات
مین علاوہ صحتی امورات کے سخت فتور پیدا ہوتا ہے عموماً روے زمین پر پاکی و صفائی پسند اقوام سے ایک قوم
ڈچ باشندہ ہالینڈ جو مشہور ہین جن کے اکثر اخلاق و حالات اپنا نظیر نہین رکھتے وے نہایت سیدھے جفاکش
ہنرمند مستعد کفایت شعار باتدبیر و تندرست گنے جاتے ہین خلاف اس کے ناصافی و ناپاکی پسند انسان اکثر
غبی سست مجہول۔ کندذہن۔ بدلحاظ۔ لاپروا۔ غیر ہمدرد۔ دایم المرض و کم عمر ہوتے ہین۔ صفائی و پاکی
کے دستور العمل سے اقسام کی علتین و بیماریان ہمارے نفس و جسم کے دور ہوجاتی ہین اور اسکی وجہ انسان

کی طبیعت اکثر اپنے موزون خیالات اور اخلاقی امورات سے خود آگاہ ہوجاتی ہے یا اس قسم کے خیالات اور اخلاقی حالات کی ترقی کی قدرت اُس مین خود بخود پیدا ہوجاتی ہے۔ اور یہہ پاکی وصفائی صحیح وسالم خیالات کی ایک قدرتی خوراک ہے خدا نے پاک پاک پروردگار عالم قدوس۔ دادریا ایزد پاک ہولی گاڈ[۱] یعنے خصوصًا لفظ پاک ہر مذہب و فرقہ مین اس وسیع زمین و آسمان کے خالق برحق کے عظیم الشان و متبرک اور پیارے نام کے ساتھ ملحق کرنا گویا اس لفظ خاص یعنے پاکی کی عظمت و بہتری کو عیان کرتا ہے۔

یہی ہمارے وجوہات مذکورہی ہین کہ ہم دنیا کے مشہور مذاہب مین پاکی وصفائی کو ایک رکن مقدم یا رکن ضروریہ سے دیکھتے ہین۔ نظر برین اگر ہم خیال کرین تو معلوم ہوگا کہ ہماری موجودہ عبادات جو اصل اصول مذہب ہین منقسم ہوتے ہین دو قسمون پر۔ اوّل معاونی یا جسمی جو مقدم اور ادنیٰ ہے جس مین صرف غسل وضو وغیرہ جسمی صفائی شریک ہے جو خصوصًا روحی عبادت کی معاون ہے جس سے روح اس قدر تقویت سہولت و فرحت یا خصوصیت حاصل کرتی ہے کہ اپنے متعلق امورات کو بخوبی ادا کرسکے دوم اصلی یا روحی جو قسم اعلیٰ ہے اور جو بغیر غسل و وضو کے ادا ہو نہین سکتی اس مین روح صفائی و پاکی سے فرحت سہولیت یا خصوصیت کی حالت مین پاک کتاب آسمانی کے مقررہ مقدس آیات کے ورد زبان سے اُس خالق کل موجودات اور مالک بے نیاز کو جو تحقیقًا سزاوار حمد و شکر ہے حاضر و ناظر سمجھتا ہوا نہایت ادب کے ساتھ اپنے عجز نما حرکات مین مشغول ہوتا ہوا حمد و شکر جو لب لباب عبادات ہے بجا لاتا ہے پاکی وصفائی کی عظمت متبرک قران مجید کے مختلف مقامات کے اکثر آیات سے ثابت ہے۔ چنانچہ سورۂ بقر رکوع ۲۷ سے ہم ذیل کی آیۃ پیش کرتے ہین۔ آیۃ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ۔ ترجمہ۔ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکھتا ہے پاکی کرنیوالونکو اگر ہم مذہب اسلام سے عبور کرکے دنیا کے اور مذاہب کی جانب رجوع ہوکر مثلاً مذہب اہل ہنود پیش نظر رکھکر غور کرین تو ہمکو صفائی و پاکی عین مذہب کی صورت پر دیکھنے کا موقعہ حاصل ہوگا مثلاً

[۱] بمعنی پاک خدا۔ انگریزی۔

روزانہ اشنان جو جسمی صفائی ہے عموماً اہل ہنود مین بطور ایک خاص مذہب کے داخل ہے یہان تک کہ وے
بغیر روزانہ اشنان کے نہ تو اپنی غذا تیار کر سکتے ہین اور نہ کھا سکتے ہین اور نہ انکا معمولی پوجا و سندھیا
جو اہل ہنود مین بطور ایک خاص روحی عبادت کے ہے ادا ہو سکتا ہے پوجا و سندھیا کے ترک کرنے پر وہ اتنے
ملزم نہین گردانے جاوینگے جتنا کہ اشنان کے ترک کرنے پر ہو سکتے ہین پاکی و صفائی کی عظمت کی تصدیق
ہمکو شام بید (جس کا شمار اہل ہنود کے نزدیک کتاب آسمانی سے ہے) کے ذیل مین شلوک یا شعر سے
ظاہر ہوتی ہے شلوک اچار پرتھم دھرمہا اتی بید توشاستر - ترجمہ - پاکی و صفائی ایک مقدم یا اول
دھرم یا مذہب ہے اور یہہ بید کا حکم ہے - عموماً قوم عیسائی پاکی و صفائی کی فضیلت بہ این مبالغہ بیان کرتے
ہین یعنے کلینلی نس اکن ٹو گاڈلی نس - یعنے صفائی و پاکی خدا پرستی کے مطابق ہے -

قوم یہود اور اہل آتش پرست پاکی و صفائی کے پورے پورے پابند ہین بلکہ یہہ ایک اُن کا
خاص امر مذہبی مقرر ہے - اور اقسام کے غیر مہذب و وحشی اقوام ان پاکی و صفائی کے پابند اور اسکی
قدر کرتے ہین یہان تک کہ اکثر جاندار و پرند اپنے اجسام و بال وغیرہ صاف کرتے و رکھتے ہین سوائے اسکے
وے اپنے قیام گاہ ہمیشہ صاف و ستھرے جگھون پر تجویز کر رکھتے ہین - بلی - کتے - شیر - گائی
بیل - بھیڑ - بکری وغیرہ اپنے اجسام پر ذرہ سی نجاست وغیرہ کے لگنے سے چاٹ کر صاف کر دیتے
ہین - الغرض جملہ اعلی مخلوقات جہان مین ایک یہی خنزیر ہے جو اپنی وقت ولادت سے تا دم مرگ ادنی
غلاظتون کی تو کیا اصل بلکہ دنیا بھر کے خراب قسم و مضر غلاظتون سے لاپروا رہا کرتا ہے - غالب ہے
کہ اس ناپاک جانور کے نجس گوشت کو غذا و خورش کے رواج پر اقسام کے امراض و مضر صحت واقعات
اور اخلاقی فتورات وغیرہ کے انسان مین لاحق ہونے کا یقیناً احتمال ہوتا ہے -

بیان نقش دوم

لحم خنزیر مین حسب ضرورت عام مفید جسم انسان اجزا کا نہ ہونا جسم انسان کی بناوٹ یا پرورش اور زندگی کے لئے اس کے ہر غذائی شے مین ذیل کے اجزا ایک مناسب مقدار مین فراہم چاہئے یہہ اجزا سواے پانی کے جملہ تین ہین - اوّل البیومنیٹ اجزا - یعنے وہ اجزا جو سواے بافتہاے دماغ کے کل جسم کے نرم بافتین مثلاً گوشت و پوست و جھلیان وغیرہ جو جسم کے کل لازمی افعال وغیرہ سے گھس پس کر برباد ہوجانے پر ان کے مرتب یا مرمت کرنے مین مستعمل ہوتے ہین - مثلاً گیہون مین گلوٹین یعنے وہ مادہ جو بعد نشاستہ نکال لینے کے باقی رہتا ہے اور انڈون مین سفیدی دوم اقسام کے ارضی اجزا ان اجزا سے جسم مین بافتہاے دماغ اور ہڈیان مرتب ہوتی ہین - یہہ اجزا مثلاً کھانا نمک اور دوسرے نمکیات و چونہ وغیرہ سوم جسم کے لازمی حرکات کے لئے ضروری گرمی یا حرارت غریزی پیدا کرنے والے اجزا مثلاً نباتی غذا یعنے گیہون و چانول وغیرہ مین شکر و نشاستہ اور حیوانی غذا مین چربی ہم ذیل کی جدول مین چند عام مستعمل گوشتہا حیوانات کے مذکورہ عام مفید جسم غذائی اجزا کے مقدار کو بمعہ لحم خنزیر کے عام مفید جسم غذائی اجزا کے مقدار کے ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کے گیڈ تو ہلت یعنے راہ نماے صحت کے صفحہ ۱۳۳ سے یہان درج کرتے ہین -

[illegible]	(۱) البیومنیٹ اجزا یعنے وہ اجزا جن سے جسم انسان کا گوشت پوست وغیرہ بنتا ہے -	(۲) ارضی اجزا یعنے وہ اجزا جن سے بافتہاے دماغ و ہڈیان جسم کی بنتی ہین -	(۳) چربی یعنے حرارت غریزی جسم مین پیدا کرنیوالے اجزا	پانی
بیف یعنے لحم گاؤ	۱۵٫۰	۵٫۰	۳۰٫۰	۵۰٫۰
مٹن یعنی گوشت بز و بھیڑ	۱۲٫۵	۳٫۵	۴۰٫۰	۴۴٫۰
پورک یعنی لحم خنزیر	۱۰٫۰	۱٫۵	۵۰٫۰	۳۸٫۵
بیکن یعنی نمکین لحم خنزیر	۸٫۰	۱٫۳	۷۰٫۰	۲۰٫۰

اس جدول سے ظاہر ہے کہ لحم خنزیر میں نسبتاً لحم گاؤ و بز و بھیڑ کے کل نرم بافتہائے جسم انسان مثلاً گوشت و پوست و جھلیاں بننے کے لائق اجزا کم اور دماغ اور ہڈیوں کو مرتب کرنے والے اجزا بدرجہ غایت کم ہوتے ہیں - اسیطرح یہہ کہ لحم خنزیر میں گرمی پیدا کرنے والے اجزا نسبتاً لحم گاؤ اور بز و بھیڑ کے گرمی پیدا کرنے والے اجزا سے بہت زیادہ ہوتے ہیں -

لحم خنزیر میں خصوصاً بافتہائے دماغ و ہڈیاں بننے کے لائق اجزا کا بدرجہ غایت کم اور حرارت غریزی پیدا کرنے والے اجزا کا بدرجہ غایت زیادہ ہونا ایک نہایت حیرت خیز امر ہے اور ان دونوں اجزا کی مقداریں یہہ ایک اتنا بڑا اختلاف ہے کہ ہمارے دنیا بھر کا غذائی حیوانات کے گوشت سے کسی ایک میں پایا نہیں جاتا -

انسان کے قدرتاً عقل و فراست وغیرہ اعلیٰ دماغی قوتوں سے لسبتاً کا جانداروں کے مزین ہونیکی وجہ اسکو ایک ایسی غذا کی ضرورت ہوتی ہے کہ جسمیں بشمولیت جسم کے دوسرے بکار آمد اجزا کے وہ اجزا بھی ایک کافی ویا ایک ضروری مقدار میں شامل ہوں جو کہ دماغی تصرفات اور اس کے مرتب کرنے میں بکار آمد ہوں -

لحم خنزیر میں دماغی تصرفات اور اس کے مرتب کرنے والے اجزا کا بدرجہ غایت کم رہنے کی وجہ خصوصاً ہمیں ذہنی یا دماغی محنت کش و علم دوست اقوام یورپ و امریکہ وغیرہ کے لئے سخت باعث مضرت ہے جو اس کے رواج خورش کو اپنے میں رائج رکھے ہوں -

بیان نقص سوم

لحم خنزیر میں گنڈمالی سمیت کا موجود رہنا

حیوانات کے قدیم تاریخی معلومات سے یہہ ثابت ہے کہ خنزیر نسبتاً کل حیوانات کے مرض گنڈمالی کے

خصوصاً متاثر ہوتا ہے۔ یہہ ایک خاص خنزیری مرض ہے جس سے انسان کے مریض ہونے پر اُس کی خصوصیت کی عوام میں شہرت یا سہل آگہی کے لئے بجاے کسی ایک خاص نام کے قدماے اہل یونان اسکرافیولا بمعنی خنزیر کے گلے کی سوجہہ پکارا کرتے تھے جو آج تک رائج ہے۔ اسیطرح خنازیر یعنے مرض گنڈمال جو کہ مشتق ہے لفظ خنزیر کا اصطلاح عرب میں خصوصاً عوام کی آگہی کے لئے رائج ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں جو لازمی یا میراثی یا مخصوص طور پر اکثر جانداروں میں خصوصاً نمود ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً بلیوں میں تشنجی جھٹکے کتوں میں دیوانگی اور خارش۔ گھوڑوں میں متعدی وجہلک مرض گلانڈرز اور خارسی اور ہیوز یعنے گھوڑوں کا درد شکم جسکو کرکری کہتے ہیں اور مرغان خانگی میں گیپس (مرض گیپس میں مرغان خانگی منہہ پھاڑ پھاڑ مر جاتے ہیں) اور رسولڈ یعنے اُن کے سروں کا ورم کر جانا اور نابینائی اسیطرح مرض خنازیر خنزیر کا ایک خاص طبعی یا خلقی مرض ہے یا اس مرض کے وقوع کا سمی مادہ بطور خود پیدا ہونے کے لئے جسم خنزیر ایک لایق وجود ہے۔

ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ اٹھاون میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ وہ سب امراض جو نمود ہوتے ہیں دوسرے جانداروں میں سواے خنزیر کے معمولاً خنزیر خواروں میں ایسے لقوہ کئے گئے ہیں کہ قصابوں کے دہوکہ دہی کے آگے ہی انکو اُن کے قطع و برید سے روکدیا جاوے اور احکام سلطنت (ملک امریکہ وغیرہ میں) کا برتاؤ بھی سواے لحم خنزیر فروشوں کے انہی پر سخت ہے جو دوسرے مریض جانداروں کا گوشت فروخت کرتے ہوں۔ اس کا سبب کچھہ تو بوجہہ نہ معلوم ہو سکنے ہر وقت بسرعت تمام خنزیر کی گنڈمالی سمیت کے اور کچھہ تو بوجہہ خنزیر خواروں کے لحم خنزیر میں گنڈمال اور رسولیوں وغیرہ کی موجودگی کے دانستہ بے پروائی ہے یہی حکیم اپنا چشم دیدہ ماجرا یوں بیان کرتا ہے کہ شہر سنسناٹی واقع امریکہ کے مسلخوں میں ان جانوروں کے گلوں کو بینتے لیجاتے ہوئے دیکھا جن سب سے چند خنزیر ایسے تھے کہ جن کے اجسام میں متعدد رسولیاں مقدار میں ایک چھوٹے سیب سے لیکر ایک بڑے

مقدار کے کرم کلہ تک موجود تھے اور اسی شہر کے قصابون کے کہنے سے معلوم ہوا کہ اس قسم کی رسولیان اکثر اندرون
گوشت خنزیر بھی پاے جاتے ہین جنکو قطع کرنے سے ایک پیپ سا مادہ خارج ہوتا ہے ــــــ اس قسم کے
بیمار وپھولے ہوئی لاشین فروخت کرنے کے لئے تیار کی جاتی ہین۔ اور اس کے کہنے سے شرم آتی ہے کہ ان کا
گوشت ہمارے بڑے بڑے شہرون مین ایک نہایت عام غذائی اشیا سے ہے یہی حکیم کا بیان ہے کہ
چند سال کے آگے ایک متمول شخص جو رہنے والا قریب راکنگھام ورجینیہ واقع امریکا تھا کہ جس کے پانچ کم عمر جانور اور متعدد
دودھیلی گائیان ضائع ہوگئین بوجہ انکو باہم چروانے کے اسی جاے پر کہ جہان اس کے خنزیر چرواے جاتے تھے
یہ ثابت ہوا کہ خنزیر غلون کے ٹھوٹیان یا ٹٹیے کھاے یا زیادہ تر انکو جانب کر زمین پر پھینکدئے اور یہہ ٹٹیلے گائیون
کے کھانے مین آئے جس کے بسبب ایک قلیل عرصہ مین ان کے تمام جسم مین خراش پیدا ہوئی اور انھون نے اپنے سرین
رگڑنا شروع کیا اور ان کے گلے سوجھ وپھول گئے اور وے ایک قلیل عرصہ مین مرگئے یہہ انکی بیماری کو شدید
مرض گنڈمال کہتے ہین اور اس مرض منحوس کی سمیت ناپاک خنزیرون کے پس خوردہ یا چابے ہوئے ٹٹیلون
کی معرفت گائیون کے جسم مین داخل اور بشکل شدید مرض گنڈمال کے ظاہر ہوکر ان کے موت کے باعث ہوا ایک صحیح الانسان کے
لئے گنڈمالی مریض سے باہم ارتباط اس مرض کے متاثر ہونے کے احتمال پر اکثر حکمتہً ناجائز ہے تو ایسے گنڈمالی یا اس مرض
کے سمیت سے پر لحم خنزیر کو اصالتاً بطور غذا استعمال یا جسم مین داخل کرلیا جاوے تو کتنا سخت احتمال اس مرض کے
وقوع کا ہو سکتا ہے۔ جب سم مرض گنڈمال بیرونی طور پر گردن اور وہان کے غدودون مین نمود ہوتا ہے تو اسکو
گنڈمال اور جب جسم کے اندرونی مختلف آلات مین پیدا ہوتا ہے تو گو نام ان امراض کے مختلف ہوتے ہین لیکن عموماً ان سب
امراض کو اصطلاح طب مین ٹیوبرکیولار ڈزیز یعنے امراض سلی کہتے ہین مرض سل یا تپ دق جو اس کے سخت مہلک
ہونے کی وجہ جو ہر کوئی جانتے ہین اس مرض مین جو مادہ کہ شش سے بذریعہ کھانسی بشکل پیپ و بلغم خارج ہوتا ہے وہ
یہی گنڈمالی مادہ یا سم ہے جب یہہ گنڈمالی امراض جسم کے کسی حصہ مین نمود ہوں تو بیچارہ مریض کو بڑے بڑے دردو
تکلیفات جسمانی مین ایک مدت دراز تک مبتلا رکھکر بالآخر اکثر یا تو جام اجل نوش کرواتے ہین یا کبھی ایک مدت دراز کے دردو

تکلیفات جسمانی پیہی انسان مین معذوری بدشکلی اور بدوضعی اُس کے تاحین حیات باقی رکھکر رجوع بہ صحت ہوتے ہین افسوس ہے کہ یہہ یہان تک ہی اکتفا نہین کرتے بلکہ اپنی صحت یاب مریض مفروضہ کے آیندہ نسلون مین بہی نمود ہو ہوکر ان کے لئے ایک مرض موروثی ہوجاتے ہین۔ عموماً ہمارے محققین علم طب اُن گنڈمالی یا مختلف امراض سل کو اُن کے نسلاً درنسلاً نمود ہونے کے خاصیت خاص کی وجہ اُن سب موروثی طور پر نمود ہونے والے سیکڑون امراض پہ زیادہ ترجیح دیتے ہین جو آجتک ثابت ہوئے۔

ڈاکٹر رابرٹ صاحب اپنی طب طبع ہشتم کے صفحہ دوسو ستانوے ۲۹۷ مین یون فرماتے ہین کہ یہہ امراض زیادہ تر بچون اور کم عمر انسانون مین نمود ہوا کرتے ہین اب اس سے عیان ہے کہ یہہ امراض اکثر انسانی درخت کے ترو تازے اور بارور وغیرہ ہونے کے قبل ہی اُس کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا کرتے ہین۔ ہم ذیل مین اُن اقالیم کو درگزر کرتے ہوے جہان کثرت سے لحم خنزیر غذاءً استعمال ہوتا ہے فقط اُن ممالک کے سالیانہ تعداد اموات ہدیہ ناظرین کرتے ہین جہان نسبتاً یہہ غیر صحیح گوشت غذاءً کم مستعمل ہوتا ہو۔

رجسٹرار جنرل سرکار برطانیہ اور ایرلینڈ کے اٹھارہ سو چہیاسٹھ سال کے رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس سال ان ممالک کی آبادی دو کروڑ بانوے لاکھ دس ہزار اور بیس تہی جن مین تعداد اموات سب قسم کے امراض سے پانچ لاکھ چھہ سو اسی اور نو وقوع مین آئی اُس تعداد اموات سے بہتر ہزار چار سو پچیس یعنے مختلف قسم کے امراض کے سرسٹھ اموات کو ایک موت صرف چار قسم کے گنڈمالی امراض سے جو نہایت عام ہین بہ حسب ذیل وقوع مین آئے

۱۔ ٹیبیز میسنٹیریکا یعنے گنڈمالی ٹرباوٹ غدود شکم	۶۳۷۷
۲۔ مرض گنڈمال	۲۹۰۱
۳۔ مرض سل یا تپ دق	۵۵۷۱۴
۴۔ ہیڈرو کفلس یعنے گنڈمالی اجتماع آب اندرون دماغ	۷۴۳۳
جملہ	۷۲۴۲۵

ہماری تحریر بالتصدر ہماری تحریک خیال کو کافی ہے کہ اقسام کے گنڈمالی امراض سے صرف چار نہایت عام قسم کی گنڈمالی
امراض کے وجہ ہمارے مذکور الذکر کثیر التعداد اموات وقوع مین آئے تو اگر باقی مختلف اقسام کے سینکڑون گنڈمالی
امراض سے فوت شدہ انسانون کی گنتی ہو کر اُن مین شامل کئے جاوین تو تعداد اموات جدول مذکور سے بہت ہی
زیادہ شمار مین آئی ہوتی اگر ہم اِس گنتی مین اُس تعداد انسان کو بھی شامل کرین جو ان ناپاک امراض سے مریض
ہو کر پنجۂ اجل سے چھوٹ گئے ہون تو ہمپر صاف منکشف ہو گا کہ جس طرح ہندوستان مین بخارات نسبتاً اور
دوسرے امراض کے ایک عام امراض گنے جاتے ہین اسیطرح گنڈمالی امراض نسبتاً جملہ انسانی امراض کے انگلستان
مین ایک نہایت عام بیماریون سے ہین اور جس طرح باشندگانِ ہند کے لئے اکثر بخارات ہی عام وجہ موت کا
ذریعہ ہوتے ہین تو اسیطرح انگلستان کے باشندون کے لئے گنڈمالی امراض ہی عام وجہ موت کا ذریعہ ہوتے ہین
ہین - قطع نظر انگلستان کے ہم اگر کوئی دوسرے اقلیم کے انسانون مین بوجہ خنزیر خواری کے گنڈمالی امراض
سے مریض ہونیکے حالات کے جانب رجوع ہو کر تجسس کرین تو ہمکو کلکتہ کے طبی اخبار انڈین میڈیکل ریکارڈ کے
پرچہ یکم اپریل ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۲۰۰ سے معلوم ہو گا کہ اقلیم امریکہ کے مہذب شہر نیویارک مین جہان لحم خنزیر بکثرت
تمام غذاءً استعمال ہوتا ہے کئی متعدد گنڈمالی امراض سے صرف ایکہی قسم کے گنڈمالی مرض کی وجہ جسکو ٹیوبرکلوز
(جس مرض کا بیان ہم اس بیان سوم کے اخیر مین تحریر کرینگے) کہتے ہین - ۱۸۹۵ء سال کے اول سہ ماہی کے
کسی ایک ہفتہ کے نہایت قلیل عرصہ یعنے سات یومیہ مدت مین اس مرض خاص سے جملہ ایکسو تہتر ۱۷۳ انسان مریض
ہو کر ایکسو گیارہ پنجۂ اجل کے شکار ہوئے گو ہم قبول کرتے ہین کہ سلی وگنڈمالی امراض بعض اوقات اُن انسانون
مین بھی پائے جاتے ہین جو لحم خنزیر غذاءً استعمال نہ کرتے ہون جسطرح جملہ حکماؤن کا اتفاق اِس امر پہ ہے کہ موروثی
میلان ناقص غیر صحیح یا بد غذا غلاظت پسند عادات مرطوب یا خراب ہوا ذہنی محنت تفکرات اور وہ سب اسباب
جن سے خون مین بگاڑ پیدا ہوتا ہے انسان مین موجب اِن امراض کے وقوع کے ہوتے ہین (اور یہ امر بھی بالکل ثابت
ہے کہ خنزیر مین مرض گنڈمالا یا اس مرض کا سم اُس کے غیر صحیح یا بد غذا (براز انسان وغیرہ) اور لا انتہا غلاظت پسند

عادات کے باعث پیدا ہوتا ہے) تو بقول حکما یہہ امراض اُن انسانون مین بھی نمود ہونا ممکن ہے جو بد عادات مذکورہ کے عادی ہون با اُس کے کہ وہ اس غذاے ناپاک کے استعمال سے دست بردار ہی کیون نہون لیکن یہہ مرض ناپاک خصوصاً خنزیر خوار انسانون مین نسبتاً غیر خنزیر خوار انسانون کے کثرت سے نمود ہونا اور اُن کے لئے عام وجہ موت کا ذریعہ ہونا ہمارے لئے ایک نہایت صریح دلیل ہے کہ ہمارے حکماؤن کے مذکور الصدر بیان کنندہ ان امراض کے اسباب وقوع کے اور شمولیت اس ناپاک لحم خنزیر کے خوراک کے خنزیر خوارون مین یہہ امراض اس قدر کثرت سے ہوا کرتے ہین ورنہ غیر خنزیر خوارون کے مانند یہہ امراض اُن مین بھی شاذ و نادر ہوئے ہوتے ان امراض کے سالیانہ تعداد اموات کے شمار کے لئے اگر ہم روے زمین کے سب باشندون کو دو حصون پر ایک وہ جو غذاءً لحم خنزیر استعمال کرتے ہون اور ایک وہ جو اُس سے پرہیز کرتے ہون منقسم کر کے یہان ہمارے روزانہ مشاہدون کی مدد سے اندازہ کرین۔ تو غالباً گنڈمالی وسلی امراض سے زیادہ تر اموات اُن ہی انسانون مین پاے جاوینگے جو لحم خنزیر اکثر غذاءً استعمال کرتے ہون اس امر کی تصدیق کے لئے ہم ڈاکٹر فٹ صاحب و ڈاکٹر ڈریسڈیل صاحب و ڈاکٹر عصر نٹہ صاحب کی تحریر ذیل دربارہ اہل یہود مقیم لنڈن کے گنڈمالی وسلی امراض سے مریض نہونا کافی ہے۔

ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک مین بہ بیان مرض گنڈمال یون فرماتے ہین کہ "اس مرض کے جملہ اسباب وقوع سے لحم خنزیر کی خورش ہی ایک سبب ہے" اور ڈاکٹر ڈریسڈیل صاحب برٹش میڈیکل جرنل جلد اول ۱۶؍ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۸۱۵ مین یون تحریر کرتے ہین کہ "ملک پیارس واقع فرانس مین مرض سل سے جملہ اموات ۸۰۰۹۸ - ۱ - اور دوسرے مختلف قسم کے گنڈمالی امراض سے ۱۷۰۴ - اموات وقوع مین آئے جن کا جملہ پچاس ہزار آٹھ سو پچیس ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان ایام (سنہ ۱۸۸۶ء) مین ملک پیارس کے جملہ اموات کے حصہ چہارم کے قریب اموات گنڈمالی امراض کے وجہ وقوع مین آئے اور ربل بورنیو واقع آسٹریلیہ اور گلاسگو واقع انگلستان مین مرض سل سے متاثر چارپایون کے گوشت کے خوراک کی وجہ ان امراض کا انسان مین نمود

ہونا تصور کئے گیا ہے ۔ اور میرا ذاتی تجربہ دربارۂ اہل یہود جو کہ مقیم ہیں لنڈن کے ایسٹ اینڈ میں یون ہے کہ
یہان کے اہل یہود کا مرض سل سے فوت ہونا تحقیقاً ایک نہایت شاذ و نادر واقعہ ہے اور یہہ لوگ جنکو سب
کوئی جانتے ہین بہت مخصوص ہین قسم گوشت کے خرید کرنے مین جسکو کہ وہ غذا استعمال کرتے ہین " اور یہان
ڈاکٹر ڈرلیسڈیل صاحب فرماتے ہین کہ " ہمارے بڑے بڑے شہرون مین مرض سل کی اس قدر کثرت کی پوری
تحقیقات کی جاوے کیونکہ یہہ سخت لایق افسوس ہے کہ ایک واحد مرض سے یہہ اتنی خوفناک بربادی ہماری قوم
پر نازل ہو بغیر عملدرآمد ان جملہ تدبیرات کے جو اس مرض کے روک کے لئے تجویز کئے جاوین " ڈاکٹر ڈرلیسڈیل
صاحب بحوالہ ڈاکٹر بھرنڈ صاحب برٹش میڈیکل جرنل جلد اول ۴ مئی ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۱۰۳۸ مین یون فرماتے
ہین کہ " ہونڈس ڈچ واقع لنڈن کے غریب یہودیون مین بھی مرض سل سے مریض نظر آنا تحقیقاً نہایت شاذ
و نادر واقعہ ہے حالانکہ یہہ مرض جاے مذکور کے دوسرے باشندگون مین بکثرت تمام پایا جاتا ہے " اور
ڈاکٹر بھرنڈ صاحب عموماً مختلف امراض سل و گنڈمال کے نمود کی کثرت مرض سل سے مریض چارپایون کے گوشت
اور دودھ کی خورش کی وجہ تصور کرتے ہین اور وہان کے یہودیون کا ان امراض سے شاذ و نادر
مریض ہونا اس مرض سل سے مریض گوشت کے نہ کھانے کی حفاظت پر تصور کرتے ہین ڈاکٹر ڈرلیسڈیل
صاحب کی مذکورۂ بالا راے کہ یہودیون کا مخصوص ہونا قسم گوشت کے خرید کرنے مین اور ڈاکٹر بھرنڈ صاحب کی
راے مرض سل سے متاثر چارپایون کے گوشت کے نہ کھانے پر لنڈن کے مقیم غریب یہودیون کا مرض سل سے
متاثر ہونا کہانتک قابل اعتبار ہے ہمکو قبول کرنے مین تامل ہے کیونکہ شہر لنڈن مین اول تو جانورون
کو ڈاکٹرون نے بغور امتحان کرکے صحیح و تندرست نظر آتے ہوئے جانورون کو ہی انسانی خوراک کے
لئے مردہ کرنے کی اجازت دیتے ہین اور ثانیاً بعد کشتن ان کے تمام گوشت اور جملہ آلات وغیرہ کو بذریعہ
خوردبین وغیرہ کے بغور ملاحظہ کرکے اگر قابل خوراک یعنے صحیح و تندرست ہو تو فروخت کرنیکی اجازت دی
جاتی ہے ورنہ سلی وغیرہ امراضی تغیر و تبادل سے مشتبہ گوشت و آلات وغیرہ گڑوا دیئے جاتے ہین

جانور اور اُن کے گوشت کے اس قسم کے طبی معائنہ و تحقیقات کے لئے یوروپ کے ہر ہر مہذب شہر میں متعدد ڈاکٹر
و سالوتری وغیرہ مقرر ہیں اور اس میں ہر سال ایک صرفہ کثیر ہوتا ہے تاہم اس بلائے مرض سل گنڈمال سے
اہل یوروپ خصوصاً خنزیر خواروں کو نجات نہیں ملتی جانوروں کے گوشت کا یہ طبی معائنہ شہر لنڈن میں
بوجہ اُس کے دنیا بھر میں ایک واحد متمول شہر ہونے کے بڑی غور و فکر و سختی و بہت صرفہ سے انجام دیا جاتا
ہے اب مقام غور ہے کہ جو گوشت طبی طور پر بعد معائنہ انسان کے خوراک کے لئے غیر مضر مقرر ہو کر عوام
میں فروخت ہوتا ہو تو اس سے ایک قوم خاص (خنزیر خوار) کا اسکی مضرت یا مرض سل اور گنڈمال میں مبتلا ہونا
اور ایک قوم دیگر (اہل یہود) جو کہ غیر خنزیر خوار ہیں اس بلائے بے درمان سے محفوظ رہنا ایک امر حیرت خیز و غیر معمولی ہے
اور اس حیرت خیز معاملہ کی وجہ اہل یہود کا مرض سل سے متاثر گوشت کا نہ کھانا اور انکا قسم گوشت کے خرید کرنے میں خصوصیت
تصور کرنا گویا اس امر خلاف کو قبول و ثبوت کرتا ہے کہ لنڈن کے غریب و غیر واقف علم طب یہودیوں کا قوت ادراک و طاقت
شناخت صحیح و غیر صحیح یا سلی مادوں سے پر گوشت کے پہچاننے میں صرف شہر لنڈن کے علم طب سے غیر واقف
عوام پر ہی سبقت نہیں رکھتی بلکہ ان سب مقیم لنڈن طبی مخصوص تعلیم یافتہ سالوتری اور ڈاکٹروں پر فوق رکھتی ہو
جو کہ اپنے ادراک اور طاقت شناخت کو قدیم و جدید بڑے بڑے نامور حکماؤں کے قابل اطمینان تجربوں کے
وسیع ذخیروں سے آراستہ اور اپنی انسانی محدود بصارت کو (برخلاف شہر لنڈن کے مفلس یہودیوں کے)
آلات مثلاً خوردبین کے ذریعہ سے وسعت و کشادگی حاصل کر کے عموماً اقسام کے امراض اور خصوصاً سلی مادوں
سے پر جانداروں کے گوشت کو کامل طور پر شناخت کرنے کے سہل ذرائع حاصل کئے ہوں ہمارے حسب تحقیقات
و اطلاع اُن تمام ممالک میں جہاں اہل یہود جانداروں کو بطور خود بطریقہ خاص مردہ نہ کر سکتے ہوں یا جہاں اہل
اسلام کا طریقہ ذبح رائج ہو یا جہاں غیر مذبوح یا طریقہائے غیر مثلاً اسٹننگ وغیرہ سے مردہ شدہ حیوانات کا
گوشت فروخت ہوتا ہو ایسے سب مقامات میں اہل یہود کا مجبوراً دستور العمل یہ ہے کہ وہ اس گوشت کو خرید
نہیں کرسکتے کہ جسکی رویت و رنگت و بو وغیرہ قریب تر یا اس حیوان کے گوشت کی رنگت و رویت و بو وغیرہ کے

مطابق ہو کہ جسکو وے اپنے طریقۂ خاص سے مردہ کر کے خون کو اُس کے جسم سے خارج کرتے ہون علاوہ ازین اہل یہود کا قسم گوشت کے خرید کرنے مین خصوصیت بوجہ انگلستان کے قصاب خانون یا فروخت گاہون مین باہم فروخت ہونے گوشت ہاے حیوانات بمعہ لحم خنزیر کے ہے کیونکہ جسطرح لحم خنزیر اہل اسلام کے لئے منع ہے اسی طرح اہل یہود کے لئے بھی منع ہے اور مردار خوار باشندگون کے ممالک مین مردہ جاندارون کے گوشت کے فروخت ہونے کے احتمال پر لنڈن کے فروخت گاہون کے گوشت کو اہل یہود بغور و ملاحظہ خرید کرتے ہین کیونکہ کھانا مردہ جاندارون کے گوشت کا اُن کے لئے منع ہے (دیکھو انجیل عتیق کتاب لوٹیکس کے فصل یازدہم کے اکثر آیتون کو) حاصل کلام اہل یہود کی خصوصیت قسم گوشت کے خرید کرنے مین صرف مذہبی بنا پر ہے نہ کہ جس طرح ڈاکٹر ڈریسڈیل صاحب خیال کرتے ہین ہم سہولیت بیان کی غرض پر انسان پر نازل ہونے والے کل گنڈمالی امراض کو ایک بیرونی یا نمایان دوم اندرونی یا غیر نمایان جملہ دو حصون پر منقسم کر کے ظاہر کرینگے کہ یہ امراض کس درجہ مہلک اور تکلیف دہ ہین۔

اولاً بیرونی گنڈمالی امراض کا بیان۔

(۱) مرض گنڈمال ۔ زبان لیاٹن مین اسکو اسکرافیولا یعنے خنزیر کے گلے کی سوجھ عربی و فارسی مین خنازیر۔ ہندی مین گنڈال یا کنٹ مال کہتے ہین۔

بہ بیان مرض گنڈمال ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک مین یون فرماتے ہین کہ یہان طبی کدالی زن کھودتا ہے جڑون کو اُن کل امراض کے پورہ نصف حصہ کو جو عموماً انسان پر نازل ہوتے ہین یعنے انسان پر نازل ہونے والے کل امراض کے نصف حصہ گنڈمالی امراض شمار کئے گئے ہین۔ اس مرض مین جبڑے کے نیچے اور اُس کے زاویہ کے غدودین بہ نسبت اور جگہون کے غدودون کے اکثر متاثر ہوتے ہین اولاً ان غدودون مین ایک مجہول یا سست سوجھ پیدا ہوتی ہے جس سے اُن مین بڑھاوٹ ہوتی ہے اور یہ بڑھاوٹ بغیر کسی ہرج

وتکلیف کے مہینوں یا برسوں تک جاری رہکر جب کبھی کسی خلل کے بہ سبب مرض ترقی کرے اور غددوون مین
سراونڈ کا میل ہو تو طبیعت بگڑتی ہے۔ مریض کہ جسکی طبیعت شروع سے غیر صحیح تہی اب مہرج اور بیچین ہوجاتی
ہے۔ ایک پست قسم کا بخار شروع ہوتا ہے اشتہا جاتی رہتی ہے کان ناک اور آنکھ سے غیر صحیح ریزش یا پیپ
جاری ہوتا ہے اور اکثر لڑکیوں مین ان کے زنانی آلات سے ایک تکلیف دہ ریزش جاری ہوتی ہے اب غدد اور
اطراف کے نرم بافتون مین سڑن پیدا ہوتی ہے اس کے ساتھہ ہی اندرونی جسمی آلات مثلاً شش جگر گردے
وغیرہ مین گنڈمالی مادہ کی بجہر کا اکثر میل ہوتا ہے اس مرض کی خاص عفونت سے مریض اور اسکی خویش واقارب
وغیرہ کو سخت نفرت پیدا ہوتی ہے مابعد ایک مدت دراز مین یا تو یہہ ایک بدشکل کھرنڈ یا داغ باقی رکھکر التیام پاتا
ہے یا اس کے ساتھہ دوسرے اندرونی خلل پیدا ہونے پر مریض سفر دارالبقا کو اختیار کرلیتا ہے۔

(۲) گنڈمالی پھوڑے۔ یہہ اکثر بعد سڑن گنڈمالی غددوون کے نمود ہوتے ہین یہہ اکثر گردن
بازو۔ اور لبون پر ہوتے ہین۔ اور بدقت اور بدیر التیام پاکر بدنما کھرنڈ باقی رکھتے ہین۔

(۳) گنڈمالی ونبلیان۔ یہہ بوقت سڑن گنڈمالی غددوون کے وہان کے اطراف کے نرم بافتون مین
پیدا ہوتے ہین اور انسان کے زیادہ تکلیف دہی کے لئے یہہ بھی مانند گنڈمالی غددوون کے بدیر پیپ کرتے
ہین اور بعض اوقات گہرے اور بے ترتیب ہوتے ہین تو اُس وقت اُن مین بڑے بڑے ناسور پیدا ہوتے ہین
اگر یہہ ونبلیان جب کبھی جسم کے لامبے ہڈیون پر مثلاً بازو۔ ساعد۔ ران اور پنڈلیون پر نمود ہوتے ہین تو
اُن ہڈیون مین سڑن پیدا ہوتی ہے اور یہہ بھی بدقت اور بدیر درست ہوتے ہین اور درست ہونے پر بھی
نہایت بدنما کھرنڈ باقی رہتا ہے۔

(۴) ہڈیون کی گنڈمالی سڑن۔ یہہ ایک نہایت تکلیف دہ مرض ہے جس مین سڑنے والی ہڈیان
سوجتی ہین۔ اور جلد جسم جو ان کے اوپر ہو سوجتا اور سرخ ہوجاتا ہے بخار آتا ہے یہہ تکلیف تہوڑی
یا زیادہ مدت جاری رہکر بعدہ یوسٹ کے سڑکر دور ہوجانے پر ہڈیون مین سڑن پیدا ہوکر مردہ ہڈی کے

چھین چھین ٹکڑے نکلنا شروع ہوتے ہیں یہہ مرض اپنے ہمسایہ بافتوں کو بھی خراب کر دیتا ہے خصوصاً جب مفصلوں کے قریب کے ہڈیاں متاثر ہوتی ہیں تو مفصلوں کو بھی اپنے شریک کر کے خراب کر دیتے ہیں۔

۵۔ **گنڈمالی آشوب چشم** یہہ شکایت شیر خوار یا کم عمر بچوں میں پیدا ہوتی ہے اُس میں دونوں آنکھ ایک وقت واحد میں متاثر ہوتی ہیں اور آنکھ سرخ اور آنکھ کے پردہ قرنیہ پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو کر پھوٹ جانے پر وہاں پھوڑیاں پیدا ہوتی ہیں۔ روشنی کی برداشت بالکل موقوف ہو جاتی ہے جس کے سبب بچہ ہمیشہ پوپٹے بند کر لیا کرتا ہے وہ اکثر تاریکی میں رہنے کا قصد کرتا ہے آنسو بکثرت جاری ہوتے ہیں سخت تکلیف و درد ہوتا ہے ناک و سوراخوں میں درد و تکلیف ہوتی ہے۔ لبیں سوجھ جاتی ہیں کانوں کے اندر اور باہر پھوڑے پیدا ہوتے ہیں اس مرض کے بعد شفا مریض کی بصارت میں خلل یا وہ اندھا ہو جاتا ہے۔

۶۔ **لعاب دار جھلیوں کی گنڈمالی سٹرن**۔ لبوں کے اندر کی چکنی چمکدار اور شفاف پوشش کو لعاب دار جھلی کہتے ہیں۔ اس شکایت میں لب کان ناک کے لعابدار جھلیاں کم یا زیادہ سڑ جاتی ہیں اور ان میں درد و تکلیف پیدا ہوتی ہے۔

۷۔ **تخم فوطہ کی گنڈمالی سٹرن**۔ اس میں تخم فوطہ بہ سبب گنڈمالی مادہ کے بچھر کے بے ترتیب طور پر بڑھاوٹ کرتا ہے اور بعد چند ایام کے پھوٹ جاتا ہے اس کے ہمراہ فوطہ بھی سڑ کر اس میں سوراخ ہو جاتا ہے اور اس سوراخ کے باہر پھوٹا ہوا تخم فوطہ باہر نکل آتا ہے اکثر اس کو کاٹ کر نکال دینے پر مریض اچھا ہو جاتا ہے اگر بر وقت علاج نہو اور اس کے ساتھ امراض شریک ہو جاویں تو روح مریض ان تکلیفات سے سبکدوش ہونیکے لئے اپنے قالب خاکی سے کنارہ کش ہو جاتی ہے۔

۸۔ **گنڈمالی مرض مفصل**۔ اس میں مفصلوں کی ہڈیاں و نرم بافتیں سوجھ جاتی ہیں رباط مفصل نرم ہو کر بے ترتیب ہو جاتے ہیں اس کے پوست میں سوجھ و بالیدگی پیدا ہوتی ہے اب مفصل کی رونق ایک خاص

قسم کی ہوجاتی ہے تو اسکو زبان انگریزی میں وہٹ سولینگ یعنے سفید سوجھ کہتے ہیں الحاصل مفصل میں پیپ پیدا ہوکر ادھر ادھر پھوٹ کر نکل جانے پر متعدد ناسور باقی رہجاتے ہیں اور متاثر مفصل ایک مدت سے بیحرکت رہنے کی وجہ اس جانب کے عضو میں قوت حرکت بالکل مفقود ہوجاتی ہے عام طبیعت میں کم یا زیادہ فتور واقع ہوتا ہے جسم کے اندرونی آلات میں گنڈمالی مادہ بکھرنے کا میلان ہوتا ہے اگر ایسا ہو تو بیچارہ نیم مردہ مریض پر موت زود نازل ہوکر اسکو ایک مدت دراز کے درد و تکلیفات جسمانی سے رہا کر دیتی ہے

دوم اندرونی گنڈمالی امراض کا بیان

کوئی بافت جسم انسان میں ایسی نہیں کہ جس میں یہہ منحوس امراض نمودہ ہوتے ہوں تیرہ سو ستر مختلف گنڈمالی مریضوں کے مشاہدہ سے ذیل کے اندرونی آلات میں ان امراض کا واقع ہونا ثابت ہوا جنکو ہم بحیثیت ان کے موثر ہونے کے یکے بعد دیگرے درج کرتے ہیں۔ اول شش مابعد آنتین۔ آنتوں کے غدود۔ نرخرہ۔ لمفیاٹک گلانڈز یعنے جسم کے غدود میں رہ رہ کی ملفوفہ جھلی۔ طحال گردے شش کی ملفوفہ جھلی۔ جگر جیرہ ہوا۔ ہڈیاں تولید و تناسل کے آلات دماغ اور اسکی ملفوفہ جھلیاں مجرۂ بول۔ دل کی ملفوفہ جھلی۔ معدہ پوست جسم۔ جسم کی مچھلیاں یا گوشت زبان فیرنگس و انیڈ فیکر یعنے غذا کو منہ سے معدہ میں پہنچانے والی نالی للبہ اور دل یہہ گنڈمالی مادہ بحیثیت اپنے رنگ کے ایک خاکی دوسرا زرد جملہ دو قسم کا ہوتا ہے خاکی مادہ متاثرہ آلات میں بشکل چھوٹے چھوٹے متعدد اور سخت دانوں کے نظر آتا ہے اور زرد قسم کے دانے بڑے بڑے اور متعدد وا در اکثر نرم ہوتے ہیں متاثر آلات میں ان دونوں قسم کی بکھر سے ان کے اطراف کے نرم و نازک بافتوں میں بڑا تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے جس سے متاثرہ آلات اپنا فعل برابر ادا نہیں کر سکتے ہو حالات انسان میں بڑے بڑے درد و تکلیفات وغیرہ کی صورتوں میں نمایاں ہوتے ہیں ہم ذیل میں چند نہایت عام مشہور اندرونی

گنڈمالی امراض تحریر کرتے ہین۔

اولاً سشش کا گنڈمالی امراض سے متاثر ہونا۔ اطبا نے اس کے کئی اقسام مقرر کئے ہین
ان سب سے ایک مشہور قسم وہ ہے جسکو زبان لیاٹن مین ٹیوبرکیولر تھیسیز یا تھیسیز پلمونیلس یعنی
لاغری اور زبان انگریزی مین کنسمشن یعنے جسم کو کھا لینے والا یا برباد کردینے والا مرض کہتے ہین۔ فارسی
وعربی مین مرض سل وتپ دق کہتے ہین یہہ ایک قریباً لا علاج اور سخت مہلک مرض ہے جس کے صرف نام
ہی سے خود خوف طاری ہوتا ہے۔ ڈاکٹر فٹ صاحب کی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ دوسو پچپن مین یہ
درج ہے کہ مشتہر شدہ فوت وپیدائش کے کاغذات شمالی امریکہ وفرانس وانگلنڈ سے ظاہر ہوتا ہے
کہ عالمگیر امراض وبائیہ کے غیر موجودگی کے ایام مین ممالک مذکورہ کے جملہ اموات کا ایک ثلث حصہ بوجہ امراض سشش
کے ہوتا ہے اور بچون مین یہہ تعداد زیادہ تر ہوتی ہے یہان ڈاکٹر فٹ صاحب خیر تک کہتے ہین کہ کیا یہہ
تعداد اموات دراصل مسلول مریضون کے ہین سنہ ۱۸۶۶ء مین ملک انگلستان کے جملہ اموات یعنے بہتر
ہزار چہار سو پچیس اموات سے پچپن ہزار سات سو چودہ اموات اس مرض خاص کی وجہ صادر ہونا دلالت
کرتا ہے کہ یہہ انگلستان مین ایک نہایت عام مرض ہے اس مرض سے ہزارون خاندان تباہ ہوگئے
اور ہر سال ہوئے چلے جاتے ہین اس کے نام سے ہزارون کے کان کہڑے ہوتے ہین اور کئی
کانپتے ہین اکثر یورپ مین کسی کو مسلول یا مدقوق یعنے مریض تپ دق کہنا ایک بڑا دشنام یا انسان
کی طبیعت مین کراہیت یا رنج پیدا کرنے والا ایک زبردست جملہ سمجھا جاتا ہے یہہ انسان کے لئے ایک
ایسی سخت بلائے عظیم ہے کہ جس سے مریض ہونے پہ اسکو لابُد سفر دارالبقا کو اختیار کرلینا لازم آتا
ہے یہہ ایک خاص موروثی مرض ہے جو مریض معروضہ کے نسلاً در نسل باقی رہتا ہے اور حسب تجربہ ہر
تین مسلولون ہے ایک مین موروثی طور پر اس کا وجود ہونا ثابت ہوا ہے اس مرض مین گنڈمالی مادہ اکثر سینہ
سشش کے اوپر کے حصہ کے مختلف جائیون مین خون سے مقدار کثیر تجہرتا ہے اس مادہ کی بجہری کی ہر ج

سے انسان مین ایک خشک اور ہلکی کھانسی شروع ہوتی ہے رفتہ رفتہ یہہ کھانسی ترقی کرتی ہے
اور جب یہہ پچھپہڑا ہوا گنڈمالی مادہ نرم ہوکر اپنے اطراف کی شش کے مہین ونازک بافتون کے ہمراہ پیپ
آمیز بلغم کی صورت مین خارج ہوا کرتا ہے تو پستی اس درجہ شروع ہوتی ہے کہ ادنٰی ریاضت سے
مریض کا دم چڑہہ آتا ہے یہہ گنڈمالی پچھپہڑہ بساخت شش بشکل ریم وبلغم خارج ہوجانے پر اسکی جاے پاشش
مین بڑے بڑے غار یا قعر پڑجاتے ہین اور ان غارون مین اکثر کھانسی وغیرہ کے صدمہ سے شقین
پیدا ہوکر اکثر سیر ہاے سیر خون شش سے براہ منہہ وناک خارج ہوتا ہے بعض وقت یہہ خون خارج
ہوتے وقت مجرہ ہوا مین منجمد ہوجاتا ہے تو تب مسلول کا دم رک کر دفعتاً خاتمہ بالخیر ہوجاتا ہے ورنہ خون
کے بار بار نکلنے سے مریض پست وناتوان ہوتا جاتا ہے۔ خون کا شش سے نکلنا جسکو زبان عرب
مین نفث الدم کہتے ہین ایک بڑی بھاری علامت اس مرض مہلک کی ہے اب اسکو خصوصاً چرب غذا یا
چربیدار اشیا سے نہایت نفرت پیدا ہوتی ہے (دیکھو نقص ششم یعنے لحم خنزیر مین کثرت چربی کی وجہ
اس کے خوردنش سے ایک خصوص قصور ہاضمہ پیدا ہوکر موجب مرض سل کا ہونا) اور کم یا زیادہ ہاضمہ
کی طاقت زایل ہوجاتی ہے اب جس طرح ایام گزرتے جاتے ہین اسیطرح اس مرض مین ترقی ہوتی
جاتی ہے ایک پست قسم کا بخار شروع ہوتا ہے اور ہر قسم کی غذا سے نفرت پیدا ہوتی ہے تشنگی
ہوتی ہے ناطاقتی اور جسمی لاغری روز افزون ہوتی ہے یہانتک کہ مریض کے پوست واستخوان باقی
رہجاتے ہین اس وقت اسہال یا دست شروع ہوکر مریض کی ناطاقتی کو اور زیادہ کرتے ہین مریض کے
غدد اسفل ورد کرتے ہین ان مین سوجہہ پیدا ہوتی ہے اور اس وقت کھانسی سخت تکلیف دہ اور اخراج
بلغم بمقدار زاید ہوتا ہے بسبب کھانسی کے مریض چند منٹ سے زیادہ سو نہین سکتا مریض بار بار
بستر پر کروٹین بدلتا ہے جس سے اسکی سخت بیقراری ظاہر ہوتی ہے اور پسینہ بوقت صبح اتنا
جاری ہوتا ہے کہ مریض اس سے بالکل تر اور ناتوان ہوجاتا ہے اور بوقت شام مریض کو لرزہ آتا ہے

اُس کے عضو اسفل میں سخت درد اور جھٹکے شروع ہوتے ہیں اور اب وقت البول درد ایک نہایت درجہ کی پہنچتی
اور ایک قایم و سخت دقت تنفس شروع ہوتا ہے یہہ سب تکلیفات چند ایام جاری رہکر موت جو ایک واحد
ذریعہ مریض کے مذکور تکلیفات کے دور کرنے کا ہوتا ہے اُسپر نازل ہوکر بیچارہ ناتوان ولاغر تن و جسم
مریض کو مذکور الصدر سخت درد و تکلیفات کے گران بوجھ سے سبکدوش کر دیتی ہے۔ اللّٰھم احفظنا۔

دوم رودون کے گنڈمالی امراض۔ اس میں مشہور و عام امراض دو ہیں ایک ٹیبیز منسٹریکا
دوسرا ٹیوبرکیولا ر پیرٹونیٹس

(۱) ٹیبیز منسٹریکا یعنی جذب یا گداز ہونا رودون کو آپس میں ملحق کرنے والی جھلی کا یہہ ایک [illegible]
اور اکثر لاعلاج شکایت ہے یہہ کم عمر بچوں میں نمود ہوتی ہے بنا اس شکایت کی کم یا زیادہ درد شکم سے ہوتی
ہے رودون کے غدود بسبب گنڈمالی پتھر کے بڑہاوٹ کرنے پر شکم سوجتا ہے اور تنا ہوا ہوتا ہے اور
باقی تمام جسم نہایت لاغر علی الخصوص چونتڑ اتنے جذب ہوجاتے ہیں کہ بمشکل تمیز ہوتے ہیں بچہ کے
جسم کا رنگ پھیکا اور وہ نہایت ناتوان اور پست ہوجاتا ہے اور جریان شکم پیدا ہوتا ہے آخر الامر
ترقی جریان شکم کے ساتھ بچہ کم یا زیادہ عرصہ میں نہایت درجہ کا پست و ناتوان ہوکر بوجہ گنڈمالی پتھر
کے شش و دماغ کے امراض سے فوت ہوکر ایک مدت دراز کے غیر متحمل درد و تکلیفات سے کنارہ کش
ہوجاتا ہے۔

۲۔ ٹیوبرکیولار پیرٹونیٹس۔ یہہ بھی اکثر بچوں میں ہوتا ہے اس میں ہلکی قسم کا شکم میں
درد ہوتا ہے غذا سے نفرت ہوتی ہے بچہ نہایت پست و ناتوان ہوجاتا ہے شکم میں استسقا کے مطابق
پانی بھر جاتا ہے آخر الامر آپس اور دوسرے سلی یا گنڈمالی امراض کے شامل ہونے سے مریض اپنے مستعار
قلیل ایام عمر کو پورہ کرتا ہے۔

۳۔ دماغ کے گنڈمالی امراض۔ اس میں گنڈمالی اجتماع آب اندرون سر یا استسقاء دماغ جسکو

زبان لیاٹن مین میڈرمکفلس کہتے ہین مشہور ہے یہہ بھی اکثر شیرخوار و نوزائیدہ بچون مین پیدا ہوتا ہے اسمین
بچہ کا جسم نہایت لاغر اور اجتماع آب سے سر بڑا ہوجاتا ہے چہرہ بہت ہی چھوٹا آنکھین بڑی بڑی و نمودار اور رجوع
نگاہ نیچے کی جانب ہوتی ہے بچہ ہمیشہ چرانداہو کر چیختا ہے اور دانت چابتا ہے اور اکثر احول ہوجاتا ہے اور نہایت
ناتوان اور غایت درجہ کی سستی ہوتی ہے آخرالامر تشنج یا فالج سے مریض یا تو حالت تشنج مین فوت ہوکر درد
و تکلیفات سے دور ہوجاتا ہے یا اگر فالج ہو اور افاقہ ہونے والا ہو تو ایک مدت مین درست بھی ہوجاتا ہے۔

چہارم وہ مرض جو گنڈمالی مادہ کے تمام جسم مین موجود ہونے پر پیدا ہوتا ہے اس
مرض کو اکیوٹ جنرل ٹیوبرکلوز کہتے ہین یہہ ایک عام طبعی مرض ہے اس مرض مین انسان صرف دو سے چھ ہفتون
تک زندہ رہتا ہے علامات اس مرض کے روزافزون ناتوانی اور لاغری سے شروع ہوتے ہین مابعد لرزہ آتا ہے
سخت بخار شروع ہوتا ہے پسینہ کی اور ارکثرت ہوتی ہے کھانسی و سخت وقت تنفس ہوتا ہے اور اب مریض نہایت
ناتوان و لاغر ہوجاتا ہے ہزیان گوئی پیدا ہوتی ہے آخرالامر مریض یا تو بسبب بخار و یا دماغ و شُش وغیرہ کے امراض
شامل ہونے کے وجہ راہئی ملک بقا ہوجاتا ہے۔

نقص چہارم

لحم خنزیر مین متعدد کیڑون کا وجود پایا جانا ۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب اپنی کتاب
طب حیوانات کے صفحہ ۹۵ مین یون تحریر کرتے ہین کہ خنزیر جنکو ہم سب جانتے ہین کہ اپنی خورونوش مین
کوئی خصوصیت نہین رکھتے ہین وجہ انکو اقسام کے حشرات الارض اور اُنکے تخم یا انڈے جن کا وجود و نمود اکثر
حیوانی وغیرہ مضر غلاظتون مین ہی ہوا کرتا ہے کھانے کے ہمیشہ موقع حاصل ہوتے ہین جسکی وجہ ان کے
جسم مین اقسام کے کیڑے پائے جاتے ہین انسان کے تا این زمان معلوم شدہ جملہ جانورون مین ایک ہی
خنزیر ہے کہ جس کے گوشت مین ملفوف شدہ بعض کیڑون کی خورش پر انسان مین ہلاکت و بدنتائج پیدا ہوئے

ہین ہم اس بیان زود فہم کرنے کی غرض پر خنزیر کے جسم مین پاے جانے والے اقسام کے کیڑون کو دو قسم پر منقسم کرتے ہین ایک وہ کہ جن کی خورش پر انسان ہین ہلاکت و بدنتائج پیدا ہوتے ہین - اور ایک وہ کہ جنکی مضرت کا تا حال کوئی تسلی بخش تجربہ حاصل ہوا ہے -

قسم اوّل - خنزیر کے جسم مین پاے جانے والے کیڑے جنکی خورش پر انسان ہین ہلاکت اور بدنتائج پیدا ہوتے ہین یہہ جملہ دو ہین ایک ٹریکینہ اسپیریلیس دوسر ا ٹینیہ سولیم -

(۱) ٹریکینہ اسپیریلیس یا کرم خنزیر - ہمارے جملہ اطباے یوروپ و امریکہ وغیرہ اسپر متفق ہین کہ ٹریکینہ اسپیریلیس اُس ناپاک جانور کا ایک خاص کیڑا ہے یہہ ایک بال کے مطابق باریک بشکل سانپ سفید اپنے پر آپ پیچیدہ اور ایک مہین جھلی کی تھیلی ہین ملفوف شدہ کیڑا ہے جو خصوصًا خنزیر کے مچھلیان یا گوشت مین اکثر اوقات بکثرت پاے جاتا ہے اس کیڑے کے حالات ہم یہان طب ٹیابز طبع ہفتم جلد دوم کے اکیسو ستادن صفحہ سے لیکر درج کرتے ہین ان کیڑون کا وجود انسان ہین اولاً ایک عجیب سفید دانہ دار گوشت انسان جو اتفاقاً ایک تشریح دان مسٹر ورمالڈ کے نظر آنے پر بعد امتحان پروفیسر اُووَن نے اٹھارہ سو پینتیس سن عیسوی ہین یعنے بارہ سو ترپن سال بعد نزول آیت قرآن* ظاہر کیا اور ٹرائی کینہ اسپیریلیس انہی پروفیسر کا بخشا ہوا نام اس کیڑہ کا ہے -

ڈاکٹر زنگر صاحب ۱۸۶۰ء یعنے بارہ سو اٹھتر سال بعد نزول آیت قرآن* ان کیڑون کے مرض مہلک کو انسان ہین ظاہر کرنے کے باعث ہوے یہہ کیڑے گوشت ہین بطور سیاہ و سفید بیضوی کرکرہ دانون کے پاے جاتے ہین اور انکی ملفوفہ تھیلی کے درمیان یا اس کے ساخت ہین ان کیڑون کو بیرونی صدمات سے محفوظ رکھنے کے لئے کم یا زیادہ چونہ یا ایک مہین چونہ کا غلاف مانند پرندون کے انڈون کے بیرونی پوست یا چھلکے کے ہوتا ہے اگر ان دانون سے ایک کو چیر کر دیکھین تو ان ہین؛

*اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ

ایک یا کئے نوآغاز کیڑے دو یا اڑہائی بار اپنے پر آپ پیچیدہ نظر آتے ہیں جنکو دراز کرنے سے ایک انچ کا تیسواں حصہ گنے جاتے ہیں اور انکی گولائی کا قطر ایک انچ کے ساٹھواں حصہ کے ہوتا ہے اور ایک نوآغاز یا جفت کرنے کے لایق نر کیڑہ ایک انچ کا اٹھارہواں حصہ اور مادہ ایک انچ کا آٹھواں حصہ لامبا ہوتا ہے یہہ کیڑے خصوصاً لحم خنزیر میں اکثر پاے جاتے ہیں جب ان کیڑوں سے پر لحم خنزیر گرم خون والے جاندار مثلاً چارپاے وغیرہ اور انسان کے کھانے میں آوے تو یہہ کیڑے بہمرہ گوشت داخل معدہ ہوکر وہاں اپنے اطراف کے گوشت اور ان کے ملفوفہ تھیلیوں کے فعل ہاضمہ سے ہضم یا جذب ہوجانے پر اس سے جدا ہوکر بغیر مرجانے کے معدہ سے آنتوں میں داخل ہوتے ہیں اور یہاں دو دن کی مدت میں یہہ کیڑے آغاز ہوکر انڈوں سے حاملہ ہوجاتے ہیں یہہ انڈے (جو اصل میں کیڑے ہی ہوتے ہیں مانند مگس خانگی کے نوزائیدہ کیڑوں کے جو ہمکو گوشت پر نظر آتے ہیں اور جنکو عوام ناسمجھی سے مگس خانگی کے انڈے کہتے ہیں) چھہ سے آٹھہ دن میں مادہ کیڑوں کے شکموں میں تیار ہوکر بغیر کوئی پوشش کے ہر ایک کیڑہ کے شکم سے سیکڑوں پیدا ہوتے ہیں اور یہہ نوزائیدہ کیڑے ایک مدت قلیل میں آنتوں کی دیواروں کو چھید کر جسم کے کل عضو و آلات کے گوشت یا نرم بافتوں میں پھیل کر پندرہ دن کے عرصہ میں اپنی جاے استقامت کے اطراف کے گوشت کی خوراک سے قد و قامت میں پوری ترقی کرتے ہیں اور اپنے ماںباپ کیڑوں کے مطابق یہاں اُن کے قیام کے گزند یا ہرج کے باعث ایک تھیلی کے تیار ہونے پر اس میں ملفوف ہو رہتے ہیں ان نوزائیدہ بیشمار کیڑوں کا جسم انسان میں داخل ہونا اُسپر بہت خطرناک حالتیں پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے اور بعض حالتوں کے نمود پر باعث ہلاکت بھی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ٹیانر صاحب کرم خنزیر کے مرض مہلک کی علامات یوں بیان کرتے ہیں "علامات اس مرض کے سخت یا ہلکے بہ نسبت ان کیڑوں کے اکل کی تعداد پر ہوا اسکے انکی مقدار نسل اور ان کے آنتوں سے نکل کر جسم میں داخل ہونیکی تعداد پر منحصر ہے بحوالہ ڈاکٹر ٹیانر صاحب یہہ یوں ہے کہ سب سے یہہ شکایت عالمگیر

طور پر شہر برگ مین جو قریب مگڈی برگ واقع انگلستان شروع ہوئی اور اسوقت ایک عورت تھوڑا خام پختہ
لحم خنزیر روٹی کے ہمراہ کھانے پر بیمار ہو کر مر گئی اور اُس کا بچہ اپنی مان کے مستعلہ چمچہ کے چوسنے سے ہلکے طور
پر بمعرفت معدہ کے جسم مین کم داخل ہونے تو زائیدہ کیڑون کے علیل ہو کر درست ہو گیا حسب تحریرات متعدد
مورخون کے اس مرض کے شروع علامات ہو توفی اشتہا اور ایک خاص قسم کی بے مزگی غثیان اور خواہش
قی ہوتی ہے جسمی طاقت زایل ہو جاتی ہے بعد ازان دست جاری ہونے ہین طبیعت مین سخت ناسازی
معلوم ہوتی ہے گردن بازو پنڈلیون مین درد و سختی پیدا ہوتی ہے یہ درد و سختی بوجہ چھیدنے اور
ادہر ادہر سفر کرنے ان نو آغاز کیڑون کے ہوتی ہے بعد اس کے ایک سخت بخار شروع ہوتا ہے چہرہ اور
آنکھ کے پوپٹے سوج جاتے ہین بدبو پسینہ بمقدار زائد نکلتا ہے اور چند ایام تک اعضا کی سختی ترقی
کرتی جاتی ہے حتی کہ تمام جسم کا گوشت یا مچھلیان دردناک اور نہایت محسّ ہو جاوین تنفس لیتے وقت
یعنے اس فعل کو ادا کرنے والے مچھلیون مین سخت تکلیف ہوتی ہے اور نیند مطلق نہین آتی افسوس کہ
بیچارہ مریض اس ناپاک لحم خنزیر کے صرف کھانے کے ہی جرم مین رات دن ایک سخت درد اور
تکلیفات جسمانی مین مبتلا ہو جاتا ہے اگر ان کیڑون کا حملہ سوئے ڈیافرم یعنے سینہ اور شکم کے اندر
کے درمیانی پردہ پر ہو تو علامات مذکور کے ساتھ سخت تکلیف دہ ہچکی شروع ہوتی ہے اور جب
یہ نرخرہ کی مچھلیون مین داخل ہون تو آواز بھاری ہو جاتا ہے بعض مریضون کے جسم کے خاص
خاص حصون مین نہایت عصبی درد پیدا ہوتا ہے جب کبھی زیادہ مقدار مین اس قسم کا لحم خنزیر جسمین ان کیڑون
کی موجودگی ہو اگر کھانے مین آوے تو تب ان کیڑون کی ایک کثیر تعداد جسم کی مچھلیون مین داخل ہوتی
ہے جب ایسا ہو تو مریض کا کل جسم مفلوج ہو جانے پر وہ ایک نہایت ردی حالت مین فرش بستر ہو جاتا
ہے چہرہ اور آنکھ کا ورم ایک ہفتہ تک جاری رہتا ہے بعد ازان اس کے زایل ہو جانے پر اولاً مریض
کے پپوٹے اور پنڈلیون پر آماس پیدا ہو کر مابعد شکم چھاتی و پیٹ وغیرہ سوج جاتے ہین اور چوتھے ہفتہ

کے اوائل ایام مین حالت مریض نہایت خراب اور لائق ترس رحم ہوجاتی ہے یعنے ان ایام مین مریض کی
زبان خشک اور جسم مین نہایت سخت درد اور پسینہ بمقدار زاید نکلتا ہے منھ بدقت کھلتا ہے رات و دن
نیند مطلق نہ آنیکی وجہ مریض نہایت بےچین اور اسمین ہذیان پیدا ہوتا ہے آخرالامر موت اکثر اوقات حیوانی
قوتون کے بدرجہ غایت زائل ہوجانے سے بیچارہ مریض پر نازل ہوکر ایک مدت دراز کے ناجائز اور
غیر متحمل درد و تکلیفات کے بوجھ گران سے اسکو سبکدوش کردیتی ہے اور اس مرض خاص [illegible] ذات الریہ
پیرٹونیٹس (یعنے سوزش اس جھلی کی جو معدہ جگر گردے طحال و آنتین وغیرہ کو ملفوف کرتی
ہے) پلوروزی یعنے دل و شش کی ملفوفہ جھلی کی جلن سے سخت مہلک امراض و استسقا پیدا
ہوتا ہے کم زور حملہ مرض یا صحت پذیر حالات مین درد سوج اور جریان شکم موقوف ہوجاتا ہے وقت تنفس
کی تکلیف جاتی رہتی ہے نیند آتی ہے پرورش دار غذا کی خواہش ہوتی ہے جسمی قوت حرکت پیدا ہوتی
ہے لیکن مریض غایت درجہ کا ناتوان اور اس کے جسم کے بال گرجاتے ہین اور اس وقت کرم خنزیریہ مریض
کے جسم کے مچھلیان یا گوشت مین خوش قسمتی سے اپنے تھیلیون مین ملفوف ہوجاتے ہین"
طب رابرٹ صفحہ ۶۹۳ مین لکھا ہے کہ بعض وقت اس مرض کی ابتدا ہیضہ وبائی یا مہرج سم مثلاً سنبل سپید
کے مسموم انسان سے علامات یعنے قی و دست وغیرہ سے ہوتی ہے۔ سالوتری ڈاکٹر ولیم ولیمس صاحب
کی طب حیوانات کے صفحہ ۷۳۹ مین یون تحریر ہے کہ بعض مورخون کے حسب بیان خنزیر خود کبھی کبھی
ان کیڑون کے مرض خاص مین مبتلا ہوتے ہین اور ان مین اس مرض کے خاص علامات موقوفی اشتہا
معمولی اور ہر قسم کی حرکات جسمانی سے سخت نفرت یا ناکامل طور پر جسمی اعضا مین مفلوجی پیدا ہوتی ہے اور
یہی مرض ہے کہ انسان مین ایک نہایت شدید جانکنی طاری کرکے اس وقت تک زندہ رکھتا ہے کہ موت
بترحم نازل ہوکر ان تکلیفات سے اسکو سبکدوش نہ کرے اور اسی کتاب کے صفحہ ۷۳۷ مین یون تحریر
ہے کہ شاہی سالوتری دارالعلوم انگلستان کے حسب آزمایش ان کیڑون سے ایک متاثر خنزیر کے حالت

زندگی مین کوئی بدعلامات پاے نہین گئے لیکن متاثر خنزیر کو اُس کے بعد کشتن چیر کر دیکھنے پر اُس کے کل جسم مین قریب ایک کروڑ ساٹھہ لاکھہ زندہ شرائی کیمہ اسپیرلیس کیڑے پاے گئے۔

ڈاکٹر ٹیانز صاحب مرض کرم خنزیر کے علاج میں یون فرماتے ہین کہ اس مرض کے علاج کے نتائج کسی طور پر خاطر خواہ نہین ہین اور نہ جسم یا گوشت انسان ہین ملفوفہ کیڑون کے زائل یا انکو ہلاک کرنے کے لئے ہی کوئی تسلی یا فائدہ بخش علاج اب تک معلوم ہوا ہے۔

ڈاکٹر ہربنڈ صاحب اپنی کتاب فارن زک میڈیسنس مین بہ ضمن بیان اس کیڑے کے یون تحریر کرتے ہین کہ اسکی مرض کا طبی معالجہ تا این زمان غیر سود مند ہے۔ طب رابرٹ طبع ہشتم کے صفحہ ۴۹۱ مین لکھا ہے کہ اس بیماری کے روک کے لئے لحم خنزیر کے خورش کو ترک کرین جوان کیڑون سے پُر مواد اُس کے فروخت کرنے کے آگے خوردبین سے ان کیڑون کی موجودگی یا غیر موجودگی کے لئے امتحان کرین اور اس سے بالکل محفوظ رہنے کے لئے ترک کرنا لحم خنزیر کی خورش کا ایک نہایت عمدہ طریقہ ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ صاحب کی راے مذکور گو قابل قدر ہے مگر عوام مین اس راے کی پابندی دشوار اور اُس کا رواج غیر ممکن نظر آتا ہے۔

ہم اس کیڑے کے باقی حالات ڈاکٹر فٹ صاحب کی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۹۵ سے لیکر یہان درج کرتے ہین۔ "یہہ مرض کرم خنزیر ۱۸۵۵ء مین بطور عالم گیر ملک جرمنی کے چند حصون مین بڑی شدت سے نمودار ہوکر متعدد انسانون کے تلف کرنیکا باعث ہوا اور یہہ مرض اس شہر یعنے نیویارک وپنسلوانیہ واقع امریکہ کے اکثر حصون مین بسواے اس کے بہت کثرت کے ساتھہ جانب مغرب اس اقلیم کے (کہ جن جائیون مین بکثرت تمام لحم خنزیر غذاً استعمال ہوتا ہے) واقع ہوکر بہت قیمتی جانون کے تلف کرنے کا باعث ہوا اور اس کرم خنزیر کی تحقیقات کے لئے شہر شیکاگو واقع امریکہ مین ایک مجلس طبی مقرر ہوکر بارہ سو خنزیر کے قتل پر امتحان ہر اٹھاون سے ایک مین ان کیڑون کی موجودگی ثابت ہوگئی اور اس مجلس کی صلاح یہہ تھی

کہ لحم خنزیر کو اتنا جوش دیا جاوے کہ یہہ کیڑے بالکل مرجاوین اس کام کے لئے اکیسو ساٹھہ درجہ کی گرمی کافی
سمجھی گئی (پختہ شدہ لحم خنزیر کے کیڑے جنوبی افریقیہ کے وحشیون کے بھونے ہوئے کیڑون کے
مانند باذایقہ ہوتے ہون) اور دوسرے محققون کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ خنزیر خوار انسان ان کیڑون
سے متاثر لحم خنزیر کے فی مربع انچہ کے داخل معدہ کرنے پر اٹھارہ ہزار کیڑے اکل کیا کرتے ہین اور
ہر پچاس خنزیر سے دس مین یہہ کیڑے موجود رہتے ہین کہ ہمکو ایک اخبار ظرافتاً یون بیان کرتا ہے کہ اگر
یہہ تحقیق ہے کہ ہر پچاس مغربی خنزیر سے دس ان کیڑون سے پُر رہتے ہین اور ملک جرمنی مین یہہ تعداد
فقط فی صدی چار ہے جہان یا جن تمام جگہون مین عوام بوجہ مرض ان کیڑون کے بطور ایک مرض وبائیہ
کے فوت ہوا کرتے ہین تو سوائے اُس بلا سے لحم خنزیر کے خوف ہیضہ وبائی بالکل ہیچ و ناحق ہے ان
نہایت مہین کیڑون کا کروڑون کے کھانے مین آنا ایک مسئلہ دل لگی نہین کیونکہ وہ سب انسان جو
ایک بڑی قیمت اپنی اس قسم کے غذا کے لئے صرف کرکے اکل کیا کرتے ہین اس لئے کہ یہہ لحم خنزیر کے کیڑے
بعد ازان اُن کے اجسام کو اپنی غذا بناوین اور یہان تک کہ کھاوین انکو قبر مین علاوہ دوسرون کی خورش
کے لئے انکو وہان پر رکھہ چھوڑنے کے تو تب یہہ دل لگی و قدر و منزلت اس لحم خنزیر کی صاف عیان
ہوگی"

ترائی کینیہ اسپیرلیس یعنے کرم خنزیر لحم خنزیر مین پائے جانا اور یہہ کیڑے بہمراہ لحم خنزیر بعد خورش
داخل جسم انسان ہوکر باعث مرض مہلک ہونا اور اس سے بیشمار انسانون کا فوت ہونا خنزیر خوار و غیر خنزیر خوار
انسانون مین ایک بڑی بحث و مباحثہ کی تحریک کا باعث ہوا شہر برلن پایہ تخت بنگال کے قصابون
کی انجمن کے ایک جلسہ مین ایک طبی پروفیسر مع ایک سالوتری ڈاکٹر ابن نامی اس غرض پر مقرر کئے گئے
کہ وے کوئی عمدہ تجویزات کے شمول امداد سے کرم لحم خنزیر کے مرض خاص کے روکنے کی کوئی تدبیر سوچین
ڈاکٹر ابن صاحب اس کل معاملہ کو خلاف و بے بنیاد دیکھکر ان کیڑون سے متاثر لحم خنزیر کے اُس مقدار کی خورش

پر اپنی خوشی ظاہر کئے جتنا کہ انکو دیا جاوے لیکن جب ایک ٹکڑا ان کیڑون سے پر لحم خنزیر کا اُن کے
پیش کیا گیا تو وہ پس و پیش کرنے لگے اور یہہ مشہور کیا گیا کہ وہ اُس کے کھانے سے صاف انکار
کئے ولیکن اس جلسہ کے شرکاء کے طعن و تشنیع کی وجہ وہ اُن کے پیش کردہ لحم خنزیر سے ایک چھوٹا
ٹکڑا دانتون سے توڑ کر کھا گئے اور معاً بعدہ وہ تمام اُس مقام سے نکلکر قریب کے ایک دوا فروش
کی دکان سے ایک ایسی زبردست دوائی مقی لیکر کھا گئے کہ جس سے ہمارے با علم ڈاکٹر کے احیا یون کو
حالت نا امیدی مین اُن کے اچھے ہونے کے لئے ایک بڑی مشقت کو گوارا کرنا لازم آیا -

قطع نظر جملہ امور و حالات مذکورہ کے بعض اشخاص ایسے ہین کہ کرم لحم خنزیر کے وجود اور نمو کو لحم خنزیر
مین قبول کرتے ہوئے دعوے کرتے ہین کہ یہہ کیڑے لحم خنزیر کو خوب جوش دینے سے بالکل بے
ضرر ہو جاتے ہین اس شبہ کے رفع کرنے کے لئے ہماری زیر بین تحریر ڈاکٹر کوین صاحب کی طبی
لغت کی جلد دوم مطبوعہ جدید (۱۸۹۴ء) کے صفحہ ۵۲۶ ہم پیش کرتے ہین چنانچہ ڈاکٹر ایڈمنڈ انسے
پارکس صاحب اور جارج بکہنان صاحب یون فرماتے ہین کہ ان کیڑون سے پر لحم خنزیر کا غذاً
استعمال کرنا بدرجہ غایت خطرناک ہے کرم لحم خنزیر اور سسٹی سیرس یعنے کدو دانون کے تخم سے
پُر لحم خنزیر کے پکوائے جانے پر بھی اِن کیڑون کے موت کی امید نہونے کی وجہ اس قسم
کے گوشت کو فروخت کرنے سے روکدیا جاوے "

عموماً لحم خنزیر کو خوب جوش دیکر اُس مین ملفوفہ کرم خنزیر کے موت کے ساعی ہونا عوام کے لئے
ایک امر دشوار نظر آتا ہے کیونکہ باوجود اس گوشت کے حسب تشفی ہمیشہ پخت کرنے کے رواج اور صلاح کے
عملدرآمد پر بھی تاحال ان کیڑون کا مرض خاص اور ہلاکت خنزیر خوار انسانون مین ہمیشہ واقع ہونا
ایک ایسا امر ہے کہ یا تو یہہ کیڑے بوجہ لحم خنزیر کے حسب معمول کم یا زیادہ دبیز یا گندہ ہونے کے
مکمل طور پر پخت ہو کر مردہ نہو سکتے ہون یا اُن کا گرمی سے بہمراہ گوشت مرنا ممکن نہو یا یہہ کیڑے

بعد بخت جسم انسان مین داخل ہونے پربھی زندہ ہوسکنے کی قدرت رکھتے ہون ہماری اس راے کی
تصدیق کے لئے ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کی کتاب گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ ۲۰۸ کی زیرین تحریر اور ڈاکٹر
فٹ صاحب کی زیرین راے کافی ہے کہ "لحم خنزیر کے ان کیڑون کو مارنا ایک نہایت دقت نگ امر ہے
اور ان کیڑون سے متاثر لحم خنزیر کو ہرگز نہین کھانا جب تک کہ اسکو خوب جوش یا پکوایا نجاوے اگر
خنزیر کے پٹھے کے نہایت اندرونی گوشت کا ایک ذرہ یا ایک نہایت کم مقدار ٹکڑا یا حصہ جو بچاے
بغیر جوش یا پکواے جانے یا گرم ہونے کے قریب اس گرمی کے پانی مین جو کھولتا یا جوش کرتا ہو تو
ایسے گوشت کے انسان اکل کرنے پر اس کے ہمراہ متعدد کرم خنزیر داخل معدہ ہوکر باعث مرض کرم
خنزیر اور ہلاکت کے ہوتا ہے" یہہ البتہ ممکن نظر نہین آتا کہ گندہ لحم خنزیر کے اندرونی حصہ کو بھی بیرونی
حصون کے مطابق کھولتے پانی کی گرمی یکسان پہنچ سکے۔

اس امر مین ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی ذاتی راے کتاب پلین ہوم ٹاک بہ بیان لحم خنزیر یون تحریر کرتے
ہین کہ "میری ذاتی راے اس امر مین یہہ ہے کہ یہہ کیڑے ان کے پکاے یا جوش دیکر کھاے جانے
پر اسوقت تک جسم انسان مین پھر زندہ نہین ہوسکتے کہ جب تک اس مین نجاستین یا غلاظتین انکی
پرورش کرنے کے لئے اور انکو بار ثانی زندہ کرنے یا انکی پیدایش ازسرنو کرنے کے لئے نہ موجود
ہون۔ یہہ عیان ہے کہ خنزیر ایک غلیظ و ناپاک جانور ہونے کے ہی وجہ یہہ کیڑے اس مین بکثرت
تمام خود بخود پیدا ہوتے ہین۔ اگر کسی انسان کو مرض گنڈمال ہو یا کسی دوسری شکایتون سے خون
کثیف یا غلیظ ہو یا خون مین کسی قسم کا فساد موجود ہو تو مردہ کرم خنزیر مین بار ثانی زندہ ہونے اور
ازسرنو نمود ہونے کی قابلیت اس قسم کے انسانی اجسام مین پیدا ہوجاتی ہے باز اس کے کہ ان کیڑون
کو کتنی ہی گرمی دیجاوے یا انکو بھون جاوے۔ یہہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ کیڑے خصوصًا بوسیدگی
یا سڑاوٹ مین ہی پیدا یا نمود ہوتے اور پرورش پاتے یا سرسبز ہوا کرتے ہین اور جب کبھی وے

کسی ایک زخم یا پھوڑے میں موجود ہوں تو وے وہاں کے مریض جیسی جھلیوں وغیرہ میں ہی رہکر کھاتے پیتے یا اپنا یہہ فعل وہاں اداکیا کرتے ہیں۔ اسیطرح میں یقیناً جانتا ہوں کہ کرم لحم خنزیر کی بھی یہی حالت یا کیفیت ہے"

(۲) ٹینیہ سولم یعنے کدو دانہ۔ اکثر ناموری حکماے یوروپ وامریکا وغیرہ کے بارہا تجربوں کا نتیجہ اس امر کو مسلم الثبوت کرچکا ہے کہ لحم خنزیر کے خوراک سے انسان کے شکموں میں کدو دانے پیدا ہوتے ہیں اور یہہ امر باضابطہ ساتھہ ثبوتی کے بار ہا کتوں اور قیدیوں پر آزمایا گیا۔ ہم اب یہاں پر اس کیڑے کا بیان طب ٹیانر جلد دوم طبع ہفتم کے ۱۵۵ صفحہ سے لیکر درج کرتے ہیں۔

اس کیڑے کو زبان لیاٹن میں ٹینیہ سولم انگریزی میں ٹیپ ورم اور اردو میں کدو دانہ کہتے ہیں۔ یہہ کیڑے مقاماً انسان کے شکم یا آنتوں میں پاے جاتے ہیں۔ رنگ انکا سفید وزردی مائل کبھی کبھی پانچ سے دس گز لانبے بلکہ اس سے اور زیادہ۔ اور قریب آدھی انچ کے چپٹے معمولی اللانبائی اس کیڑے کی ایک دو دانچہ ہوتی ہے اس کے ایک انتہا پر جو کہ سر ہے چار منہہ ہوتے ہیں جن کے سبب یہہ کیڑے امعہ کے لعابدار جھلی سے چسپیدہ یا اسکو پکڑے رہتے ہیں حسب تحقیقات ڈاکٹر کچنمیسٹر کے ثابت ہوا کہ یہہ وہی کیڑے لحم خنزیر کے ہیں جسکو زبان لیاٹن میں سسٹی سیرسن سلیولس کہتے ہیں جو اکثر خنزیر کے گوشت میں پاے جاتے ہیں جنکا نام زبان انگریزی میں پورک میزل ہے جو لحم خنزیر میں بطور معقید انڈوں یا آغاز پیدیر کیڑوں کے نظر آتے ہیں۔ یہہ دانے بکثرت تمام یا کروڑہا متاثر لحم خنزیر میں پاے جاتے ہیں۔ انسان میں کدو دانوں کی موجودگی سے اکثر مدام خواہش غذا نا طاقتی شکم میں درد۔ مثانے میں حرج۔ دوران سر۔ کانوں میں آوازیں نوبات غشی یا بیہوشی۔ بیقراری لاغری۔ ناک اور مقعد میں خراش پیدا ہوتی ہے ڈاکٹر ٹیانر صاحب بہ بیان اسباب کرم شکم اپنی طب طبع ہفتم جلد دوم صفحہ ۱۵۶ میں منجملہ اور سببوں کے بطور ایک عام سبب یوں تحریر کرتے ہیں کہ کدو دانوں

کے انڈے یا آغاز پذیر کیڑون کا داخل ہونا معدہ مین بحالت استعمال کچے یا بدحیوانی غذا خصوصاً لحم خنزیر کے ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ ٹو ہلتھ کے صفحہ ۸۹ مین بہ بیان اس کیڑے کے یون تحریر کرتے ہین کہ ان کیڑون کے سبب انسان مین نہایت سخت مضرت بخش سوا اسکے اس کے مہلک نتائج پیدا ہوتے ہین۔ مغربی اطبا کے تجربہ سے یہہ بات ثابت ہے کہ یہہ کدو دانے اہل ہنود کے شکمون مین بوجہ نہ استعمال کرنے لحم خنزیر کے پائے نہین جاتے۔

قسم دوم خنزیر کے جسم مین پائے جانے والے کیڑے جنکی خورش پر اُنکی مضرت کا انسان مین تا حال کوئی تسلی بخش تجربہ حاصل نہوا ہو ہم ان کیڑون کے حالات سالوتری ولیم ولیمس صاحب کے طب حیوانات کے باب ۲۷ سے یہان درج کرتے ہین یہہ کیڑے جملہ تیرہ تا این زمان وقوع مین آئے ہین۔

لارج تھارن ہڈ ورم یعنے بڑے کانٹے کے مطابق سر والا کیڑہ یہہ کیڑہ سور کی آنتون مین پایا جاتا ہے۔ نر کیڑہ تین یا چار انچہ اور مادہ پندرہ انچہ سے دو فٹ تک لانبی ہوتی ہے۔ یہہ کیڑے ملک جرمن اور فرانس کے جزائر کے خنزیر مین بکثرت تمام پائے جاتے ہین اور جزایر ہائے انگلستان کے خنزیرون مین کم پائے جاتے ہین پروفیسر ورل صاحب اس کیڑہ کو خنزیر مین ایک نہایت عام اور نہایت مضرت بخش کیڑہ اپنے ریپورٹ مین تحریر کرتے ہین اور صاحب موصوف لکھتے ہین کہ یہہ کیڑے اکثر خنزیر کے آنتون کو چھیدکر جسم کے دوسرے آلات مین قیام کرتے ہین جس کے سبب ان مین خوفناک امراض پیدا ہوتے ہین اور بعض خنزیر کے آنتون مین ان کیڑون کے چھیدنے سے اتنے سوراخ پائے جاتے ہین کہ جس کے سبب یہہ کارخانون مین تجارتی ساسیج (گوشت کا قیمہ بمعہ مصالجات کے جھلیون یا آنتون مین ملفوف ہوا ہو) بنوانے کے مستعمل نہین ہوسکتے ان کیڑون کی پیدائش کی وجہ خنزیر بڑے بڑے تکلیفات مین مبتلا ہوتا ہے اور اکثر مرجاتا ہے۔

۲- اسکیرس سُوالہ قسم کے کیڑے سور کی آنتون مین پائے جاتے ہین۔

۳- اسپیرو ہیٹیرو اسٹر انگیلینہ قسم کے کیڑے خنزیر کے معدہ مین نظر آتے ہین -

۴- اسپیرو اسکو ٹیبیٹبہ قسم کے کیڑے خنزیر کے زبان کے گوشت مین پائے جاتے ہین -

۵- اسٹر انگیلس ڈینٹیٹس - قسم کے کیڑے خنزیر کی آنتون مین دیکھے جاتے ہین -

۶- اسٹر انگیلس پیارہ ڈوکس قسم کے کیڑے خنزیر کے نرخرہ اور شش کے ہوائی نالیون مین نظر آتے ہین -

۷- اسٹیفانیورس ڈینٹیٹس قسم کے کیڑے خنزیر کی گردن یا اس کے اطراف کی بافتون مین ہوتے ہین -

۸- ٹریکوکفلس قسم کے کیڑے خنزیر کے رودون مین پائے جاتے ہین -

۹- ڈسٹومہ ہیپاٹکم قسم کے کیڑے خنزیر کے پتے اور پتے کی نالیون مین پائے جاتے ہین -

۱۰- ڈسٹومہ اسپی لیاننی اولیٹم قسم کے کیڑے خنزیر کے پتے اور پتے کی نالیون مین ہوتے ہین -

۱۱- ڈسٹومہ اسپی سیس قسم کے کیڑے خنزیر کے پھیلیون یعنے تمام جسم کے گوشت مین نظر آتے ہین -

۱۲- اسٹرکس ٹینیو کالس قسم کے کیڑے خنزیر کے جگر اور صفرائی نالیون کی دیوار ون مین اور شش دل اور آنتون کے ملفوفہ جھلیون مین اور اس پردہ یا جھلی مین جو سینہ اور شکم کے درمیان واقع ہے پائے جاتے ہین -

ہمارے مذکور الصدر کیڑون سے کسی ایک کے جسم خنزیر مین پیدا ہوکر وہ کم وزیادہ

تکلیف مین مبتلا ہوتا ہے اور اکثر نوبت بہ ہلاکت ہی ہوتی ہے۔ ان کیڑون سے پر لحم خنزیر یا اس کے اندرونی آلات وغیرہ کے کھائے جانے پر انسان مین بدنتائج پیدا ہونے کا تا حال باضابطہ کوئی تجربہ نہین کیا گیا جو نہایت ضروری نظر آتا ہے۔

۱۳۔ یونائیٹیڈ اسٹیٹس اقلیم امریکہ کے صیغۂ زراعت کے پروفیسر جان مچیل صاحب روزنامہ بمبئی گزٹ تاریخ دوسری ماہ اپریل ۱۸۵۹ء کے پرچہ مین یون تحریر فرماتے ہین کہ مین چہار سال تک سرکار یونائیٹیڈ اسٹیٹس یعنے شمالی اقلیم امریکہ کے نصف حصہ جنوبی کے خنزیرون کا ممتحن رہا تو لحم خنزیر مین خوردبین سے ٹرائکینہ اسپریلس کی موجودگی کے دریافت کے لئے امتحان کرتے وقت تھوڑا ایک قسم کے کیڑون کی جماعت کثیر کا لحم خنزیر مین موجود ہونا ہر روز پایا گیا۔ شکل ان کیڑون کی لانبی اور دونون انتہا غیر نوکدار اور یہہ کیڑے اکثر اقسام کی صورت و شکل مین پائے جاتے ہین جو بعض وقت لانبے اور پتلے اور کبھی کوتے اور موٹے اور کبھی قریب قریب گول ہوتے ہین اور بعض اوقات ان کیڑون کی تعداد خنزیر کے ایک واحد مچھلی مین لاانتہا ہوتی ہے ان کیڑون کی مجموعی صفت بالکل ٹھیک ٹھیک ایک کیسہ کے مطابق پائی جاتی ہے جس کیسہ کے تمام فلوع مین ہلالی شکل کے انڈے جو دراصل کیڑے ہوتے ہین بھرے رہتے ہین جنکی تعداد ایک واحد کیڑے یا کیسہ مین سیکڑون ہوتی ہے خیال کیا گیا ہے کہ یہہ کیڑے لامضر ہوتے ہین جنکو مارکوس پیڈیکم اور سوراسس ٹرسپین کہتے ہین۔ ان کیڑون کی لاانتہا تعداد کا ایک غذائی شئی مین پایا جانا اور انکی حالات زندگی سے ہمارا نہایت کم واقف رہنا ایک نہایت تعجب خیز امر ہے۔ پروفیسر جان مچیل صاحب اور جملہ خنزیر خوار اقوام یوروپ و امریکہ وغیرہ کو ہمارے مذکورہ بارہ قسمون کے خنزیر کے جسمی کیڑون کے حالات زندگی سے ناواقف رہنے پر بھی سخت افسوس ظاہر کرنا لازم آویگا۔ ہمارے خالق القوی و رب العزت کے کل مخلوقات جہان مین کوئی ایک واحد جاندار سوائے خنزیر کے تا حال ایسا پایا نہین

کیا گیا ہے کہ جسم اقسام کے کیڑوں کا جائے قیام یا مسکن ہو۔

نقص ہفتم

لحم خنزیر کا جملہ انسانی غذائی اشیا سے دیر ہضم ہونا روے

زمین کے کل خنزیر خوار انسان یہہ بات جانتے ہیں کہ لحم خنزیر دنیا کے جملہ انسانی خوراکی اجزایا اغذیہ سے زیادہ تر دیر ہضم ہے۔ اطبا نے بارہا اسکی تصدیق کی اور انہیں اشخاص کا ذاتی تجربہ جو لحم خنزیر کو غذا استعمال کرتے ہیں ہماری تصدیق کو کافی و وافی ہے۔

غضروفاہی شی جو جسم حیوان میں سوائے ہڈیوں کے سخت تر ہوتی ہے اگر انسان کے کھانے میں آوے تو اس کے ہضم ہونے کے لئے چار گھنٹے اور پندرہ منٹ کا عرصہ درکار ہوتا ہے خلاف اس کے لحم خنزیر کے ہضم ہونے کے لئے غضروفوں کے عرصہ ہضم سے ایک گھنٹہ زیادہ یعنے لحم خنزیر پانچ گھنٹے پندرہ منٹ کے دراز عرصہ میں کہیں ہضم ہوتا ہے۔ انسان کی غذا اس کے جسم کے لائق یا مرتب ہونے کے لئے جن آلات جسم میں مجموع ہوتی ہے اسکو معدہ اور انتڑیاں کہتے ہیں اور اس فعل کو جس سے کہ انسان کی غذا معدہ اور انتوں میں ٹھیک لائق جسم ہوتی ہے قوت ہاضمہ کہتے ہیں قوت ہاضمہ انسان کے لئے ایک بڑی خداداد نعمت ہے جس پر انسان کی زندگی کا پورا پورا مدار ہے۔ اسی کا سبب ہے کہ جس سے ہم سب بوقت پیدائش ایک ہاتھ بھر کے قدوقامت سے اپنے ڈیل ڈول میں اتنی ترقی حاصل کئے اور ہر قسم کے شعور سے سرفراز ہوئے اسکی بدولت ہم اب چلتے ہیں پھرتے ہیں بولتے ہیں سمجھتے ہیں سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ غرض وہ سب انسانی افعال کی ادائی کی قابلیت ہم سب میں پائی جاتی ہے جنکی کہ ہم کو ضرورت ہے۔ الحاصل اگر ہم جسم انسان کو تمثیلاً ایک گھڑی مقرر کریں تو فعل ہاضمہ اسکی مین اسپرنگ (یعنے اپنے پر آپ پیچیدہ ایک پرزہ

گھڑی ہے جس کے پیچوں کو کنجی سے اسمیں ملحق کر دیا جاتا ہے۔ جس کے ملحق پیچوں کے بتدریج کھلنے رہنے سے تمام گھڑی کے پرزوں میں قوت حرکت جو عین ذیروحی علامت ہے پیدا ہو جاتی ہے) — اسیطرح جسم انسان میں فعل ہاضمہ ہے جس کے چلنے یا برابر جاری رہنے سے جسم کے کل افعال برابر جاری رہتے ہیں اور اس کا بند ہونا اُس کے جملہ افعال کے بند ہونیکا باعث ہوتا ہے جس حالت کو ہم موت کے نام سے منسوب کرتے ہیں جو اس حالت میں نقص پرورش جسم کی وجہ سے اسپر عاید ہوتی ہے انسان کے ہاضمہ میں کسیقدر رفتور کے عاید ہونے پر اقسام کے غیر مہلک غیر شفا اور شدید امراض دل جگر و دماغ و امعا وغیرہ لاحق ہوتے ہیں قریب قریب وہ سب امراض جو انسان پر نازل ہوتے ہیں اُن سبھوں میں فعل ہاضمہ کا بگاڑ اُس کے اُم الافعال جسم ہونیکی وجہ کم یا زیادہ موجود رہتا ہے اور فعل ہاضمہ کی کسی قدر موقوفی پر اقسام کے امراض کے لاحق ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے یا یہ ایک انسان کے لئے آیندہ امراض کے نازل ہونے پر خبردار کرنے والی ایک خاص پیشرو یا انسان کو آگاہ کرنے والی علامت ہے اب ہم ہمارے ناظرین کو زود ہضم غذا کے فوائد اور دیر ہضم غذا کے نقصانات سے آگاہ کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ لحم خنزیر کے دیر ہضم خاصیت سے کسقدر تکلیفات و امراض کا سامنا ہو سکتا ہے غذا کے زود ہضم ہونے پر انسان بشاش خوش و خرم پایا جاتا ہے وہ اپنے افعال میں چست چالاک اور مستعد ہوتا ہے اور وہ اپنے متعلق جملہ امور کو بڑی بیدار مغزی و سرعت اور حوصلہ سے ادا کرتا ہے غذا کا زود ہضم ہونا انسان کے لئے صحت کی ایک بڑی بھاری دلیل سمجھی جاتی ہے الغرض فعل ہاضمہ انسان کے لئے ایک قدرتی روزینہ بڑی نعمت ہے جس کی قدر ہر انسان پر لازم آتی ہے۔

دیر ہضم غذا کے باعث انسان میں سستی کاہلی و لاپروائی پیدا ہوتی ہے چہرہ اُس کا پھیکا مرجھایا ہوا مشوش نظر آتا ہے شکم کے اُس مقام میں جہاں معدہ ہوتا ہے ایک بوجھ بے چینی و بھاری پن اور کبھی درد قولنج اور درد سر پیدا ہوتا ہے۔ قے غثیان تشنگی۔ غنودگی طبیعت میں پستی۔ بے مزگی اور بے چینی ہوتی ہے

عموماً دیر ہضم حیوانی غذا کے باعث انسان کی ہمدردی رحم وغیرہ سے عمدہ اخلاقی افعال مین اکثر کم یا زیادہ فتور واقع ہوتا ہے۔ علاوہ ازین انسان کا قوت ہاضمہ پست ہو جاتا ہے جس سے اقسام کے امراض اُسپر نازل ہوتے ہین۔

ڈاکٹر ٹیانہ صاحب اپنی طب طبع ہفتم جلد دوم کے صفحہ ۹۹ مین بہ بیان قصور ہاضمہ اس مرض کے ہونے کے اسباب یون تحریر کرتے ہین کہ کثرت غذا جو اپنی خاصیت مین خراب ہو موجب قصور ہاضمہ ہوتی ہے علاوہ ازین ایک اور بڑا سبب قصور ہاضمہ کا وہ ہے کہ لحاظ نہ رکھا ایک معین مقدار کے وقت یا وقفہ کا درمیان دو خوراکون کے کہ جس عرصہ مین کہ معدہ اپنا کام پورہ کر سکے اور کسی قدر اُسکو آرام بھی مل سکے اور یہہ عرصہ درمیان دو خوراکون کا صاحب موصوف کے نزدیک انسان کے مختلف غذائی اشیا کے مقررہ عرصہ ہضم و آرام معدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بدرجہ نہایت چھہ گھنٹے مقرر ہین اور ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کی کتاب گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ اکیسو بائیس اور اکیسو تیس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر کے کل انسانی نباتی و حیوانی خوراکی اجزا سے مثلاً اقسام کے غلہ جات اور سبزیات اور سوا لحم خنزیر کے اقسام کے پرند و حیوانات اور مچھلیون کا گوشت وغیرہ کوئی ایک ایسا نہین جو چار گھنٹون کے عرصہ مین بعد اُس کے کھائے جانے کے ہضم نہوتا ہو اس سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ٹیانہ صاحب ہر دو خوراک کا درمیانی وقفہ چھہ گھنٹے اس بنا پر کہ اس عرصہ کا دو ثلث یعنے چار گھنٹے خاص غذا کے ہضم ہونے کے لئے اور ایک ثلث یعنے دو گھنٹے معدے کے آرام کے لئے مقرر کر رکھے ہون اور ہمکو گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ اکیسو تیس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لحم خنزیر کا عرصہ ہضم پانچ گھنٹے اور پندرہ منٹ کا ہے اور قریب قریب کل انسانون کے لئے زیادہ سے زیادہ بحالت بیداری ہر چھٹوین گھنٹے پر غذا کی خواہش یا اسکو ضرورت ہوتی ہے تو اب اُس سے ظاہر ہے کہ لحم خنزیر کے غذائے استعمال کے رواج پر اسکی دیر ہضم خاصیت کے باعث معدہ کو ایک مناسب وقت یا عرصہ تک آرام ملنا محال ہوتا ہے جسکی وجہ سے اُسپر

ضعف پیدا ہوکر باعث قصور ہاضمہ ہوتا ہے اور اقسام کے امراض جگر و امعا وغیرہ کا باعث بھی ہوتا ہے
علاوہ ازین ہم ڈاکٹر بیانز صاحب کی طبابت طبع ہشتم جلد اول کے صفحہ ایکسو چار کے اس تحریر کو پیش کرتے
ہین کہ شکر اور چربی یا شراب کے باہم ملاپ پر یہ ترشی یا تیزابی کیفیت مین مبدل ہو جاتے ہین جس سے
ترشی یا الٹی سینہ مین سوزش یا درد نفخ شکم جو کہ خاص علامات قصور ہاضمہ کے ہین پیدا ہو جاتے ہین -
جس طرح لحم خنزیر مین کثرت چربی کا ہونا ظاہر ہے (دیکھو نقص ششم) اسی طرح انسان کے
کل غذاے نباتی مین کم یا زیادہ شکر کا ہونا بھی ثابت ہے یا نشاستہ جات کا نشاستہ بوقت ہضم شکر مین
مبدل ہونا بھی ثابت ہے اور یہ ممکن نہین کہ انسان صرف لحم خنزیر کی خوراک پر ہی مدام اکتفا یا اپنی
زندگی بحال رکھ سکے بغیر خورش یا شمولیت غذاے نباتی کے اگر جب لحم خنزیر کے ہمراہ غذاے نباتی
کا شامل کرنا انسان کے لئے اپنی زندگی قایم رکھنے کے جہت پر لازمی ہے تو غالب ہے کہ اس شمولیت
مین لحم خنزیر کی چربی اور نباتی اغذیہ کی شکر کے باہم ملاپ پر حسب تحریر ڈاکٹر بیانز صاحب باعث قصور
ہاضمہ ہو لحم خنزیر کا سو جب قصور ہاضمہ ہونگی ہی وجہ ہے کہ مرض قصور ہاضمہ مین اسکا استعمال بغذا ڈاکٹر
جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گید تو ہلت کے صفحہ ۱۳۳ مین اور ڈاکٹر رابرٹ صاحب اپنے طب طبع ہشتم
مین بہ بیان قصور ہاضمہ خصوصاً منع کرتے ہین ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گید تو ہلت کے صفحہ
۱۳۵ مین یون تحریر کرتے ہین کہ کسی قدر خشک کیا ہوا لحم خنزیر یعنے بکن کو اکثرون نے ایک دوائی باعث
قصور ہاضمہ قرار دیئے ہین -

ہماری تحریر مذکورہ سے صاف عیان ہے کہ لحم خنزیر کے بغذا استعمال پر انسان مین قصور ہاضمہ پیدا ہوتا
ہے - اب ہم بیان مرض قصور ہاضمہ کے بدنتائج ہمارے ناظرین کے واقفیت کے لئے ڈاکٹر فٹ صاحب
کی میلین ہوم کا صفحہ ۳۸۰ - اور طب بیانز جلد دوم طبع ہفتم کے صفحہ ۱۰۰ - اور صفحہ ۱۰۱ سے لیکر بیان
درج کرتے ہین - بیان قصور ہاضمہ - اسکو زبان لاٹن مین ڈسپپشیا انگریزی مین انڈیجشن عربی

ہین سوء ہضمی فارسی مین قصور ہاضمہ ہندی مین اجیرن کہتے ہین۔ یہہ ایک معدہ کا مرض ہے جو نسبتاً انسان کے جملہ عام شکایتون سے ایک نہایت عام شکایت ہے جس کے کہنہ ہوجانے پر نہایت دیر و دست و تکلیف دہ اور مہلک مرض ہوتا ہے۔ جب یہہ نہایت بکار آمد آلہ ہاضمہ یعنے معدہ اس مرض خاص مین مبتلا ہوتا ہے تو دماغ اسکی ہمدردی یا سوگواری مین معاشریک ہوجاتا ہے دماغ اور معدہ آپسمین بذریعہ اعصاب کے اتنا قوی الحاق رکھتے ہین کہ اگر کبھی انسان مین دماغی خلل یا شکایتین یا صرف تکالیف ہی ہوتی ہین تو یہہ خواہش اشتہا کو مسدود اور قوت ہاضمہ کو موقوف کر دیتے ہین۔ یہہ تو سب کوئی جانتے ہین کہ فکر و تفکرات انسان مین خواہش اشتہا کو بالکل مسدود کر دیتے ہین۔ اگر آلات ہاضمہ یا معدہ مین بگاڑ یا خلل واقع ہو تو طبیعت مین پستی حیرانی ماندہ پن اور توہمات یا خفقان اور قریباً دیوانگی سے دماغی خلل پیدا ہوجاتے ہین ڈاکٹر ٹیانر صاحب کہتے ہین کہ قصور ہاضمہ مین کم یا زیادہ سخت و مہلک علامات نمود ہوا کرتے ہین اور کہنہ شکایتون مین خواہش اشتہا موقوف ہوجاتی ہے درد قولنج شکم پیٹ بوجھہ یا بھرا ہوا اُس مقام شکم پر جہان کہ معدہ ہے معلوم ہوتا ہے اور نفخ شکم پیدا ہوتا ہے اوائل مین قبض ہوا کرتا ہے اور بعد از دست جاری ہوتے ہین تنفس مین بدبو زبان میلی ملک اور تی دل دھڑکتا ہے نبض تنگ ہوجاتی ہے سینہ مین ہچکی اور جملہ جسمی اعضا مین درد پیدا ہوتا ہے کندر درد سر اور دوران سر پیدا ہوتا ہے جسم کے بعض مقامات مین بے برداشت عصبی درد شروع ہوتا ہے طاقت رہ ضعف زائل ہوجاتی ہے توہمات یا مالیخولیا پیدا ہوتا ہے اور بعض وقت ذات معدہ مین درد تنگی سینہ مین ہوز و شور اور منہہ مین لعاب نمود ہوتا ہے جبکہ معدہ بجہت ریح پھول جاوے تو تنفس کے لینے مین تکلیف ہوتی ہے۔ قصور ہاضمہ کے باعث جو مزاج مین پستی یا بے طوری پیدا ہوتی ہے وہ مختلف طور پر سیقہ دو دہی یا بدمزاجی سے لیکر غایت درجہ کی مالیخولیا تک ہوجاتی ہے بسبب مالیخولیا کے بعض وقت مریض کی طبیعت مین خودکشی کے خیالات پیدا ہوجاتے ہین۔ مریض اپنے خویش و بیگانہ کے ہر ایک مجنونانہ حرکات یا خدمات کو برعکس

تصور کرتا ہے ان ہی اشخاص پر وہ چڑاندہ ہوجاتا ہے کہ جو اس کے لئے خدمات ادا کرنا چاہتے ہیں اور وہ
اپنے ادنیٰ ادنیٰ تکالیف کو بمبالغہ بہاری تکلیفات کی صورتوں میں سمجھتا و بیان کرتا ہے ان مریضوں کی عجیب
حالات مذکورہ ہم کتاب میموئیر آف دی ریویرنڈ سڈنی اسمتھ جلد اول کے صفحہ ایکسو پچیس سے لیکر یہاں درج کرتے
ہیں" ڈاکٹر سڈنی اسمتھ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت میرا ایک دوست طعام شب بدیر کھایا جس میں
اول وہ ایک قوی شوربہ (یعنی قوی شوربہ شاید لحم خنزیر کا ہو) پیا۔ مابعد ایک جھینگا اور پھر تھوڑا ٹماٹر
یعنے سبزیات و کھٹائی وغیرہ سے بنا ہوا ایک مرکب کھایا اور ان مختلف اغذیہ کو اس نے شراب سے مخلوط
کیا یا تھوڑی شراب پیا اور دوسرے دن بار وزیر پیوستہ اس شخص کے لئے مجھکو بلوایا گیا اس وقت وہ اپنا
مستشہر لنڈن کا مکان فروخت کرکے کسی بستی میں بود و باش کرنے کا ارادہ کر رہا تھا اور وہ اپنی بڑی لڑکی
کی صحت یا تندرستی کے لئے مخوف ہوئے جاتا تھا اور اس کے خانگی خرچ و اخراجات کے توہمات ہر ساعت
زیادہ ہوئے جا رہے تھے اور ان آفتوں سے اپنی رہائی صرف بتعجیل تمام وہاں سے نکل جانے یا روانہ ہوجانے
پر ہی ممکن سمجھتا تھا یہ سب حالات جھینگے کے ہی بدولت خود بدولت پیر وارد تھے جب اس پرجوش طبیعت کو
جھینگے سے سخت غذا کے ہضم ہوئے تک کے وقفہ کے حاصل ہونے پر لڑکی کی تندرست خرچ و اخراجات
حالت ٹھیک اور شہر سے مفصلات میں بود و باش کرنے کے خیالات معدوم از دماغ ہوجاتے تھے۔ اور ایک
شخص سے اسی طور پر قدیم دوستانہ تعلقات بھنے ہوئے پنیر کے کھانے سے منقطع ہوگئے اور ایک
شخص کو سخت نمکین گوشت (شاید یہ بھی لحم خنزیر کا ہو) کے کھانے پر خودکشی کی نوبت پیش آئی تھی
(غالباً یہی وجہ ہے کہ یوروپ و امریکہ وغیرہ کے خنزیر خوار اقواموں میں نسبتاً غیر خنزیر خوار اقوام
مثلاً ایران و ترکستان وغیرہ کے ایک خوفناک یا بکثرت تمام خودکشیوں کی تعداد ہر سال شمار میں آتی ہے)
اور ڈاکٹر سڈنی اسمتھ صاحب فرماتے ہیں کہ ناخوش محسوسات جسم یا ناسازی جسم کی وجہ اکثر
مختلف کے خیالات دماغ میں پیدا ہوجاتے ہیں اور ایک بڑا نمایاں بے حالگی یا شوریدگی کا پیدا ہوتا ہے بعض غیر

اور ناجائز غذا کے ایک واحد لقمہ سے ڈاکٹر فنٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۱۰۸ میں یون
تحریر کرتے ہین کہ غذا اپنا اثر اس موثرانہ طور پر ہمارے جسمانی اور اخلاقی حالتون پر کرتی ہے
کہ جسکو کسی اخبار کا ایک نامہ نگار جسکو مین نہین جانتا کہ کون تھا یون تحریر کرتا ہے کہ ہماری چال
چلن موقوف ہین اوپر وصیت ہماری غذا کے کہ جسکو ہم نوش کرتے ہین بونا پارٹ مشہور سپہ سالار اپنے
جملہ جنگون سے ایک مین فتحیاب نہونا بوجہ ایک ہلکی یا خراب غذا کے خورش پر منسوب کرتا تھا جو کہ
بوقت جنگ اُس کے ہاضمہ مین فساد برپا کرنے کی باعث ہوئی - اس موقع پر ڈاکٹر فنٹ صاحب فرماتے
ہین کہ ہمارے کتنے بے انصافیان اور ہماری کتنی دور اندیشیان و بخور و تامل کے غلطیان اور ہماری
کتنی بے رحمیان اور ظلم و زبردستیان اور ہماری غلط فہمیان اور غفلتین ہونگی جو بوجہ بخیر ہضم غذا
کے خورش کے ہم سے صادر ہوتی ہون - اگر کوئی ایک ایسی شی ہمارے کھانے مین آ کے
جب معدہ مین بگاڑ پیدا کرتی ہو تو یہہ بگاڑ بمعرفت عصب معدہ کے معاً دماغ پر اپنا اثر کرتی ہے تو
درشتی ترش روئی یا بد مزاجی بجائے عمدگی یا سلیم الطبعی کے مزاج مین قایم ہوجاتی ہے -
اور اب ہم اس حالت خاص مین وقتاً فوقتاً وہی کیا کرتے ہین جو تحریک یا اشتعالک ہو ہمارے
محسوسات پر - فعل ہاضمہ کے بگاڑ کی وجہ جگر بھی اس مین مبتلا ہوجاتا ہے اور اس آفت ایذا یا تکلیف
مین دماغ بھی نہایت سرگرمی سے ہمدردی کرتا ہے -

نقص ششم

لحم خنزیر مین بکثرت چربی کا پایا جانا

لحم خنزیر مین قریب قریب سب چربی ہونے کی وجہ اُس کے غذائی استعمال سے انسان مین زاید

مقدار کی چربی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ٹیا نر صاحب فربہ انسانون مین اُنکی صحت برقرار رہنے کی جہت پر اُن کے لاغر کرنے کی تدبیرات یا علاج مین بحوالہ ڈاکٹر ہاروے صاحب کے لحم خنزیر کے متروکی کو تحریر کرتے ہین اور ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت کے صفحہ ۱۲۸ مین فربہ انسانون کے لئے لحم خنزیر کی خورش کو ترک کرنے کی صلاح دیتے ہین۔ اور علم فزی آلوجی یعنے علم اسرار الاعضا سے چربیدار یا روغنی اجزا کا بعد ہضم اُن مین بغیر کوئی تبدیل واقع ہونیکے اصالتًا بصورت چربی جسم انسان مین بذریعہ خون کے مجموع ہونا ثابت ہے اور یہی صاحب کا کہنا ہے کہ غذا کا حاجت یا بھوک سے زیادہ کھانا جسم مین چربی پیدا کرتا ہے۔ یہہ تو سب کوئی جانتے ہین کہ انسان عادتًا وہی غذا بہ مقدار زایدیا حاجت بھوک سے زیادہ کھایا جاتا ہے جو مزیدار ہو اور ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت صفحہ اکسو بیسٹھ مین لحم خنزیر کو ایک بامزہ غذا قرار دیتے ہین اور اسی کتاب کے صفحہ اکسو تئیس کے فہرست اشیائے غذائی مع اُن کے مختلف غذائی حصون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لحم خنزیر مین سوا مسکے کے نسبتًا اور دوسرے کل انسانی غذائی اشیا کے روغنی یا چربی دار حصے زیادہ تر ہین یعنے فی صدی مسکہ مین ۸۳۔ لحم خنزیر مین ستر۔ شیر انسان مین تین۔ شیر میش مین چہار۔ گوشت بھیڑ و بزوگاو مین پانچ۔ مرغان اہلی مین تین۔ بام مچھلی مین آٹھ۔ اور دوسرے قسم کی مچھلیون مین تین۔ گیہون کے آٹے مین دو چانول۔ آلو اور سبزیات مین ایک حصہ کے نصف سے بھی کم روغنی یا چربیدار حصے پائے جاتے ہین تو اب لحم خنزیر کا مزیدار ہونا اور اس مین کثرت سے چربی کا ہونا اور مزیدار اجزا کا انسان عادتًا بمقدار زاید یا اپنے بھوک سے زیادہ کہانا اور چربی کا اصالتًا بغیر کوئی تبدیل واقع ہونے کے بذریعہ خون جسم مین مجموع ہوتا یعنے ان جملہ امور کی فراہمی ایک لحم خنزیر سے واحد شئی مین پایا جانا نہایت قوی طور پر دلالت کرتا ہے کہ نسبتًا اور سب غذا ئونکے لحم خنزیر کے کھانے کے رجوع پر انسان

مین غایت درجہ کی چربی پیدا ہونا ممکن ہے۔ ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب بلین سوم ٹاک کے صفحہ ۲۰۷
مین یون فرماتے ہین کہ چربی معدہ مین ہضم نہین ہوتی لیکن یہہ صرف گداز یا پگل کر جسم کے سارے
خون مین داخل یا جذب ہو جاتی ہے۔ مابعد خون سے جسم کے اکثر مختلف حصون مین مجموع ہو جاتی
ہے ولیکن ہر قسم کے چربیدار گوشت تحقیقاً مضر ہین۔ اور یہ بیان فرہبی طب رابرٹ کے صفحہ اٹھ
کی تحریرات کا خلاصہ یہہ ہے کہ "اولاً جسم انسان کے خون مین بکثرت چربی کا پایا جانا ایک عام سبب فربہی
ہے اور جسم کے اندرونی نہایت بکارآمد مختلف آلات مین چربی کے مجموع ہونیکا باعث بھی ہوتا
ہے اور یہہ چربی خون مین بوجہ چربی کے زیادہ خورش پر پائی جاتی ہے۔ ہم اب جسم انسان
مین چربی کی مقدار معین اور اُس کے فوائد اور اُس کے بدنتایج کو اس غرض سے آگاہ کرتے ہین تا
معلوم ہو کہ اس ناپاک لحم خنزیر کی چربیدار خاصیت کی وجہ اُسکی خورش پر انسان مین کس حد تک مضرت
کا احتمال ہو سکتا ہے اعتدالاً جسم انسان مین چربی کا ہونا اسکی صحت کی ایک بڑی علامت ہے،
ایک بالغ انسان کا معمولی وزن حالت صحت مین ڈیڑہ سو پونڈ (ایک پونڈ مطابق اسی تولون کے)
مقرر ہے اور اس وزن کا بیسوان حصہ یعنے ساڑہے سات پونڈ ذکورین اور سولہوان حصہ یعنے
۹ پونڈ اناث مین چربی کا جسم مین پایا جانا عموماً ایک اُس کا حد اعتدال مقرر ہے۔ چربی
دو اجزا یعنے کاربن اور ہیڈروجن سے مرکب ہے۔ یہہ چربی بہ شمولیت آکسیجن (جو انسان کے
ہواے تنفس سے اُس کے جسم کے کُل رگ و ریشہ کے خون مین جذب رہتا ہے) جسم مین جلنے سے
گرمی پیدا کرنیکی باعث ہو کر مانند دخانی انجنون کی گرمی سے قوت حرکت پیدا ہونے کے انسان مین
قوت حرکت جو عین ذیروحی حالت یا زندگی ہے خصوصاً اُن ضروری وقتون مین پیدا کرنے اور بحال
رکھنے کے باعث ہوتی ہے کہ جب انسان کو غذا کے میسر ہونے مین چند سے مجبوری ہو مثلاً بیماری
و فاقہ کشی وغیرہ مین۔ اور چربی سے انسان مین گولائی و بہراؤ پیدا ہو کر موجب اُسکی خوبصورتی کے

ہوتی ہے۔ جب یہہ چربی کسی انسان مین ہو تو اسکو ہم لاغر، منحنی اور بدصورت کہتے ہین۔ چربی جسم انسان کی حرارت عزیزی کو جسم سے خارج یا زائل ہونے کے مانع ہوتی ہے اور یہہ چربی ہاضمہ کو مدد دینے کے لئے بہت ضروریات سے ہے یہی وجہ ہے کہ سب انسانی غذاؤن مین کم یا زیادہ چربی معہ اور پرورش کنندہ جسم اجزا کے قدرت نے مرتب کر رکھے ہین۔ دماغ کی پرورش کے لئے کسی قدر چربی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہہ چربی اور عصبی انتظام جسم (جسپر انسان کا کل دار و مدار ہے) کے گھس و پیس جانے کی معاون یا اس کا بچاؤ کرتی ہے۔ عموماً چربی قریب قریب جسم کے کل عضو و آلات مین اور خصوصاً دل گردے وغیرہ آلات اور پوست جسم خصوصاً پیٹ پر بکثرت مجموع ہوا کرتی ہے جب کبھی کسی آلہ مذکور مین چربی حد اعتدال سے زیادہ مجموع ہو جاتی ہے تو اس آلہ خاص کے ذات بافت مین نقص پیدا ہوتا ہے جس سے اس کے لازمی فعل مین کم یا زیادہ فتور واقع ہو کر انسان کے لئے اقسام کے درد و تکلیفات امراض کی صورتون مین نمود ہو کر اکثر موت مین انصرام پاتے ہین۔ عموماً جب کبھی انسان مین چربی حد اعتدال سے زیادہ مجموع ہو تو اس کے بدوضعی موجب تنبسی اور ایک تکلیف دہ بوجھ ہی نہین ہوتا بلکہ اقسام کے مہلک نقصانات کے موجب بھی ہوتا ہے۔ ایسے انسانون مین ذراسی حرکت سے دم چڑھ آتا ہے دل دھڑکتا ہے اور بیٹھے لیٹے وغیرہ ان معمولی افعال مین بڑی دقت اور تکلیف پیش آتی ہے اور ان اشخاص سے انسانی خدمات دور کے لئے تو کجا ادنے ضروریات مین خود دوسرون کے سخت محتاج ہو جاتے ہین یہہ اشخاص ہمیشہ مجہول اور سست بطور ایک لاشہ محض اور غبی آنکھون سے خماری عیان دبے پیر ہو اساکن نیند سے مدام متوالے ولیکن خواہ مخواہ ایک جو معقول اور بہ دبار نظر آتے ہین۔ چہرہ انکا پھیکا رنگ زرد نبض اور حرکت دل ضعیفی طبعیت مین بے محنت مشقت بیٹھے بیٹھے ہی ایک غنایت درجہ کی سستی اور ایک خاص قسم کی تمام بیقراری لیٹے چین نہ بیٹھے آرام ہمیشہ بیچارہ نے یہی کشمکش مین گرفتار رہتے

ہیں۔ سو اُس سے عضو اور عورتین عقیمہ ہو جاتے ہیں۔ اور جسم کے سب زندگی بخش آلات کے
افعال مثلاً گردش خون قوت ہاضمہ اور قوت دماغ وغیرہ کم و زیادہ مسدود یا اُن میں فتور پیدا ہوتا ہے
اور یہہ لوگ خصوصاً بہت کم ایام زندہ رہتے ہیں۔ اور ایسے اشخاص بباعث چربی کے گلا گھٹ کر اکثر
فوت ہوا کرتے ہیں۔ اس قسم کے اموات تا این زمان ہزارہا وقوع میں آئے ہیں۔ طب ثانیہ جلد اول
طبع ہشتم کے صفحہ ۲۴۶ این لکھا ہے کہ عموماً چربی موجب طاقت جسمانی اور ترقی عمر کے باعث نہیں ہوتی اور اُس
سے جسم کے مختلف آلات کے افعال میں کم و زیادہ مسدود ہونے سے اقسام کی تکلیفات
اور شکایتیں پیدا ہوتی ہیں اور عموماً زیادہ فربہی گھٹاتی ہے جسمانی اور دماغی ہر دو قوتون کو
اور یہان بحوالہ لارڈ چیسٹر فیلڈ صاحب یون لکھا ہے کہ اُن کے رائے میں فربہی اور بیوقوفی ایک
ایسی ناممکن التفریق رقیب ہیں کہ صاحب موصوف اکثر یون فرماتے تھے کہ فربہی اور بیوقوفی ہر دو
لفظ ایک دوسرے کے لئے برتے جاوین یا یہہ ایک دوسرے کے نعم البدل الفاظ ہیں۔
حاصل کلام چربی کا اُس کے حد اعتدال سے زیادہ جسم انسان میں مجموع ہونا اُس کے لئے اقسام
کے درد و تکلیفات اور موت کے ہی باعث نہیں ہوتا بلکہ اُس کے فرائیض منصبی کے ادائی کی سد راہ
اور اسکو اُس کے سعادی انجام کے بھول پر بھی رجوع کرتی ہے۔ جو اُس کے لئے یہہ ہر سہ حالتین
نہایت ہی زبون بدتر اور غیر واجب متصور ہو سکتی ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ ہم روزون کو پانچون ارکین اسلام سے ایک رکن دیکھتے ہیں جس کا
نشاء مطلب یہہ ہے کہ انسان کے سال بھر کے متواتر خوراک جانے سے اُس کے جسم میں طبیعت
کی دور اندیشی کفایت شعاری سے لازماً مجموع ہونے والی چربی بوجہ متواتر روزہ رکھنے کے
حالت صیام میں اُس کے لازمی حیوانی حرکات کے قایم رکھنے کے لئے جسم میں گرمی یا حرارت
پیدا کرنے کے جہت سے بجائے غذا منتقل یا گداز ہو کر صرف ہو جانے پر اس کے لئے باعث صحت ہو جس

ہر سال ہر پابند اسلام انسان کو اقسام کے درد و تکلیفات و امراض سے سبکدوش ہونے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔

طب ٹیانر طبع ہفتم جلد اول کے صفحہ ۱۰۴ میں بحوالہ ڈاکٹر ولسن فلپ بہ ضمن بیان مرض گنڈمال کے لکھا ہے کہ چند قسم کے قصور ہاضمہ ایسے ہیں جو مرض سل میں آخر ہوتے ہیں اور یہہ امر قریب الایام میں ڈاکٹر جونا تھن ہٹچن سن صاحب سوائے اور دوسروں سے تحقیق یا تصدیق کیا گیا کہ مخصوص نوع یا وجود اس قصور ہاضمہ کا منحصر یا موقوف ہے اوپر غذا کے چربیدار اور دوسرے اجزا کے باہم یکسان مخلوط ہونے کے وقت پہ چربی اور شکر یا شراب ان تینوں اشیا سے ہر دو کے باہم طاپ پر معدہ میں یہہ تیزابی کیفیت یا کھٹاس میں مبدل ہو جاتے ہیں جس سے انسان میں ترشی ابال قے سینہ میں سوزش۔ نفخ شکم۔ جو مخصوص علامات قصور ہاضمہ کے ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور طب ابرٹ طبع ہشتم بہ بیان اسباب مرض سل قصور ہاضمہ کو ایک سبب باعث اس مرض مہلک کا لکھا ہے تو اب اس سے عیاں ہے کہ لحم خنزیر کے دیر ہضم ہونے کے جہت پر اس کے استعمال پر اکثر قصور ہاضمہ کا احتمال رہنا اور اسمیں بستا اور دوسرے غذائی اشیا کے چربی بکثرت تمام ہونا اور یہہ چربی دوسرے غذائی اشیا مثلاً شراب و شکر سے باہم مخلوط ہونے سے مخصوص قصور ہاضمہ جو مرض سل میں آخر ہوتا ہے پیدا ہونا اور چربی اکثر دوسرے لازمی غذائی اشیا کے عموماً شکر (جو ہر قسم کے انسانی قدرتی غذاؤں میں کم یا زیادہ شریک رہتی ہے) کے طاپ پر ترشی یا تیزاب میں مبدل ہو کر قصور ہاضمہ پیدا کرنا ہمارے یقین کو کافی اور ہمارے لئے ایک نہایت قوی دلیل ہے کہ لحم خنزیر کے استعمال سے یقیناً احتمال قصور ہاضمہ اور مرض سل لگنے کا ہو سکتا ہے اور یہی سبب ہے کہ مرض سل علے الخصوص ساتھہ کثرت کے خنزیر خوار اقوام یوروپ اور امریکہ میں ممود ہو کر ان کے لئے یہہ مرض ایک عام سبب موت کا باعث ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ولیم ولیمس صاحب کی طب حیوانات صفحہ ۲۴۳ کی تحریر ذیل ہمارے بیان

مذکورہ کے تصدیق وثبوت میں پیش کرتے ہیں۔

ملک پیارس واقع فرانس کے ۱۸۸۸ء کے طبی کانگریس میں ایم بیوٹل صاحب باشندہ میاسر ڈاکٹر ہنسن صاحب باشندہ استنبول اور دوسرے حکما جن کا زمرہ گنڈمالی یا سلی امراض کے حالات و تجربات کے بیان کا مقرر تھا جنہوں نے ثابت کیا کہ انسان میں مرض سل اکثر آلات ہاضمہ کے فساد یعنے قصور ہاضمہ وغیرہ امراض سے نسبتاً فساد آلات تنفس سے (جن کا کہ گمان ہے) زیادہ تر پیدا ہوتا ہے اور بد (مانند لحم خنزیر کے) یا کم غذا اس مرض کے باعث وقوع کا ایک بہت قوی سبب ظاہر کئے۔

نقص ہفتم

لحم خنزیر کی خورش سے بعض مخصوص امراض اور ایک سم کا خون میں بمقدار زاید پیدا ہونا جس کو کاربانک آسڈ کہتے ہیں

لحم خنزیر کے غذائیہ استعمال پر خون میں زائد مقدار کا کاربانک آسڈ نسبتاً اور دوسرے اقسام کی غذاؤں کے پیدا ہوتا ہے اور عموماً خون میں اس سم کی تعداد زائد کی پیدائش انسان کے لئے باعث مختلف امراض مہلکہ کے ہوتا ہے۔ بایں وجہ ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت صفحہ ۱۶۵۔ اور ۱۶۶ میں لکھتے ہیں کہ غیر جفاکش لوگوں کے لئے کھانا لحم خنزیر کا موجب جلد تر امراض مثلاً بخارات وغیرہ کے ہوتا ہے اور بعض قسم کے پھوڑے وغیرہ جلدی امراض کا باعث بھی ہوتا ہے۔ اور یہی صاحب لکھتے ہیں کہ وہ اشخاص جن کے جسمی ریزشات یعنے خون ولعاب معدہ وغیرہ میں فساد ہو یا جن کو اقسام کے پھوڑے

یا زخم ہوں یا جن کے جسم یا پوست پر اقسام کے بثورات ہوں۔ سوائے اس کے وہ انسان جنکو فضو
ہاضمہ یا کھانسی و یا مرض سل ہو لحم خنزیر کے غذائی استعمال کو ترک کریں کیونکہ یہہ گوشت مذکور
مریضوں کے لئے سخت مضر ہے"۔

ڈاکٹر کوین صاحب کی طبی لغت جلد دوم مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۶۲ ۵ مین یوں تحریر ہے "آجکل
خنزیر کا گوشت کھانے والے انسانوں مین اکثر ایک بہت شدید اور مخصوص قسم یا تعریف کا مرض پایا گیا ہے
یہہ مرض لحم خنزیر مین بہ جہت ایک قسم کے ننہین زندہ اجسام یا امرضی مادوں کے نمود پر ہوتا ہے
اور یہہ تا حال ثابت نہین ہوا کہ یہہ باعث مرض مادے اس گوشت کو تجارتی امور کی غرض پر ٹین کے
ڈبون مین بند کرتے وقت داخل ہوتے ہوں یا خود لحم خنزیر مین یہہ سمیت ہوتی ہو و پاگیا"۔ ہمارے اس
قابل قدر طبی لغت مذکور کی تحریر کہ "یہہ تا حال ثابت نہین ہوا کہ یہہ باعث مرض مادے اس گوشت کو تجارتی
امور کے غرض پر ٹین کے ڈبون مین بند کرتے وقت داخل ہوتے ہوں یا خود لحم خنزیر مین یہہ سمیت
ہوتی ہو و پاگیا" قابل اطمینان نظر نہین آتی کیونکہ ہم جانتے ہین کہ علاوہ لحم خنزیر کے لحم بز و گاو وغیرہ بھی
نسبتاً لحم خنزیر کے بہ کثرت تجارتی غرض پر ٹین کے ڈبون مین بند کئے جاتا ہے ولیکن تا حال کوئی
خاص قسم کا مرض مانند لحم خنزیر کے مرض مذکور کے ان مین پایا نہین گیا۔ اس سے صاف عیان ہے
کہ سمیت مذکورہ اس جانور کی غلاظت خواری سے مرتب شدہ ناپاک گوشت مین خود ہی پیدا ہوتی ہے

برٹش میڈیکل جرنل ۵ر جولائی سنہ ۱۸۹۶ء جلد دوم کے صفحہ ۳۳ مین یوں تحریر ہے "پورک ڈزیز یعنے
لحم خنزیر کا مرض۔ کوئی موضوع عام کے پہونچنے کی غرض پر ہم لحم خنزیر کے مرض کے ہیڈنگ
یعنے سرنامہ یا سرخی کے ذیل مین لحم خنزیر کے خورش پر ان تین مریض اشخاص کے سخت شکایت
کو داخل کرتے ہین جو مقیم کاونٹری ون لندن سے تھے اور جو گزشتہ ہفتہ مین فوت ہوئے اور ناٹنگھام
اور ولیک امع انگلستان مین دس سال کے پیشتر لحم خنزیر کی خورش پر اس قسم کے وارداتوں کا پھیلاؤ

ہوا تھا اس شکایت کو بعض کرم خنزیر کے مرض خاص (ٹرائی کینیس) سمجھتے ہیں جو بعد تحقیقات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا۔ ناٹنگہام کے جملہ اور ولبک کے چند مریض اشخاص بصرعت تمام ہلاک ہوگئے اور اس شکایت کے علامات ہیضہ وبائی کے مطابق وقوع میں آئے تھے۔

ڈاکٹر کوئین صاحب کی طبی لغت کے جلد دوم صفحہ ۱۰۴۷ میں یوں تحریر ہے کہ شہر مڈلسن ولایت انگلستان کی ۱۸۵۸ء کی وبائی عالم گیر مرض پلورونیو (مہلک سینہ کا مرض) سے بوجہ امریکہ کے لحم خنزیر کے جو پانی میں تر کر کے سفید رسکھلایا گیا تھا اور بوجہ اسی شہر کے نمکین یا نمک دئیے ہوئے لحم خنزیر کے خورش پر پیدا ہوکر ان ایام میں منجملہ ۹۸۰۰ ہزار نفوس کے ۴۹ انسان کی بیش قیمت جانیں تلف کرنے کا باعث ہوا ہر دو جائے مذکورہ کے لحم خنزیر میں ایک خاص قسم کے زندہ نہیں اجسام جو لائق پیدا کرنے ایک مخصوص بخار یا پلورونیوموینہ کے تھے پائے گئے۔

لغت مذکورہ کے جلد دوم صفحہ ۹۰ ۴ میں ڈاکٹر بیال لارڈ صاحب فرماتے ہیں کہ خنزیر بز وگاؤ کے گوشت کی سمیت سے انسان کا مسموم ہونا اور اس پر شدید امراض کے نازل ہونے کے جملہ تیرہ موقعوں سے صرف نو وار داتیں لحم خنزیر کے خورش پر میرے مشاہدے سے گزرے اور باقی چار دوسرے جانداروں کے گوشت کے سبب وقوع میں آئے تھے اس سے عیاں ہے کہ بنسبت دوسرے جانداروں کے گوشت کے لحم خنزیر کے خورش پر اکثر زیادہ مصیبتیں انسان پر نازل ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر ٹیلر صاحب اپنی کتاب مڈیکل جورس پروڈنس مطبوعہ یازدہم کے صفحہ ۱۶۰ میں یوں تحریر کرتے ہیں۔ لحم خنزیر اور نمکین لحم خنزیر یہہ دونوں عام غذائی اجزائی خوراک سے بعض اوقات عہرج سم مثلاً سنبل کے مسموم سے علامات پیدا ہوتے ہیں چند انسانوں میں یہہ سمیت ان کے اختلاف مزاج کی وجہ پیدا ہوتی ہے ولیکن اکثروں میں یہہ اثر سمیت صرف اس غذا کے زہری تاثیر کی وجہ سے پائی گئی ہے

لحم خنزیر کے مضر تاثیرات خصوصاً ان مریضون کے حالات سے ظاہر ہوتے ہین جو ڈاکٹر مگڈیوٹ صاحب ایڈیمبرو میڈیکل اور سرجیکل جنرل کے پرچہ اکتوبر ۱۸۳۶ء مین مشتہر کئے ہین۔ لحم خنزیر کو بعض اوقات سیسہ کے ظروف مین نمکین کئے جاتا ہے اس لحاظ کرتے اس مین سیسہ پایا جاتا ہے ولیکن اکثر مضر خاصیت تازہ لحم خنزیر مین دیکھی گئی ہے۔

۱۸۶۶ء مین ڈاکٹر کسٹیون صاحب کے ملاحظہ سے گزرا کہ ایکوقت خنزیر کے ران کے گوشت کی خورش سے ایک خاندان کے ہر فرد بشر مین مہرج سم کے مسموم علامات مثلاً غثیان۔ قی۔ مروڑ۔ درد اور اسہال جاری ہوئے۔

عوام بکثرت تمام اقسام کے جاندارون کا مریض و ناگوار گوشت فروخت کئے جاتا ہے اور مختلف گوشتہای جاندارون سے جو کہ غذاءً استعمال کئے جاتا ہے سوائے لحم خنزیر کے زیادہ تر کوئی ایک ایسا نہین جو مریض یا ناقص ہوتا ہو۔

"ٹیمس آف انڈیا" مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۶ء کے صفحہ پنجم کے اخیر کالم کا یہہ خلاصہ ہے کہ ایک جاپانی اخبار مین پروفیسر جیانسن مقیم ٹوکیو واقع جاپان یون تحریر کرتے ہین کہ ملک چین مین اس امر کا تجربہ ہوا کہ ہیو بانک پلیگ یا مہلک وبای طاعون کا پھیلاؤ انسان مین زیادہ تر جاندارون کی وجہ صادر ہوا اور تحقیقاً یہہ مہلک مرض وبا ہمیشہ ادنیٰ کمتر درجہ کے جاندارون مین پیدا ہوتا ہے اقسام کے جاندار مثلاً چوہے۔ چھچوندر اور خنزیر اس سخت مہلک مرض وبائی کے زود موثر ہونیکے لایق وجود ہین خنزیر شہر کیانٹین ۱۸۹۶ء مین بہ تعداد زیاد اس مرض مین مبتلا ہوئے اس مرض سے مریض یا اس سے مردہ جاندارونکے گوشت کی خوراک سے اہل چین ۔۔ سے طاعون مین مبتلا ہوئے اور اسوقت ایک شاہی حکمنامہ باین مضمون شایع ہوا کہ تا حکم ثانی۔ انسانی غذا کیلئے خنزیر کشتہ نہ کیا جاوے اس مرض مہلک کے وقوع اور پھیلاؤ کا ایک بڑا بھاری سبب اہل چین کی غلاظت پسند گزران یا زندگی ہے چنانچہ ایک لایق متعہد سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ ہانگکانگ واقع ملک چین کے ہر مکان مین ایک بڑی تعداد خنزیرون کی پرورش کیجاتی ہے اور یہہ خنزیر چارپایون کے نیچے اور باورچیخانہ اور مکانات

کے اوپر نیچے وغیرہ ہر منزل مین رہا کرتے ہین اور ہر ایک چارپائی کے نیچے پانچ سے سات تک پورے آغار خنزیر پائے جاتے ہین اور مکانات کے اوپر والے منزلون کے فرش کے سوراخون سے خنزیرون کے بول و براز نیچے کے منزلون مین ٹپکا کرتے ہین -

ڈاکٹر کوین صاحب اپنی طبی لغت مطبوعہ قدیم کے جلد اول کے صفحہ ۱۳۳۴ مین یون تحریر ہے کہ خنزیر مین پک ٹائیفائڈ یعنے خنزیر کا ایک شدید و مہلک بخار جسکا سم خراب قسم کی نہایت بدبو مہریون مین پیدا ہوکر خنزیرین سرایت کرتا ہے اسکالیٹینہ آف سوین یعنے سور کا بخار سرخ باد جو انسان کے سرایت کرنے والے جمیع بخارات مین نہایت شدید اور مہلک ہوتا ہے اور کرم خنزیر سے مرض کرم خنزیر جو آگے بیان ہوا اور خنزیر کے اندرونی آلات مین سے ڈیاغذر یعنے آبی رسولیان اور کدو دانے پیدا ہوتے ہین -

بیان پک ٹیفائیڈ اسکو سوین پلیگ یعنے طاعون خنزیری کہتے ہین سالوتری ولیم ولیمس صاحب کی طب حیوانات کے صفحہ ۴۴۲ مین اس مرض کا بیان یون ہے - اس مرض کو ملک امریکہ مین ہاگ کالیرا یعنے خنزیر کا ہیضہ وبائی کہتے ہین یہ ایک خاص خنزیری مرض ہے جو سوائے خنزیر کے دوسرے حیوانات مین نہین ہوتا - یہ ایک بڑا زبردست متعدی مرض وبائی ہے اس مرض کا سم جسم مین داخل ہونے کے قریب پانچ دن تک بغیر کوئی درد و تکلیف جسمانی ظاہر کرنے کے مخفی طور پر قایم رہکر بعد ایک سخت بخار کے باعث ہوتا ہے اور تمام جسم پر سرخ رنگ کے بثور پیدا ہوتے ہین - عام ناتوانی خنزیر کے چہرہ سے درد و تکلیف عیان آنکھین سرخ آنسو روان پیشاب و دستون مین خون بعد ازین تشنج پیدا ہوتا ہے جس سے خنزیر کے اعضا مین بار بار جھٹکے یا اکڑ ہوتی ہے سخت تشنجی وقت تنفس پیدا ہوتا ہے اور ایک تکلیف دہ کھانسی شروع ہوتی ہے اور بیہوشی بعد جو بہی پیدا ہوکر تا دم مرگ باقی رہتی ہے اس مرض سے متاثرہ خنزیر کے بعض جسمی ترشحات اور خون کسی دوسرے صحیح خنزیر کے جسم کے خون مین بطریقہ چیچک داخل کرین تو باعث نمود اس مرض کے ہوتا ہے سوا اسکے ایک صحیح تر خنزیر کا مریض مادہ خنزیر سے جفت کرنا یا ایک صحیح جانور کا اس جاے پر چند سے قیام کرنا کہ جہان بغیر

جانور مقیم تھا باعث وقوع امراض مہلک اور ہلاکت کا ہوا ہے یعنے یہہ مرض مہلکہ ساری جبہ متعدی یا ایک سے دوسرے مین منتقل ہونے والا مرض ہے۔

بیان ہی ڈیاٹڈز۔ یہہ آبی رسولیاں پانی کے بلبلوں کے قریبا مشابہہ ہوتے ہین اور خنزیر کے اندرونی آلات مثلاً جگر، گردے، شش وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین۔ یہہ مقدار مین عموماً ایک بڑے سیب یا شاذونادر اس سے بھی بڑے ہوتے ہین اور اُنمین سب کا سب پانی یا خون بھرا رہتا ہے اور ان کے پیدا ہونے پر ذات عضو کے فعل مین کم و زیادہ مسدودی ہوتی ہے جس سے خنزیر کو سخت تکلیف ہوتی ہے اس قسم کی رسولیاں انسان مین کدو دانہ کے تخمون سے جو لحم خنزیر کی خورش پر بھی پیدا ہو سکتے ہین۔

اب ہم یہان پر نہایت فرط ہمدردی سے سخت رنج و افسوس ہمارے کروڑہا مہذب خنزیر خوار ہمجنس اقوام کی حالت پر طاری ہوتا ہے جو اس غذائے ناجائز و پر آفات کے معتقد و دانستہ برائیون پر بھی اس خوراک کے رواج کو تاحال اپنے مین باقی رکھے ہوئے ہون اور ہم یہان ڈاکٹر فٹ صاحب کی کتاب بلیٹن ہوم ٹاک کے صفحہ ۶۳ کے چند سطور کا خلاصہ ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہوئے فرط محبت سے اظہار مسرت کرتے ہین ان سب انصاف پسند و لایق آفرین انسانون پر جو اپنے میراثی رواج خنزیر خواری سے زبانہ حال کے اچھوتے و لایق قدر طبی مشاہدون کے لحاظ کرتے ہوئے اس غذائے پر آز آفات سے دست بردار ہوئے ہوان۔ ڈاکٹر آدم کلارک صاحب کے حقیقت سے ہے کہ انکو لحم خنزیر سے سخت نفرت تھی۔ ایک موقع تقریب کے صفرہ پر جبان خصوصاً بیشتر بریان لحم خنزیر ہی چنا ہوا تھا اور حسب رواج حضار مجلس کی درخواست ادای دعا پر صاحب موصوف نے یون دعا مانگی "خدایا اگر یہہ لحم خنزیر انجیل عتیق مین منع کیا گیا تو کیون انجیل جدید مین اسکا حوالہ نہین دیا گیا رحمت نازل کر اس لحم خنزیر پر"۔

قدرت نے روی زمین پر انسان کی خورش کے لئے اقسام کے اجزا مہیا کر رکھے ہین از انجملہ اسکی ۔۔ انجیل عتیق کے احکامات کے معتقد اہل یہود ہین۔ اور قوم نصاریٰ انجیل عتیق و جدید سے خصوصاً انجیل جدید کے معتقد ہین۔

خورش کا ایک بڑا یا ایک تمام وکمال حصہ عالم نباتات مین پایا جاتا ہے جو اُس کے لئے بوجوہات معقول خاص قدرتی مجوزہ خوراک نظر آتا ہے جنمین اقسام کے بامزہ وخوش گوار وشیرین غلہ جات اور اقسام کے لطیف خوشبو پاکیزہ میوہ جات اور صاف وپاک سبزیات وغیرہ شریک ہین جن سب سے تا این زمان کوئی ایک بھی نہ تو مضر سمجھا گیا اور نہ اُسکی خورش کے لئے کوئی تجویز یا عمل خاص کی پابندی یا ضرورت مانند لحم خنزیر کے جوش کرنے وغیرہ کے لازم آتی ہے اور دوم معدنیات جسمین پانی اور نمک وغیرہ شریک ہین جو کسی طرح استعمال پر انسان کے لئے مضرت بخش نہین ہوتے الباقی جملہ مختلف حیوانات کے ایک کثیر التعداد کے خورش کو انسان اپنے مین رواج دے رکھا ہے جن سب جانداروں کا گوشت نسبتاً لحم خنزیر کے غیر مضر بضرر اور جن کے استعمال مین نہ کوئی قید یا پابندی ویا کسی عمل خاص کی ضرورت لازم آتی ہے اور اکثر یہہ نہایت صحیح یا تندرست بیرگ وزود ہضم ہونے کے علاوہ کئے درجہ زیادہ نسبتاً ناپاک لحم خنزیر کے بامزہ خوشگوار قوت بخش یا پرورش دار اور غیر مکروہ الطبع غذاؤن سے ہو سکتے ہین۔

ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۱۰۱ مین یون تحریر کرتے ہین کہ عموماً لحم بھیڑ بجاے لحم خنزیر کے عام طور پر عوام مین مستعمل ہو جو نسبتاً لحم خنزیر کے زود ہضم اور ایک بیرگ اور زیادہ پرورش یا طاقتدار ہونے کے علاوہ لحم خنزیر سے ارزان یا کم قیمت بھی ہے۔

ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت کے صفحہ ۱۶۰ مین یون تحریر کرتے ہین کہ لحم بھیڑ ایک اعلیٰ درجہ قوت بخش یا پرورش دار اور مفید وخوشگوار یا جائز غذا ہے جو اقسام کے حیوانی غذاؤن سے نہایت سریع الہضم ہے اور یہہ غالباً زیادہ بہ نسبت اور گوشتون کے علی العموم مستعمل خلایق بھی ہے خصی یا آختہ کیا ہوا کم عمر بھیڑ جسکو پوٹلا کہا کرتے ہین جسکے گوشت کی نہایت قدر کی جاتی ہے بسبب اس کے غایت درجہ مرغوب یا مزہ یا شیرین اور نہایت زود ہضم ہونے کے۔

انسان کو اس مین کیا عذر ہے اور یہہ اُس کے کیا مزیل ہو سکتا ہے کہ اگر وہ حاصل کرے درختون کو

ہلاکر ان بامزہ شیریں رسدار ثماروں کو جو خصوصاً غذائے لطیف کہلاتے ہیں اور جو اشجار کے فراز شاخوں میں اُس کے بالائے سر ذرہ سی حرکت کی تحریک پر مستعد رہتے ہیں گرنے درمیان اُس کے طلبگار ہاتھوں سے تاکہ مستعمل ہوں بطور خورش کے کہ جو خاص منشائے قدرت ہے اور اُسکو جو توڑ سکتا ہے بیلوں سے ان خوشگوار و بامزہ خوشۂ انگور کو کہ جنمیں وہ سب غذائی اجزا جو انسان کی زندگی کو بحال رکھنے کے لئے درکار ہوتے ہیں قدرتاً انمیں مرتب شدہ پائے جاتے ہیں۔ اور وہ جو بر خلاف اراضیوں کے زراعت سے عام مرغوب تر و تازے خورشی نباتات اور بامزہ خوشگوار خورش اور پایا بو غیر مکروہ الطبع عام وزود ہضم خاص قدرتی مجوزہ خوراک یعنے غلہ جات حاصل کر سکتا ہے اپنی خورش کے لئے اور اُسکو جو بجاوضع ناپاک خنزیر کے پسند کر سکتا ہے تجربہ اور حالات کے دخل یا برتاؤ سے اپنی خورش کے لئے ایک صحیح و مقوی تر تندرست و پاک و صاف حیوان نسبتاً خنزیر کے عالم حیوانات سے تاکہ فرو کرے صرف اُس ناجائز بلوہ حلاوت کو کہ جس کے لئے اُسکی چاٹنے وار زبان اُسکو مطبوع بکر رکھی ہو الحاصل اب ہم دریافت کرتے ہیں اُن سب اصحاب سے جو ناپاک لحم خنزیر غذاء استعمال کرتے ہیں کہ باین کثرت و افراط اشیائے خوردنی جو حکمتاً تجربتاً عقلاً مذہباً اور قیاساً نسبتاً لحم خنزیر کے اُن کے لیئے موضوع مقوی تر بضرر اور بامزہ ثابت ہوئے ہیں تو اب انکو کون ایسی ضرورت درپیش ہوتی ہے یا مجبور کرتی ہے محتاج خوراک پر اُس ناپاک غلاظت پسند نجاست خوار۔ سردار گروہ حیوانات ناپاک۔ زندہ مجسم تودہ غلاظت جانداراں مکروہ الطبع۔ نجس العین و دائم المرض زبردست سیر خوار و بلانوش جاندار جس کے گوشت میں اقسام کے کیڑے سے گندہ مالی مادے اقسام کی رسولیاں کثرت چربی غیر پرورش دار اور بعد خورش دیرہضم انسانی اخلاق میں فتور پیدا کرنے والا انسان میں خاص خاص امراض مہلکہ کے وقوع کا مرکز اور باعث کرم شکم وغیرہ جاندار ہے۔

عموماً روی زمین پر اکثر شائستہ و مہذب اقوام جنکو ہمارے اس مہذب زمانہ میں حفظ صحت کی پابندی پر بڑا دعویٰ ہے اس ناپاک لحم خنزیر کی مکروہ حلاوت اُن کے آلات ذائقہ پر تا این زمان ایک بڑے ناجائز طور پر

لگی ہوئی ہے جس سے وے اپنے اس غیر جائز خود پسندی کی صلہ مین قدرت سے بصورت ہے غرا دولت امراض ہی ہمیشہ مالا مال ہو کر درد و تکلیفات کے بوجھ گران کے متحمل ہی نہین ہوتے بلکہ انکی مقررہ میعاد عمر کے قبل انکو زن فرزند خویش و اقارب دوست و احباب ملک دولت وغیرہ سے کنارہ کش یا جام اجل کو نوش کر لینا لازم آتا ہے بعض ایسے مردار اور خنزیر خوار انسان اپنی طبیعتون پر ہمارے بیان کردہ مذکور مختلف مہلک امراض کے زود نازل نہ ہونے پر اکثر نازان اور ان سب بیش قیمت و لایق قدر معلومات سے منحرف ہوتے ہین تو انکو معلوم رہے کہ ان کے لایق نا غذاؤن (لحم خنزیر مردار اور غیر مذبوح جاندار کے) مضر سمیات و باعث امراض مادے اور گندمالی نجاستین وغیرہ مخفی یا پوشیدہ طور پر انکے اجسام مین بھرے رہتے ہین اور اکثر انہیں بغیر منکشف ہونے کے انکے بیگناہ معصوم و لایق رحم شیر خوار بچے یا آیندہ نسل مین منتقل ہو کر ان کے زود موثر اور پھول سے نازک طبیعات پر اپنے مہلک و بد نتایج ظاہر کر کے ان کے (والدین) لئے بطور سزا غم و رنج اور آنسو روانی کے باعث ہوتے ہین (دیکھو گندہ مالی امراض کا خصوصاً بچون ہی مین نمود ہونا خنزیر کے نقص سوم مین) یا ان غذاؤن کے مضر و باعث امراض مادے اسوقت تک انکی ضعیفی یا لب گور تک کوئی مضرت بخش نہین ہوتے جبتک کہ وہ خود کو خارجی امراض کے تحریکی اثر سے محفوظ یا اپنے اجسام کو ہمیشہ مشقت سے مضبوط اور پاک ہوا سے طاقت دیتے رہتے ہین اور مدام اپنی ضروری روزینہ پسینہ کی میعاد کو جاری رکھکر ایسے باعث امراض مادون کو کم یا زیادہ جسم سے خارج کر کے کسیقدر ہمیشہ سبکدوش ہوتے رہتے ہین۔ جن سب امور کی پابندی خنزیر خوارون مین مدام ممکن نظر نہین آتی ایک زمانہ دراز کے تجربون اور لاکھون قیمتی جانون کے تلف ہو جانے پر ہمارے معزز مردار و خنزیر خوار اقوام یورپ و امریکہ وغیرہ کو آج انہین صحیح امور سے اس ضمن مین وقفیت حاصل ہو رہی ہے جو اہل اسلام کو ایک

× ہر ایک مرض کے وقوع کے اسباب اطبا کے نزدیک دو مقرر ہین ایک سبب سابق یعنے جسم مین کسی ایک مرض خاص کا سم موجود رہنا۔ اور دوسرا سبب باعث یا تحریکی یعنے وہ سبب جو جسم کے موجودہ کسی ایک مرض خاص کے سم کے تحریک کے باعث ہو کر نمود مرض کا ذریعہ ہوتا ہو ۱۲۔

عرصہ دراز کے قبل ایام نزول اسلام سے حاصل۔

اگرچہ ان اہم امور یا ضروریات پر آج ہمارے مذکور الصدر مختصر معلومات چند صفحات قرطاس پر محدود نظر آتے ہین ولیکن آیندہ ہم سبکو یا ہمارے آیندہ نسلون کو لحم خنزیر مردہ وغیر مذبوح جاندارون کے گوشت کے اغذاء استعمال سے انسانی تکالیف وامراض کے وسیع معلومات کی ایک قوی امید بعض پختہ وجوہات کے نظر کرتے ہوئے معلوم دیتی ہے ہم اس موقع پر ہماری مذکور الصدر کل بیش قیمت ولایق قدر مغربی معلومات کے معزز موجدین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے فخر ظاہر کرتے ہین کہ ہمارے مذکور اسلامی اہم طبی اور انسان کے نہایت بکار آمد امور جو تا این زمان ہماری غفلت یا ہماری لاعلمی کی وجہ ہم پر بغیر منکشف ہونے کے باقی رہے ہوئے تھے جو آج طب غیر یا معلومات اقوام مذہب غیر سے ظاہر یا ثابت ہو کر ہمارے لئے غایت درجہ کے تسکین بخش اور ہمارے ہم جنس اقوام غیر کیلئے ہمارے اس مفید صحت بخش تقلید کی ترغیب کے باعث ہوئے

تمت

غلط نامہ کتاب اسرار الذبح وترک مردار وخنزیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱-دیباچہ	۶	مزبوحہ	مذبوحہ
۲-٬٬	۵	بقراعت	بفراغت
۳-٬٬	۷	اسی	اس
۶	۶	خون کو بہت	خون کو بہ جہت
۷	۳	غفروف	عفروف
۹	۱	خالست	قابلیت
۱۱	۵	تباتی	نباتی
۱۲	۱	اجزاؤن	اجزا
۱۲	۱۳	اجزاؤن	اجزا
۱۴	۶	پاک ہورہتا	پاک ہوتا رہتا
۱۵	۵	جاپئون	جگنون
۱۵	۱۱	اجزاؤن	اجزا
۱۹	۸	اسی	اس
۱۹	۹	اسی	وہی
۲۰	۱	انہین	ان ہی
۲۰	۱۵	سالوتیری	سالوتری
۲۱	۵	بوہے	بوہی
۲۵	۳	غذاجسمی	غذا اور جسمی
۲۷	۱۱	دل کے	دل سے
۲۷	۱۳	بھر	پھر
۲۹	۸	فزی آلوجی	فزی آکوجی
۳۴	۲	ہمراہ خون مردہ	ہمراہ خون یا مردہ
۳۴	۱۰	جسم کے نہایت	جسم کے بعض نہایت
۳۵	۱	بعد موت لازمی	بعد موت کی لازمی
۳۶	۱۴	اکمینان	اطمینان
۳۷	۱۶	انکیوبیشن یعنی انڈے بچے	انکیوبیشن یعنی انڈے سے بچے
۴۰	۱۷	اس مرض کے	اس مرض سے
۴۷	۶	مادہ جانداروں	مادہ جانداروں
۴۸	۲	بذرجہ	بدرجہ
۴۸	۱۰	جانداروں کے خونین بیماری	جانداروں کو بیماری
۴۹	۵	لی ہیمیہ ورہ	لی ہیمیا اور
۵۰	۴	دو جانداون	دو جانداروں
۵۰	۱۷	دلیون	نالیون
۵۱	۷	انسان مین	انسان کے
۵۱	۸	انسان کی	اس کے
۵۳	۱۴	مسبوق الزکر	مسبوق الذکر
۵۳	۱۸	خون مین	خون وگوشت خنزیر مین
۵۵	۱	واصالتاً	اصالتاً
۵۵	۱	مردہ	مردہ جاندار
۵۶	۴	کرے	کرنے
۵۶	۱۴	مذبوت	مذبوح
۵۹	۳	حضرات	حضرت
۵۹	۷	جانب	جانب سے
۵۹	۱۷	طبعی	طبی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۳	۱۳	ہیں سر پہ سنگین	ہیں سنگین
۶۳	۱۳	ٹوٹ کر دماغ پر ز	ٹوٹ کر دماغ پر
۶۳	۱۶	رخم دماغ پر گردش	زخم دماغ گردش
۶۵	[illegible]	تب تک	اب تک
۶۸	۲	تیس دن	پچیس دن
۷۰	۱۸	دغیرہ یا اغذیہ	وغیرہ یا اغذیہ
۷۶	۱۸	تمثیلاً	مثلاً
۷۷	۱۰	اقوامے ان	اقوام جہان
۷۹	۷	بھر تک گل	بھر کے کل
۷۹	۹	نسبتہً گل	نسبتاً کل
۷۹	۱۰	دوسرے انکار	دوسرے بکار
۸۲	۱۴	ان	ان یعنی انگلینڈ اور ویلز
۸۲	۱۵	ستشز اموات	مفت اموات
۸۳	سرِ صفحہ	۶۳	۸۳
۸۶	۲	نہونے	ہونے
۸۶	۱۸	بڑما وٹ	بڑا وٹ
۸۹	۳	ودر اکثر تاری	اور اکثر تاریکی
۸۹	۱۹	اس کے	اس کے بعد
۹۰	۲	اوہر اُدہر	ادہر اُدھر
۹۱	۱۰	انگلستان	انگلستان اور ویلز
۹۱	۱۴	بمقدار کثیر بکچر	بمقدار کثیر بکھیرتا
۹۲	۱۱	خورش پر	خورشش پر
۹۳	۱۸	بستر پر	بستہر پر
۹۴	۲	سکاتے نیچے	انگاتے نیچے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۱	اسی بیان	اس بیان کو
۹۵	۱۵	لہ عث ہونے یہہ کیڑے	باعث ہونے یہہ کیڑے
۹۶	۷	اُس سے	اُن سے
۱۰۰	۳	بختہ	پختہ
۱۰۲	۴	یا کوایاہ	یا پکوایا
۱۰۳	۱۷	بہوشی	بیہوشی
۱۰۶	۵	سنہ ۱۸۵۹ع	سنہ ۱۸۹۹ع
۱۱۳	۴	اوپر وصیت	اوپر خاصیت
۱۱۴	۵	کہایا جاتا	کہا جاتا
۱۱۴	۱۸	مجموع ہوتا	مجموع ہونا
۱۱۶	۳	لو مدد	کو مدد
۱۱۶	۴	معہ اور	معہ اور دوسرے
۱۱۶	۱۱	اُس کے	اسی کے لئے
۱۱۶	۱۲	مہلک نقصانات	مہلک امراض و نقصانات
۱۱۶	۱۹	بیچارہ نے ہی	بیچارہ ہی
۱۱۸	۱۸	خنزیر اقوام	خنزیر خوار اقوام
۱۲۱	۴	شہر ڈلس	شہر ڈلس برو
۱۲۱	۵	مرض پلورونیو	مرض پلورو ونیومونیہ
۱۲۲	۸	عوام بکثرت	عوام میں بکثرت
۱۲۲	۱۶	اسی چین	اہل چین
۱۲۲	۱۷	ایک شاہی	ایک شاہی
۱۲۳	۵	پک ٹانیڈ	پک ٹیفائیڈ
۱۲۶	۱۹	طور پر	طور پر بلوہ
۱۲۸	۳	لحم خنزیر مردہ	لحم خنزیر و مردہ
۱۲۸	۴	مزبوح	مذبوح